# اضطراب، ڈپریشن، پریشانی اور زیادہ سوچنے سے

# نجات پانے کے لئے اپنی صلاحیت کو کیسے استعمال کریں؟

**اشاعت:** AIC

**اشاعت: AIC**

جملہ حقوق © 2024. جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

اس اشاعت کے کسی بھی حصے کو کاپی کرنا، کسی بھی شکل میں نقل کرنا، کسی بھی ذریعہ سے، الیکٹرانک یا دیگر، بغیر پیشگی اجازت کے، جو اس کتاب کے کاپی رائٹ مالک اور ناشر سے حاصل کی جائے، منع ہے۔

# فہرست

تعارف

فکروں سے دانشمندی تک

نتیجہ

# باب 1

# فرشتے

# تعارف

جنّات ...

انسان کے علاوہ تخلیق کی گئی وہ مخلوق کہ جسے قرآن میں اللہ نے نام لے کر مخاطب کیا ہے۔

انسان سے صدیوں پہلے پیدا کی گئی ... ایک غیر مرئی مخلوق (الحجر 15:27)

کہ جو ہمیں نظر تو نہیں آتی لیکن پچھلے ہزاروں سال سے یہ چیزیں ہمارے ساتھ رہ رہی ہے۔

اب ہم انہیں بیشک نہ دیکھ سکیں لیکن وہ ہمیں ضرور دیکھتے ہیں (الأعراف 07:27)

اور ہم انہیں کیوں نہیں دیکھ سکتے ؟

یا اگر ہم انہیں دیکھ لیں تو وہ ہمیں کیسے نظر آئیں گے؟

ان کا چہرہ کیسا ہو گا؟

یا اگر جنّات ہماری نسبت زیادہ قدیم ہیں تو سوال کہ کیا وہ اس دنیا کے متعلّق ہم سے زیادہ جانتے ہیں؟ کچھ ایسا کہ جو ہم نہیں جانتے؟

آپ کو پتہ ہے کہ قرآن میں اُن جنّات کے نام پر پوری ایک سورۃ آئی ہے

کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تھا (الجن 72)

لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ وہی جنّات دوبارہ آپ ﷺ سے ملنے بھی آئے تھے؟ (بخاری 3860)

کیوں؟ اور اس کے بعد پھر ان جنّات کا کیا ہوا ؟

ابھی میں نے آپ کو بتایا کہ وہ تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں لیکن ہم ؟ ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے ۔

مگر آج میں آپ کو دینے والا ہوں وہ دنیا۔

کہ جس میں جنّات رہتے ہیں۔ مستند ترین انفارمیشن کے ساتھ

وہ دنیا کہ جسے ہم نے آج تک نہیں دیکھا ۔

آج إن شاء اللہ ... آپ وہ انفارمیشن جاننے والے ہیں کہ جو آج سے پہلے شاید بہت کم لوگوں نے سنی ہو۔

نبی کریم ﷺ پر جس یہودی نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ مل کر ...

جادو کیا تھا اس کا نام تھا لبید إبن اعصم ۔

اور اس نے وہ جادو تین چیزوں پر کیا تھا ۔

ایک کنگھی تھی ، کتان تھا (یعنی ایک خاص قسم کا کپڑا) اور یہ ساری چیزیں کھجور کے خشک پتوں میں لپیٹ کر ...

اس نے ذروان کے کنوئیں میں چھپا دی تھیں ۔

اس جادو کی شدّت سے کنوئیں کا پانی اس طرح ہو گیا تھا کہ جیسے سرخ مہندی ہو ۔

(یہ پورا واقعہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر 5763 میں درج ہے)

میں آپ کو دینے جا رہا ہوں جنات کی دنیا کے متعلق کچھ بالکل نئی اور بہت ہی حیران کن معلومات۔ اور ان میں سے زیادہ تر چیزیں شاید آپ نے اس سے پہلے کبھی سنی بھی نہیں ہوں گی۔

# فرشتے

اللہ کے نام پر آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد نہایت مہربان اور رحم کرنے والا۔ ہم اللہ کی ایک اور مخلوق کے بارے میں بہت کچھ سنتے ہیں، جسے "ملائکہ" کہا جاتا ہے۔

یا دوسرے لفظوں میں "فرشتے" جو ہم سے بہت پہلے پیدا ہوئے تھے اور ایک ایسی تخلیق جو ہمارے لئے "پوشیدہ" تھی۔

لیکن ہمیں کیسے یقین ہے کہ وہ بھی موجود ہیں؟ اور ہمارے لئے ان پر ایمان لانا اتنا ضروری کیوں ہے ؟

قرآن میں دو بار کہا جاتا ہے کہ فرشتوں پر ایمان کے ایک حصے پر ایمان لانا اور ان دو آیات میں سے ایک آیت دراصل ساتویں آسمان پر تخت نشینی کی رات میں دی گئی تھی۔

اتنی عزت کی آیات کہ ان کے آنے کی خوشخبری سنانے کے لیے ایک فرشتہ اتارا گیا۔

جس میں سے؛ اس کی تفصیل میں آپ کو تھوڑی دیر بعد بتاؤں گا، درحقیقت ایک دفعہ قرآن مجید میں فرشتوں پر کفر کرنا اسلام میں کفر کے مترادف ہے۔ اور ہمارا آج کا سفر ...

ان فرشتوں کے بارے میں گہرائی میں بتایا جائے گا کہ وہ کون ہیں ؟ وہ کہاں رہتے ہیں؟ وہ کیسے نظر آتے ہیں؟

ان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ لیکن اس سب سے پہلے میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں!

آخر ہم فرشتوں کو کیوں نہیں دیکھ سکتے ؟ کیا آپ نے کبھی اس کے بارے میں سوچا ہے؟

قرآن میں اللہ ان چیزوں کی قسم کھاتا ہے جو ہم دیکھ سکتے ہیں اور جو ہم کبھی نہیں دیکھ سکتے۔

وہ کیا ہے جو ہم کبھی نہیں دیکھتے؟ وہ کون سی چیزیں ہیں جو ہمارے لئے ہمیشہ پوشیدہ ہیں ؟

ایک عام جواب شاید یہ ہوگا ... ہم ہوا نہیں دیکھ سکتے، ہم بدبو نہیں دیکھ سکتے

میری رائے میں یہ ایک بہت ہی کم جواب ہے کہ ہم ان چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے لیکن ہم ان چیزوں کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

ہوا کا پتہ لگایا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ بدبو کی شدت کی پیمائش بھی کی جا سکتی ہے

فرشتوں کے علاوہ آسمان میں ایسی لاکھوں چیزیں ہیں جن کا ہم پتہ بھی نہیں لگا سکتے، انہیں دیکھنا تو دور کی بات ہے۔

اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کس طرح ... جو کچھ بھی اس کائنات میں دیکھا یا پتہ لگایا جا سکتا ہے ... یہ 19 قسم کی روشنی خارج کرتا ہے یا ...

... سگنل جنہیں بینڈ کہا جاتا ہے اور یہ بینڈ اس کی موجودگی کا ثبوت بناتے ہیں جسے "الیکٹرو مقناطیسی سپیکٹرم" کہا جاتا ہے۔

تکنیکی لحاظ سے یہ الیکٹرو مقناطیسی اسپیٹرم مختلف فریکوئنسیز، لہر کی لمبائی اور فوٹون توانائیوں کا مجموعہ ہے ...

لیکن سادہ الفاظ میں ، کچھ بھی جو دیکھا یا پتہ لگایا جاسکتا ہے ... اس سپیکٹرم پر کہیں موجود ہونا چاہئے

مثال کے طور پر موبائل فون کے سگنل نظر نہیں آتے لیکن ریڈیو ویوز بینڈ پر موجود ہوتے ہیں۔

اسی طرح مائکروویو یا الٹرا وائیلیٹ شعاعیں نظر نہیں آتی لیکن ہم اس بینڈ پر ان کے درجہ حرارت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

اس بینڈ پر ایک چھوٹا سا علاقہ ہے ، صرف الٹرا وائیلیٹ اور انفراریڈ علاقوں کے درمیان۔

یہ اتنا چھوٹا خطہ ہے کہ ... یہ اس پورے بینڈ کا صرف 0.0035٪ علاقہ لیتا ہے

اور اس چھوٹے سے خطے کو نظر آنے والا سپیکٹرم کہا جاتا ہے اور یہ واحد خطہ ہے جو ہمیں نظر آتا ہے۔

یہ وہ خطہ ہے جو روشنی میں سات رنگوں پر مشتمل ہے اور جس قسم کو ہماری آنکھیں دیکھ سکتی ہیں۔

لیکن اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہیں ... کائنات میں 200،000 انوکھی اشیاء، ہم صرف دیکھ سکیں گے ...

... آسان الفاظ میں ان میں سے صرف 7 ...

کائنات کا 99.9965٪ حصہ ہم سے پوشیدہ ہے، ہمارے لئے پوشیدہ ہے، ہمارے لئے ناقابل شناخت ہے.

اگر کوئی ایسی چیز ہے جو مواد سے بنی ہے جو اس سپیکٹرم پر موجود نہیں ہے ...

... پھر اسے دیکھنا تو دور کی بات ہے، ہم اس کا پتہ بھی نہیں لگائیں گے

اس سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ آج پھر سائنس ہماری زیادہ مدد نہیں کر سکے گی۔

جو ہمیں قرآن و حدیث کے اہم مصادر سے روشناس کراتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا۔

جن دھوئیں سے پاک آگ کے شعلے کے ساتھ اور آدم اس مواد کے ساتھ جو تمہیں سمجھایا گیا ہے

فرشتے نور سے پیدا ہوتے ہیں، جسے ٹھنڈی روشنی سمجھا جاتا ہے، لیکن یہ کس قسم کی روشنی ہے؟

کوئی بھی واقعی نہیں جانتا کہ کم از کم یہ نظر آنے والے سپیکٹرم کی روشنی نہیں ہے جو سات رنگوں پر مشتمل ہے۔

اور اگر آپ اس حدیث کے آخری حصے پر توجہ دیں تو...

آپ دیکھیں گے کہ یہ دونوں مخلوقات اس مواد سے پیدا کی گئی ہیں جو "ہمیں سمجھایا نہیں گیا ہے"

قرآن مجید میں فرشتوں کو "ملائکہ" کہا گیا ہے جسے دو بنیادی الفاظ سے نکال دیا گیا ہے۔

پہلا بنیادی لفظ "مالا کا" ہے جس کا مطلب ہے "اس نے حکومت کی" اور دوسرا بنیادی لفظ عبرانی لفظ "مالاخ" ہوسکتا ہے جس کا مطلب ہے "رسول"

اور یہ دونوں بنیادی الفاظ درست ہوسکتے ہیں کیونکہ ... فرشتوں پر اللہ کی حکومت ہے اور انہوں نے ماضی میں بھی اس کے پیغامات انسانوں تک پہنچائے ہیں۔

قرآن و حدیث ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ فرشتوں کی کوئی جسمانی ضرورت نہیں ہے۔

تھکاوٹ، کھانا پینا، جذبات، فرشتے ان صفات کے ساتھ پیدا نہیں ہوتے جب تک کہ ...

ایک فرشتہ ایک خاص مقصد کے ساتھ پیدا کیا جاتا ہے

مزید آگے میں آپ کو ان فرشتوں کے بارے میں بتاتا ہوں جو غصہ اور سختی کے لئے پیدا کیے گئے تھے۔

ابو عالیہ بیان کرتے ہیں کہ تخلیق کے چھ دنوں میں سے؛ فرشتوں کو بدھ کے روز پیدا کیا گیا تھا

میں سب سے عام فرشتوں سے شروع کروں گا، فرشتے جو انسانوں کے بہت قریب رہتے ہیں

اور آخر میں میں فرشتوں کے بارے میں بات کروں گا جو ان سے کہیں زیادہ عظیم ہیں ... ان سے کہیں زیادہ طاقتور اور ان فرشتوں سے بھی جو پورے درجہ بندی یا فرشتوں میں سب سے اوپر ہیں۔

فرشتے جو انسانوں کے قریب رہتے ہیں، دراصل اس کے حاملہ ہونے کے بعد سے اس کے ساتھ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب جنین پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتے مقرر کرتا ہے جو فرماتا ہے:

اے اللہ! یہ اب بھی نطفہ ہے یا اللہ! اب یہ ایک لوتھڑا ہے ... اے اللہ! اب یہ ایک گوشت ہے

اور جب اللہ کی مرضی سے انسان کی شکل رحم میں پوری ہو جاتی ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے اللہ!

کیا وہ مرد بن جائے گا یا عورت؟ اے اللہ! کیا وہ نیک نیت کا ہونا چاہئے یا برا؟

اے اللہ! وہ کب تک زندہ رہے گا؟ اے اللہ! اسے کتنا "رزق" دیا جائے؟

اور اللہ کی مرضی سے وہ فرشتہ اس پیدا ہونے والے بچے کے لیے چار چیزیں لکھتا ہے: جنس، رزق، عمر اور تقدیر۔

اس بچے کی پیدائش کے بعد اس فرشتے کی جگہ ایک اور فرشتہ لے لیتا ہے جو ... بچے کو نقصان سے بچاتا ہے جب تک کہ وہ چیزوں کو سمجھنے کی عمر تک نہ پہنچ جائے

پھر اس فرشتے کی جگہ دو فرشتے بھی لے لیتے ہیں جو اس شخص کے اعمال کو ریکارڈ کرتے ہیں۔

موت کے وقت وہ فرشتے بھی چلے جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ اس شخص کی زیارت کرتا ہے۔

موت کا فرشتہ اس شخص کی روح کے ساتھ چلا جاتا ہے اور قبر میں مزید دو فرشتے آتے ہیں جنہیں "منکر اور نقیر" کہا جاتا ہے۔

جھولے سے قبر تک۔ فرشتوں میں سے کچھ ہمیشہ انسان کے ساتھ ہوتے ہیں

لیکن ہم ان فرشتوں کے بارے میں کیا جانتے ہیں ؟

یقیناً; آپ کو اعلی احترام کے لوگ تفویض کیے گئے ہیں، جو آپ کے ہر کام کو ریکارڈ کرتے ہیں

اس آیت سے مراد "کیرامان کاتیبین" ہے یہ دو فرشتے ہیں جو ہمیشہ ہمارے ارد گرد رہتے ہیں۔

یہ دونوں فرشتے ہمارے ہر کام کا ریکارڈ رکھتے ہیں، لیکن انہیں "انتہائی قابل احترام" کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ... اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو اعلیٰ اخلاق سے نوازا ہے۔

جب کوئی مکروہ عمل انجام دیا جاتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں تو تفسیر ابن ابی حاتم ان حالتوں کی مزید وضاحت کرتے ہیں جہاں یہ فرشتے واپس آتے ہیں۔

پہلی حالت اس وقت ہوتی ہے جب انسان بغیر دھوئے حالت میں ہو یا جب وہ بغیر کپڑوں کے اپنے آپ کو دھونے کے درمیان ہو۔

ان فرشتوں کا ذکر حضرت یونس علیہ السلام کے باب میں بھی کیا گیا ہے اور ایک اور قسم کے فرشتے جو ہمارے قریب ہیں ان کا ذکر "رعد" کے باب "معقبت" میں ملتا ہے۔

اس کے سامنے اور پیچھے معقبت مقرر کیے گئے ہیں جو اللہ کی مرضی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

معقبت وہ فرشتے ہیں جو انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں، نگہبان فرشتے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ!

انسانوں کے ارد گرد کتنے فرشتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دس فرشتوں کے بارے میں بتایا، جن میں سے ایک فرشتے کی حفاظت بھی کرتا ہے۔

ان میں سے دو آنکھوں کی حفاظت بھی کرتے ہیں علی ابن طالب بیان کرتے ہیں کہ ہر انسان کے پاس محافظ فرشتے ہوتے ہیں جو اس وقت تک اس کی حفاظت کرتے ہیں جب تک اللہ چاہتا ہے۔

اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں چاہے کوئی اسے قتل کرنے کی کوشش ہی کیوں نہ کرے۔

یہ فرشتے صرف دو حالتوں سے پیچھے ہٹتے ہیں، اگر یہ تقدیر میں لکھا ہے ... یا...

موت آتی ہے ان نگہبان فرشتوں کا ذکر سورۂ طارق میں بھی ہے۔

محافظ فرشتے کے بغیر کوئی نہیں ہے

لیکن اللہ کے خاص بندوں کے لیے۔ تحفظ بھی خاص ہو جاتا ہے

مثال کے طور پر سعد بن وقاص کہتے ہیں... غزوۂ احد کے دوران میں نے دو آدمیوں کو خالص سفید لباس میں دیکھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے اور دشمن سے لڑ رہے تھے۔

سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ ہی میں نے انہیں کبھی دیکھا ہے

سورۂ سجدہ میں ایک اور فرشتے کے بارے میں بتایا گیا ہے جسے ہمیں تفویض کیا گیا ہے... موت کا فرشتہ تمہارے لئے موت لائے گا، جو تمہیں تفویض کیا گیا ہے

قرآن مجید میں موت کے فرشتے کو "موت کا مالک" کہا گیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے...

موت کا وہ رب زمین کے تمام خشک اور گیلے علاقوں کو جانتا ہے

اور ان علاقوں کے رہائشیوں کو روزانہ پانچ بار چیک کیا جاتا ہے ... موت کے مالک کی طرف سے یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا اس کی موت قریب ہے

لیکن اللہ کی مرضی سے پہلے وہ کبھی کسی کو موت نہیں دے سکتا

اسلامی لٹریچر میں موت کے مالک کو عام طور پر "عزرائیل" کہا جاتا ہے اور آپ کی دلچسپی کے لئے ... میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اسلام سے سکھ مذہب کو جو چیزیں اختیار کی جاتی ہیں ان میں سے ...

مثال کے طور پر گرو گرنتھ کے پہلے اور پانچویں ابواب میں ازریل کا نام شامل ہے، وہ ایک فرشتے کی بات کرتے ہیں جسے ازریل کہا جاتا ہے جو موت لاتا ہے۔

لیکن موت کے فرشتے کے علاوہ سورۂ نازیات میں دو اور فرشتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کو موت کے فرشتے نے حکم دیا ہے۔

اگر آپ سورہ نازیہ کی پہلی پانچ آیتوں پر نظر ڈالیں۔ آپ کو پانچ نام نظر آئیں گے نازیت، ناشیت، صبیحات، صبیقات اور مدبرات

نازیت وہ فرشتے ہیں جو ہمارے اندر داخل ہوتے ہیں اور بہت سخت موت کا سبب بنتے ہیں جبکہ ...

نشاط وہ لوگ ہیں جو آہستہ آہستہ ہمارے اندر ڈوب جاتے ہیں اور بہت آرام دہ موت کا سبب بنتے ہیں۔

موت کے بعد قبر کے فرشتوں کو احادیث کے مجموعے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ... جب کسی کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ اسے دو فرشتے آتے ہیں جو سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور نیلی آنکھیں رکھتے ہیں ...

اور انہیں "منکر اور نکیر" کہا جاتا ہے۔

ان فرشتوں کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپ کو قبروں میں اسی طرح آزمایا جائے گا جس طرح آپ کو دجال کے ذریعہ آزمایا جائے گا یا تقریبا اسی طرح۔

ایک اور حدیث میں ایک فرشتے کے بارے میں بتایا گیا ہے جو کافر کی قبر میں مقرر کیا گیا تھا۔

وہ فرشتہ نہ سن سکتا ہے، نہ بول سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، اور وہ ایسا ہتھوڑا پکڑے ہوئے ہے کہ اگر ...

ایک بڑا پہاڑ اس سے ٹکرا جائے گا، یہ دھول میں بدل جائے گا

اس سے پہلے کہ میں آپ کو زیادہ طاقتور فرشتوں کے بارے میں بتاؤں ... آپ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ آخر یہ فرشتے کہاں ہیں؟

ابن ماجہ میں ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ نہیں دیکھ سکتے جو میں نے آسمان میں دیکھا ہے ...

تم وہ نہیں سن سکتے جو میں نے آسمان میں سنا ہے ... آسمان کی کھڑکیاں اور یہ مکمل طور پر جائز ہے کیونکہ ...

آسمان میں ایک مٹھی بھر جگہ بھی خالی نہیں ہے جہاں فرشتہ سجدہ میں اللہ کے سامنے سر نہ جھکاتا ہو۔

اگر تم جانتے ہو کہ میں کیا جانتا ہوں۔ آپ ہنسنا اور رونا بہت زیادہ بھول جائیں گے

یہ وہی حدیث ہے۔ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے سنا۔ وہ چاہتا تھا ...

کاش میں ایک درخت ہوتا۔ کاٹ دیا گیا اور ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا

لیکن یہ فرشتے کائنات کی ان عظیم وسعتوں میں کس مقصد کی خدمت کر رہے ہیں؟ کیا انہیں کوئی اور کام سونپا گیا ہے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی مرضی اور اس کی حمد و ثنا کو لے جائیں ؟

اس کا جواب سورۂ نحل میں ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جو سب سے افضل ہے۔

اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے کیا تم اس فرشتے کو یاد کرتے ہو جو ہماری ماں کے پیٹ میں ہماری حفاظت کر رہا تھا ؟

یا وہ فرشتہ جس نے ہماری حفاظت کی جب ہم صرف معصوم بچے تھے؟

اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو مختلف کام تفویض کیے ہیں جو دن رات ان کاموں کو انجام دیتے ہیں۔

یہاں تک کہ بادلوں اور ہواؤں کی نقل و حرکت کی ذمہ داری بھی جب طائف کے لوگوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ پر ان کے ساتھ بدسلوکی کی۔

اس سے اس فرشتے نے ملاقات کی جسے بڑے پہاڑوں پر مامور کیا گیا تھا۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو؛ میں ان لوگوں کو ان کے دونوں طرف پہاڑوں کے درمیان دفن کر سکتا ہوں

تفسیر ابن ابی حاتم میں ایک اور روایت ہے کہ بادلوں کے فرشتے نے ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ!

ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملتا ہے کہ کتنی بارش برسانی چاہیے۔

اس کے علاوہ بہت سے فرشتے بہت سے نبیوں کو بتانے کے لئے بھیجے گئے تھے جب نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جادوگر کے جادو نے حملہ کیا تھا۔

وہ سوچتا تھا کہ اس نے ایک کام مکمل کر لیا ہے ... جبکہ اس نے نہیں کیا تھا

پھر اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی کہ اے عائشہ! اللہ نے میرے سوال کا جواب دے دیا

دو فرشتے میرے پاس آئے اور وہ میرے بستر کے دونوں طرف کھڑے تھے۔

ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ اس شخص پر حملہ کیسے کیا گیا؟ دوسرے نے جواب دیا۔ اس پر جادو ٹونے کا حملہ ہوا ہے

پہلے نے پوچھا۔ اس پر یہ جادو کس نے ڈالا ؟ دوسرے نے جواب دیا۔ رازیق کے گھر سے تعلق رکھنے والے عبید بن اسام نے جادو جگایا ہے

پہلے نے پوچھا۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جن پر جادو ہے؟ اس کی کنگھیوں پر اور اس کے سر کے بالوں پر۔ دوسرے نے جواب دیا

وہ دونوں کھجور کے ایک بڑے پتے میں لپٹے ہوئے تھے جو پہلے نے پوچھا۔ اب وہ جادو کہاں ہے؟

زروان کے کنویں میں۔ اس معلومات پر دوسرے نے جواب دیا۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ اس کنویں کی زیارت کی۔

اس جادو کو اس کی جادوئی اشیاء کے ساتھ، اس کی لپیٹ کے ساتھ دفن کر دیا

قرآن کے مطابق فرشتے انبیاء اور غیر نبیوں کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں اور ان تک اللہ کا پیغام پہنچا سکتے ہیں کیونکہ سورۂ شوریٰ کے مطابق یہ ناممکن ہے کہ ...

اللہ تعالیٰ انسان سے سوائے وحی کے، فرشتے کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے بات کرے گا۔

مثال کے طور پر سورۂ حجر میں فرشتوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تعامل

سورہ حجر میں حضرت لوط علیہ السلام کے ساتھ فرشتے کی گفتگو اور زکریا علیہ السلام کے ساتھ فرشتے کی گفتگو سے انہیں خوشخبری سنادی گئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرشتے کی مریم علیہ السلام سے بات چیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ کے ساتھ فرشتے کی بات چیت تاکہ اسے اپنے دو بیٹوں اسحاق اور یعقوب کی خوش خبری دے سکے۔

اور غور طلب ہے کہ سارہ یا مریم نہ نبی تھے۔

لیکن غیر نبیوں کے ساتھ بات چیت کے دوران؛ فرشتے ہمیشہ انسانوں کی طرح نمودار ہوتے ہیں اور ...

سورۂ مریم میں ارشاد ہوا ہے کہ فرشتہ... ایک آدمی کی طرح نمودار ہوا

اور اس کی ایک وجہ ہے جو میں آپ کو کچھ دیر بعد بتاؤں گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کے ساتھ ...

فرشتے باتیں کرتے تھے۔ حالانکہ وہ اللہ کے نبی نہیں تھے

اکثر یہ بتایا جاتا ہے کہ فرشتے انسانی گھروں میں آتے اور جاتے ہیں لیکن حالات ہیں ...

جب فرشتے چلے جاتے ہیں اور گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر یا کتے ہوں۔

لیکن ایسے فرشتے ہیں جن کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ بہت خاص مواقع پر آتے اور جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک دفعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ... ایک دفعہ فرشتہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور انہوں نے دروازے کے کھلنے جیسی آواز سنی۔

جبرئیل علیہ السلام نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: آج ایک ایسا دروازہ کھل گیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کھلا

اس دروازے سے؛ ایک فرشتہ اترا اور جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ یہ فرشتہ پہلے کبھی نہیں اترا۔

اس فرشتے نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خوشخبری دی... دو "نور" اور اس سے کہا کہ اس سے پہلے کسی کو ان سے نوازا نہیں گیا تھا۔

لیکن آپ کو ان سے برکت ملے گی ان میں سے پہلی سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں ہیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے گھر کی صفائی کرنے کو کہا۔

اور فرشتہ جو اس دن سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا

یہ وہ فرشتہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پوتے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر دی تھی۔

اور اسے وہ سرخ زمین بھی دکھائی جہاں حسین شہید ہونے والا تھا۔

لیکن یہ فرشتے زمین پر کیسے اترتے ہیں ؟ یا وہ واپس آسمان پر کیسے چڑھتے ہیں ؟

اس کا جواب سورۂ معراج کی چوتھی آیت میں ہے کہ فرشتے کسی نہ کسی راستے سے سفر کرتے ہیں۔

یہ اس قسم کے راستے ہیں جو فرشتے کو 50،000 سال کا فاصلہ لے جا سکتے ہیں۔

صرف ایک دن کے اندر ایک اور حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فرشتے ان راستوں یا دروازوں کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔

کہ "اللہ کے سوا کوئی طاقت اور طاقت نہیں" کہے بغیر کوئی فرشتہ زمین سے نہیں چڑھ سکتا۔

اس سے پہلے کہ میں تمہیں زیادہ طاقتور فرشتوں کے بارے میں بتاؤں۔ تین نام ہیں جو میں آپ کے ساتھ اشتراک کرنا چاہتا ہوں اگرچہ ان کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں.

لیکن وہ ایسی حیرت انگیز جگہوں پر ہیں کہ یہ ان کے بارے میں اشتراک کرنے کے قابل ہے

ان کا پہلا نام "ارتعال" ہے، ایک فرشتہ جو ہمارے دلوں سے غم کو دور کرتا ہے۔

دوسرا نام کعب بن احبار نے نقل کیا ہے اور وہ کہتے ہیں: آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کے بارے میں میں جانتا ہوں

اس کی تخلیق کے بعد سے وہ آسمانوں کے باسیوں کے لئے زیورات بنا رہا ہے اور قیامت تک ایسا ہی کرتا رہے گا۔

یہاں تک کہ اگر اس کے جواہرات میں سے ایک بھی بریسلیٹ زمین پر آجائے تو وہ سورج کو پیچھے چھوڑ دے گا کیونکہ سورج چاند کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔

اور تیسرا نام سورۂ کہف کے لیے ذوالقرنین کا ہے جسے بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق علما فرشتہ مانتے ہیں۔

یہاں سے؛ میں تمہیں آسمان کی طرف لے جاؤں گا جہاں میں تمہیں سب سے بڑے اور طاقتور ترین فرشتوں میں سے کچھ دکھاؤں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رات کے عروج کے سفر کے دوران بہت سے فرشتوں کو دیکھا۔

ان رپورٹس کی بنیاد پر؛ دسویں صدی عیسوی کے ایک عالم ابو اسحاق اثلبی نے اپنی تفسیر میں بہت سی تفصیلات لکھی ہیں۔

وہ پہلے آسمان میں رہنے والے ایک فرشتے "رقیہ" کے بارے میں بات کرتا ہے اور اس کے جسم کا آدھا حصہ برف سے بنا ہے اور باقی آدھا آگ سے بنایا گیا ہے۔

آگ نہ تو برف کو مارتی ہے اور نہ برف آگ کو بجھاتی ہے۔

اسی تفسیر میں؛ تیسرے آسمان میں رہنے والے ایک اور فرشتے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ "قیوم" ہے جس کے سر 70,000 ہیں۔

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے کہ...

ایک فرشتہ ہے جس کے سر 70،000 ہیں، ہر سر میں 70،000 منہ ہیں ... ہر منہ میں 70,000 زبانیں ہیں، ہر زبان میں 70،000 زبانیں ہیں۔

اور ہر زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہا ہے اور ہر تعریف کے ساتھ اللہ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

جو دوسرے فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے لیکن دوسرے فرشتے انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

اسی تفسیر میں؛ چوتھے آسمان پر "ماؤنا" ... بتایا جاتا ہے کہ اس کے پاس "کسفیل" نامی ایک فرشتہ ہے جو آنسوؤں کا فرشتہ ہے۔

اور پانچواں آسمان "ریکاع" ایک فرشتے کا گھر بتایا گیا ہے جو دوزخ کی حفاظت کرتا ہے، دوزخ کا نگہبان ہے۔

سورۂ زخروف دوزخ کے نگہبان کے بارے میں بتاتی ہے کہ لوگ اس سے التجا کریں گے کہ اے مالک! ...

ہم چاہتے ہیں؛ تیرا رب ہمیں موت سے نوازے اور وہ جواب دے گا۔ نہیں، نہیں، اب آپ کو یہاں ہمیشہ کے لئے رہنا ہے

مالک شاید اللہ کے پراسرار ترین فرشتوں میں سے ایک ہے نہ صرف وہ۔ لیکن وہ لوگ بھی جو اس کے حکم کے ماتحت ہیں

اور میں واقعی آپ کو ان کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ سورۂ علق کی دسویں آیت دراصل ایک واقعہ کے تناظر میں ہے۔

یہ واقعہ حدیث میں مروی ہے کہ عمرو بن ہشام ...

یعنی ابو جہل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے روکتا تھا۔

ایک بار۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے تو ابو جہل وہاں سے گزرے اور پکارا: اے محمد!

کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی سخت دھمکیوں کا جواب دیا

جس سے اسے اور بھی غصہ آیا اور اس نے کہا اے محمد! تم مجھے کس بات کی دھمکی دے رہے ہو؟

اس جگہ پر آپ سے کہیں زیادہ میرے حامی ہیں

یہ اس وقت تھا۔ کہ سورۂ علق کی سترہویں اور اٹھارویں آیت میں اس نے اپنے حامیوں کو بلانے کی اجازت دی۔

ہم بھی اس واقعہ کے بعد "زبانیہ" کو طلب کریں گے۔ ابو جہل آگے بڑھا اور اپنا پاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر رکھنا چاہتا تھا۔

لیکن اچانک وہ پیچھے ہٹ گیا اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو کسی چیز سے بچانے کی کوشش کی۔

جب بعد میں اس سے پوچھا گیا کہ کیا ہوا ... اس نے جواب دیا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان...

آگ، پروں کی ایک خندق اور ایک خوفناک منظر نمودار ہوا

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر وہ میرے قریب آ جاتا... فرشتے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے

زابانیہ بذات خود آگ سے بھرے گڑھے میں ایک پراسرار اصطلاح ہے۔

بہت سے خوفناک پر جن کے بارے میں سورۂ مدثر "19" میں بہت پراسرار حوالہ ملتا ہے۔

سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور نے زبانیہ کی تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ... اگر زبانیہ ہے تو یہ فرشتوں کا ایک خاص طبقہ ہے

جس میں 19 فرشتے ہیں اور وہ فرشتے کہاں ہیں ؟ اس کا جواب اسی سورت کی 26 ویں اور 27 ویں آیت میں ہے۔

السقر اور سقر کیا ہے؟ یہ سورت کے آخر میں بیان کیا گیا ہے

تفصیل میں ایک اور واقعہ بھی شامل ہے جس نے اسے میرے لئے اکیلا چھوڑ دیا۔ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا

بعض علماء کے مطابق؛ یہ ولید بن مغیرہ کا حوالہ ہے، واقعہ یہ ہے کہ ہم نے انہیں بہت زیادہ دولت دی تھی۔

اس نے ایک منصوبے کے بارے میں سوچا، اس سے عہد کیا، اس نے کیا برا منصوبہ سوچا

اس نے دیکھا کہ وہ جھک گیا اور جھک گیا اور پھر اپنے غرور کی وجہ سے پیچھے ہٹ گیا اور کہا ...

یہ صرف جادو ہے جسے جلد ہی کاپی کیا گیا ہے۔ میں اسے سکر میں ڈال دوں گا، اور تم سقر کے بارے میں کیا جانتے ہو

نہ وہ کسی کو زندہ چھوڑتا ہے اور نہ اسے مرنے دیتا ہے۔

مجھے نہیں معلوم کہ جب میں آپ کو ایسی باتیں بتاتا ہوں تو آپ کیا تصور کرتے ہیں یا محسوس کرتے ہیں۔

لیکن جب میں ایسی چیزوں کے بارے میں بات کرتا ہوں۔ میرے پاس اس احساس کی وضاحت کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں سوائے اس کے

شاید ان خوفناک فرشتوں کے بعد صرف سادہ خاموشی، میں آپ کو ایک خوبصورت جگہ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جس کی قسم اللہ نے سورۂ تور میں کھائی ہے۔

ساتویں آسمان پر "اریبہ" نامی عبادت گاہ ہے۔

جہاں فرشتے "بیت الممور" کی عبادت کرتے ہیں جس کا لفظی مطلب ہے وہ گھر جس کی کثرت سے زیارت کی جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر کو ہمیشہ فرشتوں سے اس طرح بھرا ہوا قرار دیا کہ ...

روزانہ 70 ہزار فرشتے عبادت کے لیے اس گھر میں آتے ہیں اور آخری دن آنے تک واپس نہیں آتے۔

یہ وہ گھر ہے، جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تخت نشینی کی رات کو اس کی دیوار وں پر بیٹھے دیکھا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں گھومنے والے فرشتوں کی مزید وضاحت کی کہ ...

مسلمانوں کو تین طریقوں سے دوسروں پر ترجیح دی جاتی ہے۔

جن میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان فرشتوں کی صفوں کی طرح قطاروں میں عبادت کرتے ہیں۔

اب میں آپ کو ان دو فرشتوں میں سے ایک کے بارے میں بتاتا ہوں جن کا ذکر نہ صرف قرآن میں ہے بلکہ ...

اللہ تعالیٰ اس شخص سے دشمنی کا اعلان کرتا ہے جو ان فرشتوں سے دشمنی کا اعلان کرتا ہے۔

فرشتہ مائیکل (ع) جسے علما مخلوق کو ان کی زندگی کی حفاظت فراہم کرنے کی ذمہ داری دیتے ہیں۔

اور بعض علماء کی طرف ان فرشتوں کو حکم دینے کا حکم دیا جاتا ہے جنہیں ان کاموں میں مامور کیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر کھانا اگانا اور بارش لانا ان فرشتوں میں سے ہیں جن کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعاؤں میں سلام بھیجا تھا۔

حضرت علی بن عمران رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث میں مائیکل کا نام عبید اللہ بیان کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرشتہ جبرئیل سے پوچھا کہ اے جبرئیل!

میں نے مائیکل کو کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر دوزخ کی آگ پیدا کرنے کے بعد وہ کبھی نہیں مسکرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

کیا اس نے آپ کے ساتھ مذاق کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ یہ بات صرف مزاحیہ انداز میں کہہ سکتے ہیں کہ...

مجھے امید ہے کہ میں مائیکل کے بعد آگ سے نہیں بنا ہوں ، ایک اور طاقتور فرشتہ جسے ایک طاقتور کام تفویض کیا گیا ہے ...

آخری دن ٹرمپٹ پھونکنا، سینگ کی شکل میں کچھ ہے، جس میں فرشتہ اپنے منہ سے اڑائے گا

اور اس کے بعد قیامت کا دن شروع ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیسے آرام کر سکتا ہوں جب مجھے معلوم ہے کہ رافیل کا منہ ٹرمپٹ پر پھٹنے کے لئے تیار ہے

صرف اللہ کی اجازت کا انتظار کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ...

جب سے رافیل کو تختہ اڑانے کا کام سونپا گیا ہے، اس کی نظریں تخت پر جمی ہوئی ہیں، انتظار کر رہے ہیں، بس انتظار کر رہے ہیں۔

پلک جھپکائے بغیر، اس خوف کے کہ وہ حکم سے محروم ہو جائے گا

اور اس کی آنکھیں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہیں

رافیل کے بعد۔ ایک فرشتہ ہے۔ تقریبا تمام مسلمان اس بات سے واقف ہیں، فرشتہ جبرئیل علیہ السلام

جس کا ذکر قرآن مجید میں سورۂ بقرہ میں دو مرتبہ آیا ہے۔

ایک دفعہ نحل میں اور ایک دفعہ قرآن میں تہریم میں آپ کو طاقتور فرشتہ بھی کہا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وفادار فرشتہ بھی کہا گیا ہے۔

اس فرشتے نے بہت سے نبیوں کے ساتھ بات چیت کی ہے اور اسے وحی اور عذاب لانے کا سب سے طاقتور کام تفویض کیا گیا ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس فرشتے کا اصل نام عبداللہ ہے، یہ وہ فرشتہ تھا جس نے سب سے پہلے "پڑھیے" کا وحی نازل کیا۔ اپنے رب کے نام سے"

اور یہ وہ فرشتہ تھا جو نبی کو رات کو ساتویں آسمان پر لے گیا اور ...

... ان تمام بلندیوں کی حدود میں جو جبرئیل نبی کے سامنے نمودار ہوتے تھے۔ بعض اوقات ضحیٰ بن خلیفہ کلبی کے طور پر

اور کبھی کبھی وہ خالص سفید کپڑوں اور انتہائی سیاہ بالوں والے آدمی کی طرح ظاہر ہوتا تھا۔

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی اصل شکل میں دو بار دیکھا ہے۔

ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں اور ایک دفعہ تخت نشینی کی رات کو سدرہ المنطہ کے قریب۔

اپنی اصل شکل میں وہ ایک ... 600 گہرے سبز پروں کے ساتھ عظیم طاقتور فرشتہ

جن میں سے ہر ایک کے پر پورے افق کا احاطہ کرتے ہیں اور ہر ایک پر، ہیرے، روبی، نیلم اور قیمتی پتھر ...

گررہے ہیں ان پتھروں کی نوعیت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں تنہائی میں مراقبہ کرنے کے بعد مکہ کے پہاڑ سے اتر رہا تھا۔

کہ میں نے ایک عجیب آواز سنی، میں نے بائیں سے دائیں اور سامنے سے پیچھے دیکھا لیکن میں کسی کو نہیں دیکھ سکا اور میں نے وہ آواز ایک بار پھر سنی۔

اور میں نے دوبارہ دیکھا اور جب تیسری بار ایسا ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم اور طاقتور فرشتہ درمیان میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔

زمین اور آسمان وہی فرشتہ ہے جو غار میں مجھ سے ملنے آیا تھا

مجھے اس سے ڈر لگتا تھا کہ میں گر پڑا اور جب میں گھر پہنچا۔ میں اپنے آپ کو کمبل سے ڈھانپنا چاہتا تھا

اور یہ اس وقت تھا۔ جب سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات کی تجدید کی گئی کہ... تم، جس نے اپنے آپ کو کمبل سے ڈھانپ لیا، اٹھو اور لوگوں کو خبردار کرو

لیکن دوسری بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتے کو اس کی اصل شکل میں دیکھا، یہ کچھ ایسا ہے جو میں آپ کو آخر میں بتاؤں گا۔

فرشتہ جبرئیل اور ایک اور فرشتے کے بارے میں ایک اور روایت ہے۔

ایک دفعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہودیوں نے ملاقات کی جنہوں نے پانچ سوالات پوچھے اور کہا...

اگر آپ ان سوالات کا جواب دینے کے قابل ہیں تو ہم آپ کو اللہ کے رسول کے طور پر قبول کریں گے۔

اور ہم آپ کی پیروی کریں گے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کا وعدہ کیا تھا۔

چوتھا سوال "رعد" نامی شخص کے بارے میں تھا جس نے جواب دیا کہ رعد فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے۔

جسے بادلوں کے لئے تفویض کیا گیا ہے اس کے ہاتھ میں بادلوں کو چلانے کے لئے ایک آگ لگانے والا شکاری ہے

جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے جانے کا حکم دیا ہے وہاں یہودیوں نے گرج کی آواز کے بارے میں پوچھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہ اس کے شکاری کی آواز ہے، انہوں نے کہا، بیشک تم صحیح کہہ رہے ہو

پھر انہوں نے اپنا پانچواں سوال پیش کیا کہ ہر رسول کا ایک صحابی فرشتہ ہوتا ہے جو اس پر پیغام پہنچاتا ہے۔

آپ کا ساتھی فرشتہ کون ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میرے صحابی فرشتے کو جبرئیل کہا جاتا ہے۔

اور جب یہودیوں نے فرشتے کا نام سنا۔ وہ کھڑا ہوا کہ فرشتہ جنگیں، جنگیں اور سزائیں لاتا ہے، وہ دشمن فرشتہ ہے

اگر آپ نے مائیکل کا نام لیا ہوتا تو ... برکت، بارش اور کھانا لایا ... ہم اسے قبول کرتے

اور یہ وہ واقعہ تھا جب البقرہ سے یہ آیت نازل ہوئی کہ جو شخص جبرئیل سے دشمنی کا اعلان کرتا ہے۔ جس نے یہ قرآن تم پر نازل کیا۔ اللہ کا دشمن بھی ہے

اس مقام سے، میں آپ کو فرشتوں کی تفصیل کے بارے میں بتاؤں گا، وہ کس طرح نظر آتے ہیں.

جب زیادہ تر لوگ فرشتوں کا تصور کرتے ہیں۔ وہ عام طور پر ایک معصوم اور نرم شکل کا تصور کرتے ہیں

اور شاید ... یہی وجہ ہے کہ جب عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک مصر کے دربار میں دیکھا...

انہوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اور غیر ارادی طور پر اعلان کیا کہ ...

خدا کی قسم۔ وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہے لیکن تمام فرشتے ایسے نہیں ہیں۔ اگر آپ کو منکر اور نکیر کے چہرے یاد ہیں ...

سیاہ چہرے اور نیلی آنکھیں یا آگ کے گڑھے میں بہت سے پر

یا وہ فرشتہ جو پہلے آسمان میں رہتا ہے جسے آدھی آگ اور آدھی برف کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے

یا تیسرے آسمان پر فرشتہ "قیوم" جس کے 70،000 سر ہیں، ہر سر میں 70،000 منہ ہیں۔

ہر منہ جس میں 70,000 زبانیں ہیں صرف ان تصاویر کا تصور کریں

مجھے نہیں لگتا کہ آپ 70،000 سر اور 70،000 منہ والے فرشتے سے نہیں ڈریں گے۔

قرآن مجید میں فرشتوں کے پروں کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت میں دو، تین اور چار پروں والے فرشتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جس طرح چاہے اضافہ کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں ایک غیر شادی شدہ شخص تھا۔

اور مسجد نبوی میں سویا کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ بہت سے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھتے تھے۔

میں نے ایک دن اپنے دل میں سوچا کہ اے میرے رب اگر تم مجھ میں کوئی اچھائی دیکھ رہے ہو۔ مجھے ایک خواب سے نوازیں تو میں بھی۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس کی تفسیر پوچھ سکتے ہیں

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں سو گیا۔ اور میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔

اور پھر ایک تیسرا فرشتہ ان کے ساتھ شامل ہوا اور تیسرے نے مجھ سے کہا ... خوف نہ کرو ...

کیونکہ تم ایک برکت والے آدمی ہو اور پھر حدیث یہاں سے آگے جاتی ہے لیکن فرشتے نے اس سے "خوف نہ کرنے" کا مطالبہ کیوں کیا؟

اگر آپ بائبل میں دیکھتے ہیں تو؛ کوئی بھی نقطہ جہاں کسی فرشتے کا ذکر انسان سے بات کرتے ہوئے کیا جاتا ہے ، ہمیشہ اس سے شروع ہوتا ہے ...

... خوف نہ کرو! ساتویں صدی عیسوی کے عالم محمد بن مسلم نے "برق" نامی ایک فرشتے کے بارے میں بات کی ہے جس کے چار چہرے ہیں۔

ایک آدمی کی طرح چہرہ، بیل کی طرح چہرہ، شیر جیسا چہرہ اور گدھ کی طرح چہرہ اور اس کی دم بجلی سے چمکتی ہے۔

اب ذرا اس فرشتے کا تصور کریں جس کے چار چہرے ہیں، اور اگر وہ آپ کے سامنے ظاہر ہوتا ہے ...

مجھے نہیں لگتا کہ آپ بائبل میں اس منظر کو برداشت کر سکیں گے۔ فرشتوں کی چار اقسام کے بارے میں ایک بہت تفصیلی بیان موجود ہے

سب سے پہلی قسم "چیروبیمز" ہے یہ وہ قسم ہے جو؛ بائبل کے مطابق ہائبرڈ کی طرح نظر آتے ہیں

بائبل میں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ ان کے چار پر ہیں، دو پر ان کی پرواز کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور دو ان کے جسم کو ڈھانپنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کو "مالکیم" کہا جاتا ہے جو عبرانی بنیادی لفظ "ملاخ" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب رسول ہیں۔

بائبل کے مطابق؛ یہ وہ قسم ہے جو اپنی شکل و صورت میں انسانوں سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

تیسری قسم کو "سیرافیم" کہا جاتا ہے جن کا ذکر "کتاب یسعیاہ" میں کیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان کے چھ پر ہیں۔

جن میں سے دو کو پرواز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے پھر دو پر ان کے چہرے کو ڈھانپنے کے لئے اور آخری دو پر ان کے پیروں کو ڈھانپنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اور اگر آپ نے کبھی ترکی میں "آیا صوفیہ" کا دورہ کیا ہے تو آپ کو آیا صوفیہ کی چھت پر ایک تصویر نظر آئے گی جس میں سرافیمز کی عکاسی کی گئی ہے۔

اور بائبل کے مطابق چوتھی قسم "اوفنیم" ہے جو بلا شک و شبہ سب سے زیادہ پراسرار قسم ہے۔

وہ آسمان میں اڑنے والے سونے کے پہیوں کی طرح نظر آتے ہیں ، اور ویلوں کے باہر ، کوئی بھی دیکھ سکتا ہے ... ان کی سینکڑوں آنکھیں

ایک حدیث ہے جسے دنیا بھر میں قبول نہیں کیا گیا لیکن اس میں 8 فرشتوں کی بات کی گئی ہے جو جنگلی بکریوں کی طرح نظر آتے ہیں۔

ان کے خول اور گھٹنے کے درمیان کا فاصلہ دو آسمانوں کے درمیان فاصلے کے برابر ہے۔

لیکن اس سے پہلے کہ میں باب مکمل کروں۔ میں آپ کے ساتھ دو اور قسم کے فرشتوں کا اشتراک کرنا چاہتا ہوں

جن کا تعلق سب سے پراسرار طبقے یا طبقے سے ہے اور ان کا ذکر سورۂ غفار میں آیا ہے۔

وہ لوگ جو خدا کے تخت پر فائز ہیں اور جو ان کے قریب ہیں وہ ہمیشہ اپنے رب سے دعا کرتے اور حمد کرتے ہیں

اور اس پر ایمان لاؤ آٹھ فرشتے جو اللہ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نامی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔

اور وہ ان میں سے ایک کے بارے میں بتاتا ہے کہ اس کے کندھے اور اس کے کان کے درمیان فاصلہ ہے ...

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے لیے چاہے

وہ جو تخت پر فائز ہیں۔ اس کی تعریف کرو پھر جو ان کے قریب ہیں اس کی تعریف کریں

اور اس طرح؛ تعریف آسمان سے آسمان تک اترتی ہے یہاں تک کہ وہ پہلے آسمان پر اتر جاتی ہے۔

ہماری دنیا کا آسمان پھر وہ لوگ جو تخت کے قریب ہیں تخت کے سواروں سے پوچھتے ہیں۔ ہمارے رب کی خواہش کیا ہے؟

اور وہ انہیں مطلع کرتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہیں۔ معلومات آسمان سے آسمان تک منتقل کی جاتی ہیں

یہاں تک کہ یہ پہلے آسمان تک کہاں سے پہنچ جاتا ہے۔ جنات اور شیطان اسے چپکے سے سننے کی کوشش کرتے ہیں

ان فرشتوں کے لئے ہمارے رب کی مرضی ایک طرح لگتی ہے ... ہموار پتھر کو دھات کی زنجیر سے مارا جا رہا ہے

یہی وجہ ہے کہ فرشتے بے چین ہو جاتے ہیں اور اپنی بے چینی میں اپنے پر وں کو پھاڑتے ہیں۔

لیکن عرش کے ارد گرد فرشتے کون ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں چار مختلف مقامات پر آیا ہے اور انہیں "مقربون" کہا گیا ہے۔

لغوی معنی ہیں "وہ، جو قریب ہیں"

"مقربون" ان لوگوں سے مختلف ترتیب سے ہیں جو تخت اٹھاتے ہیں اور وہ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں ... مقدس... مقدس... مقدس...

قرآن کے مطابق یہ وہ فرشتے ہیں جو اللہ کے عرش کے قریب "الیین" کو دیکھ رہے ہیں۔

"ایلیئن" لفظی طور پر "اونچائیوں کی اونچائی" کا مطلب ہے ... ایک تحریری کتاب

جس میں نیکو کاروں کی روحیں اور اعمال رکھے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ مقربون ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔

خواجہ میر درد کی شاعری ان فرشتوں سے متاثر تھی، مثال کے طور پر ...

"انسان کو انسانیت کے لئے پیدا کیا گیا تھا، عبادت اس سے کافی تھی ... karobiyaa

"مقربون" یا "کروبیہ" یا "جو قریب ہیں" سب ایک ہی فرشتوں کے نام ہیں، حیرت انگیز طور پر 3000 سال پرانے آشوری ادب میں بھی ذکر کیا گیا ہے.

جیسا کہ "کریبو" لفظی طور پر ایک ایسی مخلوق کے لئے لفظ ہے جو ہمیشہ تعریف کرتا ہے

اور "مقربون" کے بارے میں مزید تفصیلات 13 ویں صدی کی ایک کتاب میں مل سکتی ہیں جسے قزوینی کی کتاب "حیرت انگیز اور عجیب مخلوق کی کتاب" کہا جاتا ہے۔

لیکن وہ تفصیلات۔ میں آپ کو ساتویں آسمان سے خدا کے تخت تک ایک اور دن بتاؤں گا ...

"فرشتوں کے علاوہ جو عرش اٹھا رہے ہیں" فرشتہ رافیل اور مقربون فرشتے ...

اور کون سے فرشتے رہتے ہیں؟ یہ ایک سوال ہے کہ تمام علم میں سے اور کیا ہے؟ کوئی نہیں جانتا

بالکل اسی طرح جیسے سورۂ طہ کی 110 ویں آیت کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن بھیجا ہے۔

وہ ان چیزوں کے علم کے ساتھ جو آپ کو بتانا چاہتے تھے یعنی نشانیاں، احکام، اللہ کو راضی کرنے کی ہدایات، اپنی ناراضگی کی تنبیہ

ماضی اور مستقبل کا علم اس سب کے علاوہ، اللہ کے بارے میں اور بھی بہت کچھ ہے جو کسی بھی فرشتے یا نبی کو معلوم نہیں ہے.

جبتکہ... اللہ تعالیٰ انہیں اس علم سے بتاتا ہے کہ فرشتے کس طرح نظر آتے ہیں ؟

اگر میں ایماندار ہوں۔ شاید انسانی ذہن اس کے لئے تیار نہیں ہے انسانی دماغ اسے سمجھنے کے قابل نہیں ہے

وہ اس سے ڈرے گا اور فرشتوں سے ڈرے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے طاقتور مخلوقات میں سے ایک ہیں جن کی وضاحت سائنس کے ذریعے نہیں کی جا سکتی۔

یہی وجہ ہے کہ پورے باب میں؛ ایسا لگتا ہے کہ سائنسی حوالہ جات ...

... بے بس لیکن اس باب کو ختم کرنے سے پہلے ... میں آپ کو ایک سائنسی نقطہ نظر بھی دینا چاہتا ہوں

سال 1964 میں بیوراکان کانفرنس کے دوران؛ نکولائی کردشیف نامی ایک روسی سائنسدان نے پیش کیا ...

... کائنات میں موجود کسی بھی دوسری قسم کی زندگی کی صلاحیتوں کے مقابلے میں بنی نوع انسان کی ایک بہت ہی دلچسپ تھیوری کی صلاحیتیں

اور اس موازنہ کو کہا جاتا ہے ... "کارداشیف پیمانہ"

اس موازنہ پیمانے کے مطابق؛ اگر وہاں زندگی کی کوئی دوسری شکل موجود ہے ...

یہ عام فہم ہے کہ یا تو وہ بنی نوع انسان سے کم ترقی یافتہ ہیں یعنی ایک بہت ہی بنیادی زندگی کی شکل۔

یا، یہ انسانوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہوگا اور اگر وہ زندگی کی شکل انسانوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہے

پھر کرداشیف پیمانے کے مطابق ، اسے پہلی قسم کی تہذیبوں کی تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ...

یہ اپنے پورے سیارے کی توانائی کو بروئے کار لانے کے قابل ہوگا اور یہ ٹائپ 1 تہذیب ہوگی ، اور اس کے مطابق ...

انسان ٹائپ ون تہذیب بھی نہیں ہے کیونکہ ہم ابھی بھی اپنے پورے سیارے کی توانائی کو بروئے کار لانے سے صدیوں دور ہیں۔

ٹائپ ٹو تہذیب اپنے سورج اور نظام شمسی کی توانائی کو بروئے کار لانے کے قابل ہوگی۔

اور ٹائپ تھری تہذیب نہ صرف اپنے سیارے بلکہ ان کے سورج کو استعمال کرنے کے قابل ہوگی ... اور ان کی پوری کہکشاں کی توانائی

اپنی کہکشاں میں ہر چیز کو استعمال کرنے اور کنٹرول کرنے کی صلاحیت کو ٹائپ 3 تہذیب کہا جاتا ہے۔

اس طرح کی تہذیب اپنی کہکشاؤں کے تمام بلیک ہولز، وائٹ ہول اور ورم ہول کو کنٹرول کرنے کے قابل ہوگی۔

اور ہمارے مقابلے میں ان کی ٹیکنالوجی اس طرح ہوگی ...

جب انسان کسی دور دراز سیارے کو سگنل بھیجنا چاہتا ہے

عام طور پر اس میں انہیں کئی ہفتے لگتے ہیں لیکن اگر ایک ہی کام ٹائپ 3 تہذیب کے ذریعہ انجام دیا گیا تھا

وہ اسے 3 سیکنڈ کے اندر کرنے کے قابل ہوں گے

نکولائی کردشیف نے ٹائپ 3 تہذیب سے اوپر کی مخلوق کے بارے میں بات نہیں کی ، کیونکہ وہ انہیں ممکن نہیں سمجھتا تھا۔

لیکن آج اس پیمانے پر دو اضافے ہوئے ہیں ٹائپ 4 تہذیب دراصل ممکن ہے۔

یعنی ایک ایسی تہذیب، جو نہ صرف اپنی کہکشاں اور ... اس کے ورم ہول اور شارٹ کٹ ...

لیکن یہ دوسری کہکشاؤں کے ورم ہولز کو بھی کنٹرول کرنے کے قابل ہو جائے گا اور پھر ایک اور قسم ہے، ٹائپ 5 تہذیب۔

جو نہ صرف اس کائنات بلکہ دیگر کائناتوں کو بھی بروئے کار لا سکے گا۔

وہ ملٹی ورس تک پہنچنے کے قابل ہوں گے ... اب میں آج آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں، میں نے آپ کو بہت سے فرشتوں اور ان صلاحیتوں کے بارے میں بتایا جو اللہ نے انہیں دی ہیں۔

وہ فرشتے جو آسمانوں کے دروازے کھولتے تھے اور وحی لے کر نبی کے پاس آتے تھے۔

نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مکہ سے یروشلم لے جانے والے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلام اور خوشخبری لے کر آتے تھے۔

اور پھر یروشلم سے پہلے آسمان رقیہ کے دروازوں تک اور پھر پہلے آسمان رقیہ سے دوسرے آسمان تک اذفیلون تک۔

اور دوسرے آسمان سے تیسرے آسمان تک، اگرچہ ... ایک دوسرے کے مقابلے میں یہ تمام آسمان ایک وسیع صحرا میں چھوٹے چھوٹے انگوٹھوں سے ملتے جلتے ہیں۔

ان فرشتوں نے دروازوں پر دروازے کھولے یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان اریبہ تک پہنچ گئے۔

کیا آپ واقعی سوچتے ہیں کہ ہم اللہ کی اس انتہائی طاقتور مخلوق کو سمجھ سکتے ہیں...

کوئی بھی کارڈیشیف اسکیل یا انہیں کسی بھی الیکٹرو مقناطیسی سپیکٹرم پر تلاش کرنا جو بچگانہ ہوگا

میری ذاتی رائے میں یہ احمقانہ بھی ہو گا کہ ہمارا دماغ فرشتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔

میں آپ کو حقیقی زندگی کی ایک مثال دیتا ہوں

بشریات میں ایک تصور ہے جسے "پہلا رابطہ" کہا جاتا ہے۔

مطلب، اگر دو ہستیاں رابطے میں آئیں تو کیا ہوگا ...

پہلے ایک دوسرے کے وجود سے بے خبر میں آپ کو بہتر تفہیم کے لئے حقیقی زندگی کی مثال دوں گا۔

سال 1930 میں ، پوپوا نیو گنی کے مقامی لوگوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایک کاکیشین شخص کو دیکھا۔

وہ اس سے اتنے خوفزدہ ہو گئے کہ ... انہوں نے اس کی سفید جلد کو "چوسنا" شروع کر دیا

یہ فرض کرتے ہوئے کہ اس کی سفید جلد شاید کسی قسم کی بیماری تھی ، انہوں نے سوچا کہ یہ کسی قسم کی "سفید دھول" ہے۔

وہ ایک سفید فام آدمی سے ڈرتے تھے انسان کمزور دل کی مخلوق ہیں

وہ ایک طاقتور فرشتے کے نظارے کا سامنا نہیں کر سکے گا

میں نے ابھی تک آپ کو یہ نہیں بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو دوسری بار دیکھا تھا۔

سورۂ نجم کی آیت نمبر 5 تا 18 آپ کو ان آیات کا خلاصہ اور بعض احادیث بیان کرنے جا رہا ہوں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عروج کی رات میں کچھ عظیم ترین چیزیں دیکھی تھیں۔

چھٹا آسمان، دقنہ، جو خالص سونے اور سرخ روبیوں سے بنا ہوا ہے، جہاں ایک بہت بڑا لوطہ درخت ہے جسے سدرہ المنتہ کہا جاتا ہے۔

جس کی جڑیں چھٹے آسمان میں ہیں اور جس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔

جس کے ارد گرد؛ سونے سے بنے بیٹل پھڑک رہے ہیں اور اس کی خوبصورتی کسی بھی وضاحت سے بالاتر ہے جسے ہم بنا سکتے ہیں۔

جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دوسری بار اپنی حقیقی شکل میں دیکھا تو وہ وہیں تھا۔

وہ شکل جس میں اس کے چھ سو گہرے سبز پر تھے جن کے پر پورے افق کو ڈھانپ چکے تھے۔

وہ پر جو موتیوں، ہیروں، روبیوں اور سونے سے بھرے ہوئے تھے

اور جب جبرئیل علیہ السلام کو ایک رکاوٹ کے پیچھے ہمارے رب کی موجودگی کا احساس ہوا

وہ فورا سجدے میں گر گیا میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک سیکنڈ کے لئے تصور کریں

تصور کریں کہ سونے سے بنے چھٹے آسمان سے روشنی سے بنے ساتویں آسمان تک پھیلے ہوئے ایک خوبصورت درخت کا تصور کریں۔

جن کے رنگ کسی بھی مخلوق کے لیے بیان کرنا ناممکن ہے۔

جس کے ارد گرد؛ سونے سے بنے بیٹل ابدی طور پر اڑ رہے ہیں اور سب سے طاقتور فرشتہ ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے۔

اپنی زندگی کے 35 سالوں میں میں نے کبھی بھی اس سے زیادہ طاقتور منظر کا تصور نہیں کیا ... اور اس سے بھی زیادہ خوبصورت

اس طرح سورۂ نجم کی اٹھارویں آیت میں اس کا ذکر آیا ہے۔ یہ واقعی ... اس نے گواہی دی۔ اپنے رب کی سب سے بڑی نشانیوں میں سے کچھ

میں اس باب کا اختتام حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک خوبصورت حدیث کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔

بعض فرشتے ایسے بھی ہوتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے ہیں جب انہیں کوئی ایسی جگہ نظر آتی ہے جہاں لوگ اللہ کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں تو ان میں شامل ہو جاتے ہیں۔

جب وہ فرشتے آسمان پر واپس چڑھتے ہیں۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے کہ میرے پیدا کردہ انسان کیا کر رہے ہیں؟

حالانکہ وہ پہلے ہی جانتا ہے کہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اے خداوند، وہ تیری تعریف کر رہے ہیں

اللہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے ہمارے رب! انہوں نے تمہیں نہیں دیکھا

اللہ فرماتا ہے: کیا ہوتا اگر انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو اللہ پوچھتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں ؟ اور فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اے ہمارے رب، وہ جنت چاہتے ہیں

اللہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے ؟ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو کیا ہوتا تو اللہ پوچھتا ہے۔ وہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟

فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ چاہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں۔ کیا انہوں نے دوزخ کی آگ دیکھی ہے ؟

فرشتے جواب دیتے ہیں۔ نہیں ہمارے رب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو کیا ہوتا؟

پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے: میں جو کہتا ہوں اس کا گواہ رہو

کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ایک شخص تھا جو یاد رکھنے کے لئے نہیں آیا تھا

لیکن اپنے ایک مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے: یہ لوگ ہیں۔ جن کے ساتھی بھی برکت والے ہیں

میرا گواہ بنو۔ کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا یہاں تک کہ اس شخص کو بھی جو اپنے کسی مقصد کے لئے آیا تھا

اگر میں آپ کے ساتھ ایماندار ہوں ... میں خود کو اس شخص کی طرح محسوس کرتا ہوں

ایسے لوگوں کی تلاش کرتا ہے تاکہ وہ سیکھ سکے اور اپنے رب کی عظمت بتا سکے۔

اور اس دستاویزی فلم کو لکھنے کا واحد مقصد یہ تھا ... کہ میں سب کے سامنے اپنے رب کی تعریف کروں گا...

اس امید میں کہ اللہ ان فرشتوں کو میرا گواہ بنائے اور... مجھے معاف کر دو

انگریزی (ریاستہائے متحدہ)

# جن

خدا کے نام پر نہایت مہربان اور مہربان آج کا باب جنوں کے بارے میں ہے۔

ایک ایسی مخلوق جو دنیا کے تمام افسانوں، مذاہب اور ثقافتوں میں پائی جا سکتی ہے

لیکن شاید اتنے ہی لوگ ان پر یقین رکھتے ہیں۔ دور دراز کے گاؤوں میں کبھی کبھار لوگوں کی اتنی ہی تعداد ایمان لانے سے انکار کر دیتی ہے۔ برے جنوں کو ہر مسئلے کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے

اور کبھی کبھی شہری شہروں میں۔ جنوں کو افسانے سے زیادہ کچھ نہیں سمجھا جاتا

لیکن ایک بات طے ہے کہ جنوں کا تصور انسانی اصل کے تصور کی طرف جاتا ہے۔

چاہے وہ قدیم میسوپوٹیمیا ہو یا زرتشتی مذہب کا قدیم مذہب ہو۔

بعض اوقات شکوک و شبہات رکھنے والے انہیں "وائرس" اور "بیکٹیریا" کے قدیم ناموں سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

قدیم لوگوں پر غور کرنا جو ان خرد بینی حیاتیات سے لاعلم ہیں جو بیماری کا سبب بن سکتے ہیں

اور بعض شکوک و شبہات رکھنے والے جنوں کو کافروں کے لیے محض ایک خیالی نام سمجھتے تھے۔

لیکن حقیقت میں؛ ان میں سے کوئی بھی حقیقت کے قریب نہیں ہے اور آج کے باب میں آپ کو جنوں کے بارے میں بتاؤں گا۔

لیکن جیسا کہ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ سائنسی طور پر ہم اس کائنات کا صرف 0.0035٪ دیکھ یا پتہ لگا سکتے ہیں۔

پھر فرشتوں کی طرح جنوں کو تلاش کرنے کے لیے ہمیں بھی دین کے ذرائع پر انحصار کرنا پڑے گا۔

اور میرا بنیادی ماخذ قرآن و حدیث ہو گا اور بعد میں اس باب میں ...

میں آپ کو انسانی ریکارڈ میں جنوں کی طویل تاریخ دکھاؤں گا

اور میں اس موضوع کو پہلے حصے میں چار حصوں میں تقسیم کروں گا میں آپ کو جنوں کے وجود کے بارے میں بتاؤں گا۔

اور ان کی اقسام اور میں آپ کو ان کی ظاہری شکل کے بارے میں اپنا مطالعہ پیش کروں گا۔

دوسرے حصے میں، میں آپ کو جن اور شیطان کے درمیان فرق کی وضاحت کروں گا

میں آپ کو بتاؤں گا کہ شیطانوں کا غضب جنوں سے کس طرح نمایاں طور پر مختلف ہے

تیسرے حصے میں میں آپ کو ایک خاص اور انتہائی طاقتور جن کے بارے میں بتاؤں گا۔

جو سب سے زیادہ عرصہ زندہ رہا اور کافر سب سے طاقتور اور تمام جنوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہے

اور اس باب کے آخری حصے میں میں آپ کو ایک اور جن کے بارے میں بتاؤں گا جو ...

جو ہمارے ساتھ ہے، جس دن سے ہم پیدا ہوئے ایک جن ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا

لیکن سب سے پہلے، آخر ایک جن کیا ہے؟ مجھے یقین ہے کہ آپ سب عربی لفظ "جن" سے واقف ہوں گے۔

جس کا لغوی معنی "پوشیدہ" ہے، یہ بعد کے تمام الفاظ کا بنیادی لفظ ہے جو پوشیدہ ہیں، مثال کے طور پر رحم میں جنین "جنین"

لیکن ہم اس لفظ "جن" کے سیاق و سباق میں کیا بات کرنے جا رہے ہیں

ایک ایسی مخلوق ہے جو بہت زیادہ زندہ ہے اور بہت زیادہ کھانے اور سونے والی مخلوق ہے۔

اور ہماری آنکھیں انہیں کیوں نہیں دیکھ سکتیں؟ اس کا جواب قرآن مجید میں ہے

ہم نے جنوں کو آگ کے شعلوں سے اور انسانوں کے سامنے پیدا کیا...

ہم نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ان مخلوقات کو ہماری ساخت سے مختلف ساخت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ...

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اسے پیدا کیا ہے۔

فرشتے نور کے ساتھ، جنوں کے ساتھ آگ اور انسانوں کے ساتھ، جس کی تم کو وضاحت کی گئی ہے

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ فرشتوں کی طرح جن بھی مادے سے بنے ہوتے ہیں...

ہمیں سمجھایا نہیں گیا ہے اور ہم اس مواد کو دیکھ بھی نہیں سکتے لیکن ہم اس مواد کو کیوں نہیں دیکھ سکتے؟

میں پہلے ہی فرشتوں کے باب میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں

قرآن مجید میں جنوں کا ذکر 29 مرتبہ آیا ہے، درحقیقت قرآن کی ایک پوری سورت کا نام سورۂ جن کے نام پر رکھا گیا ہے۔

ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مسلمان جنوں کے وجود کو ہماری طرح ایک علیحدہ مخلوق کے طور پر ترک نہیں کر سکتا۔

اب اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ جن کیسے نظر آتے ہیں؟ میں اس کے بجائے آپ سے پوچھوں گا، آپ کسی جانور کی تعریف کیسے کریں گے؟

آپ ایک جانور کی تعریف نہیں کر سکتے

کیونکہ ہر جانور کا ایک منفرد جسمانی میک اپ ہوتا ہے جسے آپ جانور کہیں گے؟

کیا آپ شیر کو بیان کریں گے؟ یا زرافہ؟ ایک رینگنے والا مگرمچھ؟ یا سانپ؟

ایک انسانی جسمانی میک اپ تقریبا ایک ہی دو آنکھیں، دو ٹانگیں، دو بازو ہیں ... ایک ناک

اگر کوئی فرق ہے تو ، یہ تعمیر ، سائز اور خصوصیات کا ہے لیکن جانوروں کی فزیالوجی ایک دوسرے سے مختلف ہے اور اسی طرح

مختلف قسم کے جن ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں

بعد میں میں آپ کو ان کی تفصیل سے وضاحت کروں گا کہ جن اللہ کی ایک انتہائی متنوع مخلوق ہیں۔

حضرت ابو سلمہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن...

... تین اقسام کی پہلی قسم کے پر ہیں اور وہ اڑ سکتے ہیں

دوسرے وہ ہیں جو اپنی شکل کو سانپوں اور کتوں میں تبدیل کرسکتے ہیں ، اور تیسرے وہ ہیں جو آتے جاتے ہیں۔

یہ حدیث واضح طور پر بتاتی ہے کہ کچھ جن ایسے بھی ہیں جو آسمان میں پرواز کرتے رہتے ہیں۔

خلا اور فاصلے، ان کے لئے زیادہ معنی نہیں رکھتے اور اس کی تصدیق سورۂ جن کی آیت سے ہوتی ہے جہاں جن ایک دوسرے سے بات کر رہے ہیں۔

کہ قرآن کے نازل ہونے سے پہلے... ہم آسمان میں بیٹھ کر سنتے تھے

اس خاص واقعہ کی مزید وضاحت سورۂ احقاف میں کی گئی ہے۔

تاکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تمہاری طرف دھکیل دیا تاکہ وہ قرآن سن یں

یہ واقعہ وادی نخلہ میں پیش آیا جہاں ... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے

جبکہ وادی "نسبین" سے تعلق رکھنے والے جنوں کے ایک گروہ نے ان پر توجہ دی۔

لیکن میں آپ کو پورا واقعہ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ اس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ جن کس طرح سوچتے اور کام کرتے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبوت ملنے کے بعد جنوں کو آسمان میں چھپنے اور سننے پر مجبور کیا گیا۔

اور اگر انہوں نے جانے کی کوشش کی تو ان پر آگ کے شعلے پھینکے گئے۔

اور یہی وجہ تھی کہ جن "طہمہ" کے راستے میں یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے ...

وادی نخلہ سے گزرتے ہوئے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے سنا اور ایک دوسرے سے کہا۔

کہ خدا کی قسم، یہی وجہ ہے کہ اب ہم آسمان سے نہیں سن سکتے

اور پھر جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سورۂ جن کی آیتیں نازل ہوئیں کہ...

انہیں بتائیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے قرآن سنا ہے

انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ...

وہ جن سیاہ بادلوں کی تہوں پر پرتوں کی طرح لگ رہے تھے

اور امام بیحقی مزید وضاحت کرتے ہیں کہ وہ یا تو سات یا نو جن تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ایک دائرے کی شکل میں کھڑے تھے۔

میرے ذاتی تجربے میں، ایک بار ایک عورت نے مجھے بتایا جب اس نے ایک جن کو ایک شکل میں دیکھا ...

جیسے بہت گرم سطح سے گرمی چمک رہی ہو

فرق صرف یہ تھا کہ؛ کہ اسے محسوس ہوا کہ گرمی کا رنگ انتہائی زرد ہے۔

وہ ایک بہت لمبا جن تھا، اپنے گھٹنوں کو پیچھے جھکا کر بیٹھا تھا جیسے کسی چیز کا انتظار کر رہا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی رپورٹ میں ان "پوشیدہ" جنوں کے بارے میں بیان کیا ہے...

... اسے "جنوں کی رات" کہا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے: ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھے اور...

نبی کہیں نہیں ملے ہم نے انہیں وادیوں اور پہاڑوں میں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ہم انہیں تلاش نہیں کر سکے۔

اور ہم ڈرے ہوئے تھے، فرض کر رہے تھے کہ نبی کو اغوا کر لیا گیا ہے یا بدترین ... مارا

عبداللہ نے رپورٹ کیا ہے کہ یہ ہمارے لئے بدترین راتوں میں سے ایک تھی

جب طلوع آفتاب قریب آیا تو ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا سے اترتے ہوئے دیکھا۔

اور جب ہم نے یہ سب کچھ نبی کو بتایا، تو اس نے ہمیں بتایا کہ اس سے ملاقات ہوئی تھی ... پچھلی رات جن جس نے اسے اپنے ساتھ منادی کرنے کی دعوت دی

عبداللہ نے مزید بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے ساتھ لے گئے...

اور ہمیں ان کے قدموں کے نشان اور یہاں تک کہ ان کی آگ بھی دکھائی

مسروق رضی اللہ عنہ ان جنوں کے بارے میں مزید بیان کرتے ہیں جنہوں نے قرآن سنا تھا کہ...

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان جنوں کے بارے میں ایک "ببول کے درخت" نے خبردار کیا تھا

لیکن مجھے اس بات کا کوئی حوالہ نہیں ملا کہ یہ عبداللہ بن مسعود کی اسی رات "جنوں کی رات" تھی۔

یا اس سے بھی مختلف رات کیونکہ جنوں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی تھی...

کئی مواقع پر ایک اور قسم کے جن سانپوں کی طرح ہوتے ہیں اور ...

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ...

سانپ جنوں کی ایک مسخ شدہ قسم ہیں جس طرح بنی اسرائیل کو بندروں اور میں تبدیل کیا گیا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ایک بھتیجا تھا جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔

آنے والے دنوں میں غزوۂ اذہب کا آغاز ہوا۔

اس دوران انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھوڑی سی رخصت مانگی لیکن انہیں نیزہ اپنے ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا۔

جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو دروازے پر کھڑا دیکھا اور اس منظر نے اسے پریشان کر دیا۔

تو اس نے اپنا نیزہ اپنی بیوی کی طرف موڑ دیا جس نے کہا ... جلد بازی نہ کرو

سب سے پہلے آؤ اور دیکھو کہ جب وہ گھر میں داخل ہوا تو مجھے کس چیز نے باہر نکالا، اس نے وہاں ایک ناپاک نظر آنے والا سانپ دیکھا۔

وہ اپنے نیزے کا استعمال کرتے ہوئے سانپ کو باہر پھینکنا چاہتا تھا ، لیکن نیزہ غلطی سے اس سے ٹکرا گیا۔

اور سانپ کو شدید زخمی کر دیا ابو سعید نے بتایا کہ ہم نہیں جانتے کہ آگے کیا ہوا۔

میرے بھتیجے نے پہلے سانپ کو مارا یا سانپ نے پہلے میرے بھتیجے کو قتل کیا جب اس کے گھر والوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا مانگی کہ وہ زندہ رہے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی مغفرت کے لئے دعا کرنے کی تلقین کی۔

اور کہا کہ جنوں میں سے کچھ مسلمان ہو گئے ہیں، اگر آپ انہیں دیکھیں...

انہیں تین دن تک تین بار خبردار کرو اور اگر تم پھر بھی انہیں دیکھتے ہو تو اگر انہیں قتل کرنا چاہتے ہو تو انہیں قتل کر سکتے ہو۔

ابو سعید کے بھتیجے کے گھر میں موجود وہ ناپاک سانپ دراصل جن تھا

سنہ 1932 میں شریف جعفر نے ایک کتاب شائع کی اور لکھا... اگر ہم جنوں کو دیکھ پاتے...

وہ ہمیں آدھے انسان یا آدھے جانور کے طور پر نظر آسکتے ہیں یہ بہت دلچسپ تھا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اس کی تصدیق کرتی ہے۔

ابن ابی کے والد کے پاس کھجور کا کھیت تھا اور وہ اس کی دیکھ بھال خود کرتے تھے۔

ایک دن اس نے مشاہدہ کیا کہ کھجوریں ایک خاص جگہ سے غائب ہو رہی ہیں۔

جب اس نے دیکھا تو اس نے وہاں ایک نوجوان لڑکے کی عمر کا کوئی شخص کھڑا دیکھا۔

اس نے اسے وہ سلام پیش کیا جس کا مخلوق نے مہربانی سے جواب دیا۔

پھر اس نے پوچھا ... کیا تم انسانوں میں سے ہو؟ یا جنوں کی طرف سے؟ اور اس نے بتایا کہ وہ جنوں میں سے ہے

اور ابن ابی کے والد نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا جو کتے کے پنجوں کی طرح تھے۔

کتے کے پنجوں کی طرح کھال رکھنے والے جنوں نے کہا

جن جانتے ہیں کہ میں سب سے طاقتور لوگوں میں سے ہوں ابن ابی کے والد نے پوچھا کہ پھر تم چوری کیوں کرتے ہو

اس نے جواب دیا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم صدقہ کرنا پسند کرتے ہو اور میں نے سوچا۔

مجھے اپنا حصہ لینا چاہئے کہ جن ابن ابی کے والد کے سامنے ایک طرح سے نمودار ہوئے۔

احادیث اور تاریخی روایات کے مطابق وہ آدھا کتا بن گیا تھا، جنات اس میں نمودار ہوئے ہیں...

کتے کی شکل شاید کسی اور سے زیادہ ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں ان احادیث اور ریکارڈوں کی تفصیل میں جاؤں، میں چاہتا ہوں کہ آپ کو معلوم ہو کہ ...

کہ یہ شکل تبدیل کرنے والے ... ایسا لگتا ہے جیسے ...

چتھونک جانور ... یعنی جو لوگ گندگی میں رینگتے ہیں وہ جنوں کے لئے ایک خاص قسم کی کشش رکھتے ہیں۔

مثال کے طور پر سانپ، بچھو، چھپکلی ... اگر آپ کو یاد ہے تو، کچھ عرصہ پہلے برازیل کے میڈیا پر ...

ایمیزون کے جنگل کے بارے میں وائرل خبر تھی کہ جنگل کے مردہ مرکز میں ایک وہیل کی لاش ملی ہے۔

30,000 کلو گرام وزنی وہیل کی لاش نے اسے جنگل کے مرکز میں کیسے بنایا؟ یا یہ واقعی ایک وہیل تھی؟

یا یہ وہیل کی شکل میں کچھ اور تھا؟ کسی کے پاس اس سوال کا جواب نہیں ہے

آپ سب کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے کہ... اسے جنوں پر حکومت دی گئی۔

میں نے پندرہویں باب میں اس بادشاہت کے بارے میں بہت تفصیل سے معلومات لکھی ہیں۔

لیکن میں آپ کو سورۂ سعد کی دو آیات میں سے ایک بات بتانا چاہتا ہوں جو ہم نے سلیمان کے حکم سے طاقتور جنوں کو عطا کی تھیں۔

اور وہ سب جنہوں نے تعمیر کی ... اور وہ سب جو غوطہ لگاتے ہیں ... اور وہ تمام جن جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے

اسپین میں ایک شہر ہے، جس کا نام اوکانا ہے، یہاں اندلس کے زمانے کا ایک قدیم عربی مسودہ موجود ہے۔

اسپین کے مسلمانوں کے کھنڈرات کے نیچے دفن اس عجیب و غریب نسخے کو "مہلک ناموں کی کتاب" کہا جاتا ہے۔

اس نسخے میں ایک بادشاہ سلیمان کے بارے میں بتایا گیا ہے، جسے اس کے دربار میں 72 جنوں کو پیش کیا گیا تھا۔

اور ان جنوں نے بادشاہ کو اپنی طاقتوں اور کام کرنے کی صلاحیتوں سے آگاہ کیا۔

اسی طرح کا حوالہ ایک عراقی اسکالر ابو فرحہ محمد کی کتاب سے ملتا ہے...

"کتاب الفہرسٹ" کا نام دیا گیا ہے، ویانا، پیرس، استنبول اور برلن کے عجائب گھروں میں اب بھی موجود کچھ اصل کاپیاں موجود ہیں۔

اس کتاب میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پیش ہونے والے 72 جنوں میں سے 70 کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

اس واقعہ کا ایک اور حوالہ ابو الفضل محمد الطباسی کی کتاب میں ملتا ہے۔ 1089ء میں لکھی گئی کتاب "اشمائل، فی البحر الکامل"

میں آپ کو اس باب میں تمام جنوں کے بارے میں نہیں بتا سکتا لیکن ... میں آپ کو کچھ کے بارے میں ضرور بتاؤں گا

ان میں سے ایک نام "المزہیب" ہے جس کا جسم چمکتا نہیں تھا۔

خالص سونے کی طرح پھر ایک جن تھا جس کا نام "البیاض" تھا جو انتہائی سفید تھا۔

اور اس کا پورا جسم دکھائی دے رہا تھا پھر "الاحمر" نامی ایک جن تھا جس کی جلد سرخ تھی اور صرف اس کی رانیں دکھائی دے رہی تھیں۔

پھر "بورقان" تھا جس کی گہری تیز آواز تھی اور صرف اس کی پیٹھ دکھائی دے رہی تھی۔

پھر وہاں "شام ہورش" تھا جس کا واحد نظر آنے والا حصہ اس کا پیٹ تھا۔

پھر "میمون" نامی ایک جن تھا جس کے پاؤں کبھی دیکھے جا سکتے تھے اور پھر "زبعہ" تھا۔

جو ریت کے تورم کے ساتھ پرواز کرتا تھا، مجھے ایک کتاب "زوبا" کا ایک اور حوالہ مل گیا جس کا نام تھا ...

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سو سال بعد لکھا گیا "سلیمان کا عہد نامہ"

یہ کتاب سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک جن کے بارے میں بتاتی ہے کہ ... ریت کے طوفان میں ریت کی طرح پرواز کریں

اور سلیمان نے ایک آدمی کو بھیجا ... دھول کے طوفان کے لئے چمڑے سے بنی بوری کے ساتھ اور اسے اپنا منہ کھلا رکھنے کے لئے کہا

تاکہ زبعہ آخر کار اس بوری میں داخل ہو جائے اور زبعہ دراصل بوری میں داخل ہو گیا اور اسے اس آدمی نے مجبور کر دیا۔

اور آخر کار زبعہ کو اتنا بھاری پتھر اٹھا کر ہیکل سلیمانی میں رکھ دیا گیا۔

جو دوسرے جنوں کے لیے بھی بہت بھاری تھا۔

اسی کتاب میں زبعہ کے بارے میں ایک اور واقعہ ہے جو بحیرہ احمر کی گہرائیوں سے آیا ہے۔

اس نے نایاب جامنی پتھر کا ایک ستون برآمد کیا

لیکن واپسی پر اس کے ساتھ ایک اور جن بھی تھا جس کا نام ایبرزیتھ تھا جو دعویٰ کرتا تھا...

کہ انہوں نے موسٰی علیہ السلام کے زمانے کو دیکھا تھا، یہ کتاب دوسرے جنوں کے بارے میں بھی بتاتی ہے، ان کے نام عربی، عبرانی اور یونانی میں لکھے گئے ہیں۔

اور سب سے عجیب و غریب وضاحت رکھنے والا ایک جن، جس کے جسم پر کوئی سر نہیں تھا

ان کتابوں میں کتنی صداقت ہے یہ صرف اللہ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن اس باب میں...

میں نے ان حوالہ جات کو سورۂ سعد کی آیت کی وجہ سے شامل کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ...

سلیمان علیہ السلام کو نہ صرف جنوں پر حکومت دی گئی بلکہ... وہ ان کے لئے تعمیرات تعمیر کرتے تھے۔

اور اس کتاب میں زبعہ کے مندر میں بھاری پتھر اٹھانے اور رکھنے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

اور یہ کہ وہ سمندروں کی گہرائیوں میں غوطہ لگاتے تھے جیسا کہ زبعہ نے کیا تھا، اور واپسی پر وہ کسی قسم کا جامنی رنگ کا نایاب نایاب جانور لے کر آیا۔

سورۂ سعد کی 34 ویں آیت کی تفسیر میں پتھر کے ستون کو صرف اللہ ہی بہتر جانتا ہے، ابن کثیر نے "سخار" نامی جن کے بارے میں بات کی ہے۔

جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی شاہی مہر چرانے کی کوشش کی

اور نویں صدی عیسوی کے مسلمان عالم ابن فقیہ جو جغرافیہ دان اور مورخ بھی تھے۔

انہوں نے اپنی کتاب "عجیب و غریب مخلوق" میں "سخار" کے بارے میں بات کی ہے۔

کہ اس کے جرم کے بعد ، بادشاہ سولمون نے اسے سزا دی . اسے سینے میں قید کر کے سمندروں کی کالی گہرائیوں میں پھینک دینا

اسی طرح 14 ویں صدی کی ایک کتاب جسے "عجائبات کی کتاب" کہا جاتا ہے، میں ایک جن کے بارے میں بات کی گئی ہے جسے ...

... "سیاہ بادشاہ" جنوں اور انسانوں کے درمیان "قریبی رابطے" پر تھوڑی دیر بعد بات کی جائے گی لیکن ...

... جی ہاں، یہ ممکن ہے کہ قرآنی حوالہ جات اس کی حمایت کرتے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بالکل واضح ہے کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو کچھ بتایا۔

جس پر ایک بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ "خرافہ" کی روایات میں سے ایک معلوم ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیران ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کیسے جانتے ہیں؟

اس حدیث کے مطابق "خرافہ" قبیلہ عزرا سے تعلق رکھنے والا شخص تھا جو ... کم عمری میں جنوں کے ہاتھوں پکڑا گیا

اور ایک طویل عرصے تک ان کی قید میں رہے اور ایک طویل عرصے کے بعد انہیں رہا کر دیا اور وہ جنوں کے بارے میں عجیب و غریب کہانیاں سنایا کرتے تھے۔

اور اس کی کہانیوں کو "خرافہ کی رپورٹیں" کہا جاتا تھا اس سے پہلے کہ میں آپ کو شیطانوں کے بارے میں بتاؤں ...

ایک دفعہ جنوں کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

ان سے ملنے اور ان سے سیکھنے کے لئے اور انہوں نے ان سے قرآن پاک کے بارے میں کچھ سوالات پوچھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوالوں کا جواب دیا اور انہیں سورۂ رحمن کی تلاوت کی جس میں ... بار بار ذکر کیا جاتا ہے کہ تم اپنے رب کی کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اور یہ سن کر ... انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس کی کسی نعمت کا انکار نہیں کرتے۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار انسانوں کے سامنے اسی سورت کی تلاوت کی تو وہ کافی ٹھہر گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنوں نے تم سے بہتر جواب دیا۔

"جنوں کی رات" میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ان کے کھانے کے بارے میں بھی پوچھا ہے...

... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ "ہر ہڈی جو ... یہ ایک "حلال" جانور (یعنی اللہ کے نام پر ذبح کرنا) سے تھا۔

اس کے گوشت کی مقدار میں اضافہ ہوگا جب آپ کے ہاتھ اسے چھوئیں گے

یہ تمہاری غذا اور اونٹوں کا فضلہ ہو گا اور ہر اس جانور کا جس کے خول ٹوٹے ہوئے ہوں گے۔

یہ آپ کے جانور کی غذا ہوگی بنیادی طور پر یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو منع کیا ہے...

اب تک ان دو چیزوں سے خود کو دھوئیں، آپ کو بہت اچھا خیال ہوسکتا ہے کہ جنوں کو کیسا نظر آنا چاہئے۔

وہ اچھے اور برے کے درمیان فرق کو سمجھتے ہیں جو وہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں

لیکن قرآن مجید میں ان کی تالیف کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ''معارف'' ہے۔

"دھوئیں سے پاک آگ" اور دوسرا لفظ "سموم" "آگ کا ایک شدید شعلہ"

اس آگ کی نوعیت کیا ہے... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔

کہ ہم کبھی بھی اس آگ کی حقیقی نوعیت کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتے ہیں

آٹھویں صدی میں ان کی مشہور کتاب "جانوروں کی کتاب" کے بارے میں الجہیز لکھتے ہیں ...

کہ اگر وہ اچھا اور برا دونوں کام کرے تو وہ جن ہے اگر وہ آسمان میں چھپ سکتا ہے

بھاری بوجھ اٹھا سکتا ہے اور انسانوں سے زیادہ طاقتور اور تیز رفتار ہے، تو یہ "معراج" ہے

اور اگر وہ اس سے زیادہ ہے ... پھر وہ ایک "فرشتہ" ہے

معنی... جنوں کا ایک انتہائی طاقتور طبقہ یہ ایک فرشتہ تھا جو بادشاہ سلیمان کے دربار میں موجود تھا۔

یہ ایک وصیت تھی جس کا ذکر سورۂ نمل میں کیا گیا ہے جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ملکہ شیبہ کا تخت یروشلم لا سکتا ہے۔

بادشاہ سلیمان اپنی جگہ سے کھڑے ہو سکتے تھے میں نے سلیمان کے باب میں اس واقعے کی تفصیل لکھی ہے۔

مصر کے ایک عالم شیخ کشک نے اپنا زیادہ تر وقت اس کے بارے میں لکھنے میں گزارا ہے...

جنوں کا پوشیدہ طبقہ اور مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے کہ انہوں نے ایک بار کیا کہا تھا

کہ ان غیر مرئی جنوں میں سے کچھ ... وہ اپنی خوبصورتی میں اتنے حیرت انگیز ہیں کہ ...

اگر وہ انہیں دیکھ سکتے تھے ... شاید ہم خوبصورتی کا مطلب بھول جائیں گے

اس نقطہ نظر سے میں آپ کو شیطانوں کے بارے میں بتاؤں گا کہ زیادہ تر علما جنوں اور شیطانوں کے درمیان فرق کرتے ہیں اور ...

جنوں کو انسانوں کے قریب سمجھیں کیونکہ اکثر قرآن نے جنوں اور انسانوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا ہے۔

اور اس دعوے کا ثبوت یہ ہے کہ ... سورۂ انعم کی 112 ویں آیت کہ ہم نے بہت سے شیطانوں کو نبیوں کا دشمن بنا کر پیدا کیا۔

انسانوں اور جنوں دونوں میں سے شیطان انسانوں اور جنوں دونوں سے ہو سکتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایسے رہنما ہوں گے جو میری راہ پر نہیں چلیں گے۔

اور ان میں سے کچھ کے پاس انسانوں کے جسم اور شیطانوں کے دل ہوں گے۔

لیکن اس باب کا مقصد جنوں کے شیطانوں کے بارے میں بات کرنا ہے۔

جو صرف برے طریقے سے کام کرتے ہیں میں آپ کو احادیث اور تاریخی لٹریچر کے مجموعے کے ذریعے ان شیطانوں کے بارے میں بتاؤں گا۔

شیطان کے لئے عربی لفظ "شیطان" ہے جس کے عبرانی ماخذ میں دو بنیادی ماخذ ہیں، اس کا مطلب ہے "دشمن" یا "دشمن"۔

اور عربی زبان کے بنیادی لفظ "شیطان" کا مطلب ہے ... کوئی جو گمراہ ہو

جنوں اور شیطانوں کی تاریخ انسانوں سے کہیں زیادہ پرانی ہے کیونکہ ... وہ انسانوں سے پہلے پیدا کیے گئے تھے

قرآن مجید کے مطابق ہم نے انسان کو کالے کیچڑ سے پیدا کیا ہے۔

اور اس کے سامنے ہم نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا

ابن قیصر جیسے پہلی نسل کے مسلمان علما کے مطابق انسانوں سے پہلے ...

یہ دنیا جنوں اور شیطانوں کے ساتھ آباد تھی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حوالہ لیا ہے کہ ...

آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے جن زمین پر گھومتے تھے

ابن کاثیر نے جنوں سے بھی پہلے ایک اور مخلوق کے بارے میں بات کی ہے، جسے ... ہن اور ڈبے، جس کا مطلب شیطانی روحیں ہیں

اور یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ... ان پر قدرے طاقتور جن مسلط کیے جنہوں نے قتل کر کے ان کی جگہ اس زمین سے نکال دی۔

اور بنیادی طور پر یہ قتل عام تھا ، جس نے فرشتوں میں تشویش پیدا کردی کہ ...

آپ ایسی مخلوق کیوں پیدا کرتے ہیں جو ہنوں اور ڈبوں کو مارتی ہے اس کا ذکر احادیث میں نہیں ہے۔

لیکن مثال کے طور پر تاریخی ادب میں ایک اور حوالہ مراکش کے ایک عالم عبداللہ سید حبیب کا ہے۔

کہ آدم سے پہلے ہن اور ڈبے معدوم نسل تھے

ایک اور حوالہ الجاہیز کی ایک مطلوبہ کتاب سے ہے ، جسے "جانوروں کی کتاب" کہا جاتا ہے جو بنیادی طور پر ، ہن اور ڈبے ...

کیا جنوں کے مقابلے میں ایک کمزور مخلوق تھی کیا واقعی ہن اور ڈبے موجود تھے ؟

صرف اللہ ہی بہتر جانتا ہے... لیکن ہنوں اور ڈبوں کو مارنے کے بعد آہستہ آہستہ جن بھی سرکش اور باغی ہو گئے۔

اور اپنے آپ کو اس دنیا کا سچا حکمران سمجھتے تھے، اپنی تفسیر میں امام سعدی ...

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مارہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب سے روایت ہے۔

کہ جب جن بہت زیادہ سرکش ہو گئے تو پھر ایک اور جن جو فرشتوں کے درمیان آسمان میں رہتا تھا۔

اور کس کے بارے میں؛ میں آپ کو اس باب کے تیسرے حصے میں بڑی تفصیل سے بتاؤں گا کہ وہ دوسرے فرشتوں کے ساتھ زمین پر بھیجے گئے تھے اور جنوں کو جزیروں اور جنگلوں میں جانے پر مجبور کر رہے تھے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ میری تحقیق کے دوران شیطانوں کی شکلوں کے بارے میں زیادہ تر تفصیلی معلومات

کینیڈا کے شمالی قطب کے جزیروں میں رہنے والے "انوئٹس" کی ثقافت میں پایا جاتا تھا

انوئٹ کمیونٹی قطب شمالی کے قریب رہتی ہے اور ان کی ثقافت میں ، مجھے اس کی تفصیل ملی ... 3,500 سے زیادہ شیطان

اور دنیا کے سب سے قدیم مذاہب میں سے ایک میں دوسری سب سے بڑی تفصیلات ... "زرتشتی"

لیکن اس سے پہلے، میں آپ کو شیطانوں کے بارے میں ہزاروں سال پرانا لٹریچر پیش کرتا ہوں ...

قرآن و حدیث کی روشنی میں... میں آپ کے لئے شیطانوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں

احادیث کی تین اہم کتابوں میں جعفر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے جانوروں کو اندھیرے میں باہر نہ جانے دیں اور اپنے بچوں کو گھر کے اندر واپس بلائیں کیونکہ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب شیطان باہر آتے ہیں۔

یہاں تک کہ رات بہت اندھیری ہو جائے پھر اللہ کے نام سے اپنے دروازے بند کر دو اور اللہ کے نام سے چراغ روشن کرو۔

اور اللہ کے نام سے اپنے پانی کے برتن اور دیگر تمام برتنوں کو ڈھانپ لو اور اگر تمہارے پاس کوئی ڈھانپ نہ ہو۔ درمیان میں کچھ رکھیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم رات کو مرغے کی آواز سنو تو شیطانوں کا گہرا تعلق ہے۔

اللہ تعالی ٰ سے اس کی برکت طلب کرو کیونکہ اس وقت مرغے... ایک فرشتے کو دیکھ رہا ہے

اور جب تم گدھے کو رات کے وقت چیختے ہوئے سنتے ہو۔ اللہ سے مغفرت طلب کریں کیونکہ...

اس وقت ایک شیطان کو دیکھ کر حدیث میں رات کے اندھیرے کا ایک اور حوالہ ملتا ہے کہ اگر لوگ جانتے تو...

رات کو سفر کرنے کے خطرات کوئی بھی اکیلے رات کو سفر نہیں کرے گا، کبھی بھی

رات کے علاوہ۔ حدیث میں شیطانوں کے اوقات کے بارے میں ایک اور حوالہ ہے۔

جو سورج غروب ہونے یا سورج طلوع ہونے کے وقت نماز نہ پڑھیں کیونکہ یہ شیطانوں کے اوقات ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مشرق کی طرف دیکھتے تھے۔ وہ روتے اور کہتے، افسوس... یہی وہ جگہ ہے جہاں بغاوت عروج پر پہنچے گی

اور یہ ایک شیطانی صدی ہوگی جس میں نبی نے اپنے ساتھیوں کو آدھی دھوپ اور آدھے سایہ میں بیٹھنے سے منع کیا تھا کیونکہ ...

یعنی شیطان بیٹھتے ہیں یہ رپورٹیں اس بات کا منصفانہ بیان فراہم کرتی ہیں کہ شیطان کس طرح سوچتے اور کام کرتے ہیں ، لیکن ان کی ظاہری شکل

قتادہ بن نعمان کی بعض دوسری روایات میں خاص طور پر اندھیری رات کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

اور شدید بارش ہو رہی تھی اور میں رات کی نماز پڑھنے مسجد نبوی میں گیا۔

جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز پوری کی تو میری طرف دیکھا اور حیرت سے پوچھا کہ اس وقت آپ کو یہاں کس چیز نے لایا ہے ؟

قتادہ نے جواب دیا کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم اکیلے نماز پڑھو کیونکہ بارش میں بہت کم لوگ آئیں گے۔

تو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھنے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پوری کرو گے تو وہیں رہو جب تک کہ میں واپس نہ آ جاؤں۔

جب نبی واپس آئے تو کھجور کے درخت کی ایک شاخ پکڑے ہوئے تھے اور اس پر چل رہے تھے۔

اس نے وہ شاخ قتادہ کو دے دی اور کہا کہ تمہاری غیر موجودگی میں ایک شیطان تمہارے گھر آیا ہے۔

اس شاخ کو مضبوطی سے پکڑیں اور اسے اپنے ساتھ رکھیں یہاں تک کہ آپ اپنے گھر پہنچ جائیں اور جب آپ اپنے گھر کے کونے میں کوئی فارم دیکھیں۔ کچھ بھی بولنے سے پہلے اسے ماریں

قتادہ کہتے ہیں: جب میں مسجد سے نکلا تو وہ شاخ شعلے کی طرح چمک رہی تھی اور جب میں گھر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ سب سو رہے ہیں۔

اور ایک کونے میں کسی قسم کا جانور تھا جس کا پورا جسم تھا ...

... لمبے کانٹوں سے ڈھکا ہوا اور میں نے اسے مارنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ میرے گھر سے بھاگ گیا

اس رات قتادہ نے کانٹوں سے ڈھکے جسم میں ایک شیطان کو دیکھا۔

ایک جانور جو ایک سانپ سے ملتا جلتا ہے لیکن میری تحقیق کے مطابق؛ شیطان کی سب سے بدنام شکل ایک سیاہ کتا ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک عورت، ایک گدھا اور ایک کالا کتا اگر سامنے سے چلیں تو نماز میں خلل ڈالیں گے۔

ابو سمت کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے پوچھا کہ کالے، سرخ یا پیلے کتے میں کیا فرق ہے؟

ابوذر نے جواب دیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کالا کتا شیطان ہے۔

یعنی ایک شیطان اکثر کالے کتے کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور میری تحقیق میں مجھے کالے کتے کی شکل میں شیطانوں کے بارے میں بہت سی احادیث ملی ہیں۔

ایک سیاہ شیطان کتے کا سب سے قدیم ذکر مصر سے ملتا ہے۔

وہ "سربرس" کہلاتے تھے اور اپنے برتنوں پر اس کی تصویر کھینچتے تھے۔

اور قدیم مصری اکثر اپنے شیطانوں کے نام نمایاں طور پر سرخ سیاہی میں لکھتے تھے جو ان کے اساطیر میں شیطانوں کے اعلی مقام کو ظاہر کرتا ہے۔

اور ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ قدیم مصری لفظ کے لئے ... "شیطان" اور "پوجا شدہ رب" ایک ہی ہے

میں آپ کو ان مصریوں کے بارے میں 14 ویں باب میں تفصیل سے بتاؤں گا لیکن 1400 کی دہائی سے

آپ یورپی اخبارات میں ایک سیاہ کتے کی موجودگی کو بار بار دیکھیں گے اور کبھی کبھی 1856 میں ، ایک سیاہ کتا فرانسیسی چرچ کے اندر دیکھا جاتا ہے ...

... اگرچہ گرجا گھر کا مرکزی دروازہ بند ہے اور بعض اوقات بیلجیئم کے کھیتوں میں ایک بڑا سیاہ کتا نظر آتا ہے، جس نے ...

... کبھی کبھی اس کی گردن میں سٹیل کی زنجیر ٹوٹی ہوئی تھی، کبھی کبھی 1677 میں ، ایک بڑا سیاہ کتا "رچرڈ کیبیل" کے جنازے میں دیکھا گیا تھا جو ...

... اپنے شیطانی اعمال کی وجہ سے مشہور ایک اخبار میں "آئیل آف مین" سے ایک تفصیلی بیان تھا کہ ایک شخص کا عملہ ...

ساری رات اپنے کپتان کا انتظار کرتے رہے لیکن کپتان اگلی صبح سویرے نہیں آیا، کپتان نے آخر کار آکر ایک بڑی ...

سیاہ کتا اس کا راستہ روکتا ہے اور وہ جہاں کہیں بھی مڑ جاتا ہے ... کتا بھی مڑ گیا اور اسے گزرنے نہیں دیا

جابر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور حکم کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ...

... قتل کرنے والے کتے کا حکم، چاہے وہ کسی بیدوئی عورت کا ہی کیوں نہ ہو، لیکن بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا اور

صرف ایک سیاہ کتے کو مارنے کا حکم دیا گیا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہیں، کیونکہ وہ ایک شیطان ہے

لیکن شیطان نہ صرف جانور نظر آنے والے جنوں میں سے ہیں، بلکہ وہ بھی ہیں ... جو ہمارے لئے "پوشیدہ" ہیں

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ... ایک دفعہ نماز کے دوران ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے دیکھا۔

"میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنتوں کی لعنت تم پر ہو۔

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آخری الفاظ تین بار دہرائے لیکن پھر اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا جیسے ہوا سے کچھ پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کی تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج... ہم نے آپ سے ایک ایسی بات سنی جو ہم نے آپ سے پہلے کبھی نہیں سنی

اور آپ نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہ ایک شیطان ہے جو میرے چہرے کو آگ سے جلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

تو سب سے پہلے میں نے اس سے خطاب کیا اور ... اللہ سے پناہ مانگی

پھر میں نے اس پر لعنت کی اور پھر میں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ پیچھے ہٹ گیا۔

یا مدینہ کے بچے اس کی لاش کے ساتھ کھیلتے جو ... ایک عجیب دائرے کی طرح لگ رہا تھا

ایسا لگتا ہے کہ یہ "شعلے کے ساتھ شیطان" شیطانوں کے ایک پرٹیکل کلاس سے ہے کیونکہ ...

کیونکہ اسی طرح کا شیطان ایک اور حدیث میں آتا ہے، دوسرے واقعہ کی رات

اس واقعہ کو عبدالرحمن بن خنباش نے نقل کیا ہے کہ ایک رات شیطان...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لئے پہاڑوں سے نیچے اترنا شروع کر دیا، ایک ... ان میں سے ایک شیطان

جس کے پاس آگ کا شدید شعلہ تھا اور وہ نبی کو شعلوں سے جلانا چاہتا تھا

لیکن وہ خوفزدہ ہو گیا اور پیچھے ہٹنے لگا تو فرشتہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیا کہوں؟ فرشتے نے جواب دیا، کہو... میں اللہ کی تمام تعریفوں سے پناہ مانگتا ہوں

جس سے اس کی تخلیق کردہ ہر چیز کی برائی سے کوئی چیز نہ بھلائی سے بڑھنے کی جرأت کرتی ہے اور نہ ہی برائی سے۔

اور ہر اس چیز کے شر سے زمین میں پھیل جاتا ہے جو آسمان سے اترتا ہے اور اس میں چڑھتا ہے۔

ہر اس چیز کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور اس میں پھیلتی ہے اور دن اور رات کے فتنے سے۔

اور جو کچھ رات میں آتا ہے اس کے شر سے سوائے اس کے جو خوشخبری لے کر آتا ہے

اے مہربان! اور پھر اللہ کی مرضی سے اس شیطان کا شعلہ... کم ہو گیا

جن اور شیطان ... دونوں انسانوں کے ساتھ قریبی رابطے میں آنے کے ثابت ہیں اور اس کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔

جن میں سے ایک میں ایک شیطان کے بارے میں بتایا گیا ہے، جو ایک شخص کے سر کے پیچھے تین گانٹیں باندھ رہا ہے ... سوتے ہوئے شخص

ایک اور رپورٹ ایک شیطان کے بارے میں ہے، جو رات بھر سوئے ہوئے شخص کے ناک میں بیٹھا رہتا ہے۔

صرف یہی نہیں، بلکہ گھر میں رہنے والے شیطانوں کے بارے میں روایات موجود ہیں ...

یعنی جہاں پانچ گھر ہوں یا جہاں تین لوگ رہتے ہوں اور وہ نہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ نماز پڑھتے ہیں۔

شیطان اس جگہ پر قبضہ کر لیتے ہیں پھر سورۂ صفات آسمان میں اڑنے والے شیطانوں کے بارے میں بیان کرتی ہے۔

کہ ہماری دنیا کا آسمان ستاروں سے سجایا گیا ہے اور باغی شیطانوں سے محفوظ ہے

کہ وہ فرشتوں کو بھی نہیں سن سکتے لیکن اگر کوئی شیطان چپکے سے کچھ سن سکتا ہے

پھر ان پر ہر طرف سے جلتے ہوئے پتھروں کی بمباری کی جاتی ہے۔

عام طور پر ان جلتے ہوئے پتھروں کو شہاب ثاقب کے طور پر لیا جاتا ہے لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ ...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

یہ کافر پادری کبھی کبھی درست خبر دیتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہ ان شیطانوں کی طرف سے ہے جو آسمان کے فرشتوں سے اسے چوری کرتے ہیں۔

اور پھر اس پیغام کو کافر کاہنوں تک پہنچائیں اور اسے سو جھوٹ وں کے ساتھ ملا دیں۔

اور کافر کاہن شیطان سے یہ خبر اس طرح سنتا ہے جیسے اس کے کانوں میں ایک مرغی گھسی ہوئی ہو۔

باغی جن اور شیطان بے شک آسمان سے پرواز کرتے ہیں اور ابن عباس کے مطابق

ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا کہ یا رسول اللہ!

میں نے ایک عجیب و غریب چیز کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا ہے اور آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہا ہے اور میں بھی اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

لیکن پھر میں نے اپنے آپ پر قابو پا لیا اور بھاگ گیا ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ وہ واضح طور پر اس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنا کہا۔

کہ اللہ سب سے بڑا شکر گزار ہے کہ تم نے اپنے ایمان کی وجہ سے اس سے بات کرنے کی خواہش کو ترک کر دیا۔

اس بات کے بہت سارے ثبوت موجود ہیں کہ خواتین کے ڈیمو بھی ہیں جنہیں "شیطانا" کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر "سلسلہ صحیحہ" کی 46 ویں حدیث جس میں لفظ "شیطان" موجود ہے۔

اور پھر زید بن ارقم واش روم میں داخل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

کہ میں شیطانوں اور شیطانوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

یہ احادیث شیطانوں کے وجود کی تصدیق کرتی ہیں

لیکن کس حد تک ایک نر یا مادہ شیطان کسی عورت یا مرد انسان کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے

علماء کے درمیان اس موضوع پر بحث جاری ہے کہ اگر اس طرح کا رشتہ پروان چڑھتا ہے تو ...

کیا مادہ شیطان یا مادہ انسان، بچے کو جنم دے سکتا ہے یا نہیں؟ تاہم مجھے ایک یورپی کتاب میں خواتین شیطانوں کے بارے میں بہت ساری تفصیلات ملی ہیں ...

... 1486ء میں لکھی گئی یہ کتاب اتنی عجیب و غریب معلومات رکھتی ہے کہ میں نے پوری کتاب لکھ دی ہے۔

حالات اور پس منظر پر انیسواں باب، جس میں یہ کتاب لکھی گئی تھی، اس لیے میں ابھی اس کتاب کے بارے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔

تاریخ میں شیطانوں کا تصور اتنا ہی پرانا ہے جتنا خود عراق میں تاریخ، میسوپوٹیمیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔

5000 سال پہلے ، "ایک غیر مرئی وجود" کے بارے میں بھی بات کرنا جو انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہے

قدیم مصری بھی "پوشیدہ لوگوں" کے بارے میں بات کرتے ہیں جو گمراہ تھے

اور انہوں نے ان سے حفاظت کے لئے جادو ایجاد کیے کیونکہ وہ ایمان لائے تھے ...

وہ "پوشیدہ شیطان" بیماری، طاعون اور یہاں تک کہ موت کے ذمہ دار ہیں اور مصریوں نے اس معلومات کو بڑی تفصیل کے ساتھ اپنے ہائروگلف میں چھوڑ دیا ہے۔

جس کے بارے میں میں آپ کو تیرہویں باب میں بتاؤں گا کہ عیسائی اور یہودی بھی شیطانوں کے بارے میں اہم تفصیل سے بات کرتے ہیں۔

وہ ایک شیطان کے بارے میں بات کرتے ہیں جو پانی کے برتنوں میں بیٹھتا ہے اور پینے والے کو بیجر کرتا ہے۔

تلمودی ادب میں ایک "اشمدیوا" کا ذکر ایک شیطان کے طور پر کیا گیا ہے جو دعوی کرتا ہے ...

ایک شہزادہ اور اتنا بوڑھا ہونے کا دعوی کرتا ہے کہ ...

اس نے حضرت نوح علیہ السلام کا عظیم سیلاب دیکھا ہے لیکن جدید عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے ...

ہمیں شیطانوں کی ایک عجیب و غریب وضاحت دیکھنے کو ملتی ہے جن میں نکی دانت، نکی دم اور ...

... اس کے ہاتھ میں ایک ترشول یا بکری کی شکل میں ایک شیطان

یہ تصاویر یونانی اساطیر کے کرداروں سے چلائی جاتی ہیں مثال کے طور پر پین ... جو بکری سے ملتا جلتا کردار ہے

یا پوزیڈن، جو اپنے ہاتھوں یا شہد کی مکھیوں میں آگ کا تریشور تھامے ہوئے ہے، جس کے بال آگ کی شکل میں ہیں۔

یہ تصاویر ایسے کرداروں سے لی گئی ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ادب ... دنیا بھر سے ...

... بہت سے مختلف شیطانوں کی وضاحت سے بھرا ہوا ہے، اور آپ کی دلچسپی کے لئے

میں آپ کو ان میں سے کچھ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہند پاک میں ایک عام لفظ ہے جسے "دیو" کہا جاتا ہے۔

میں اور آپ بچپن سے اس کی کہانیاں سنتے آ رہے ہیں لیکن اس لفظ کی اصل اصل 2500 سال پرانی ہے۔

جب قدیم فارس میں زرتشتی مذہب رائج تھا تو میں نے قدیم فارس میں ایک قدیم زرتشتی لفظ "دیوا" کا مشاہدہ کیا۔

جو ایک خاص ترتیب کی وضاحت کرنے کے لئے استعمال کیا گیا تھا ... شیطانوں کا ایک خاص طبقہ

شیطانوں کا ایک طبقہ جو جسمانی طور پر انتہائی طاقتور ہے

نویں صدی عیسوی میں شاہ محمود غزنوی کے شاعر فردوس نے ایک افسانہ لکھا تھا۔

اسے "بادشاہوں کی کتاب" کہا جاتا ہے اور اس نے "دیو" کے تصور پر کچھ انتہائی دلچسپ تفصیلات لکھی ہیں۔

ایک شیطان کے بارے میں جسے "سفید شیطان" کہا جاتا ہے

جسے آخر کار رستم نے شکست دے دی۔

اسی طرح افریقی ثقافتوں میں شیطانوں کا ایک اور طاقتور سلسلہ جسے "ہافا اور مالفا" کہا جاتا ہے بڑی تفصیل کے ساتھ پایا جا سکتا ہے۔

یا قدیم ہندوستان میں "پشاج" اور "رکھ شیش" کے تصورات دنیا میں ایسی کوئی ثقافت نہیں ہے جس نے شیطانوں کے تصور کو جنم نہ دیا ہو۔

جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک انسان پیدا کرنے جا رہا ہوں... سیاہ رنگ کی کیچڑ

جب میں اسے مکمل کرتا ہوں اور اس میں روح پھونک دیتا ہوں ... تم سب اس کے سامنے سجدہ کرو گے

اور سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلوں کے کیونکہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں سے ہونے سے انکار کر دیا۔

یہ واقعہ قرآن مجید میں کم از کم سات مرتبہ ذکر ہوا ہے لیکن صرف سورۂ کہف میں یہ ہے... ذکر کیا کہ ایبلز ...

درحقیقت وہ ایک جن تھا جسے "سموم" سے پیدا کیا گیا تھا جو گرم ہواؤں کی آگ سے پیدا کیا گیا تھا۔

جس نے اللہ تعالیٰ سے بغاوت کی تو اسے عذاب کے طور پر آسمان سے نکال دیا گیا۔

جس پر اس نے قسم کھائی۔ کہ وہ آخری وقت تک انسان کا دشمن رہے گا

لفظ "ابلیس" بنیادی لفظ "بالاس" ہے جس کا مطلب ابدی غم ہے لیکن مثال کے طور پر اس جن کے اور بھی بہت سے نام ہیں۔

ابوکرؓ کا مطلب ہے مصائب کا باپ، اللہ کا دشمن۔

ابو قردوس، جس کا مطلب ہے وہ جو لوگوں کو عزازل، الحکم کو کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔

زمین کا مالک، کاشت کار وہ جن تھے جنہوں نے سرکش جنوں کو انسانوں کے سامنے جنگلوں اور جزیروں کی طرف دھکیل دیا۔

اور قرآن مجید میں اس کا ذکر گیارہ بار آیا ہے جب اسے آسمان سے نکال دیا گیا۔ اسے عراق کے "بصرہ" کے قریب پھینک دیا گیا تھا۔

اور ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ اترتے وقت ان کی انگلیاں ایک دوسرے میں جکڑ ی ہوئی تھیں۔

اور ان کی نظریں آسمان کی طرف جمی ہوئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنا تخت پانی کے اوپر رکھا ہے۔

اور ہر وہ چیز کھاتا ہے جس پر اللہ کا نام قرآن کے مطابق نہیں پڑھا جاتا۔ یہ وہ جن ہے جو ہم سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے

اور اللہ کے سامنے انہوں نے کہا تھا کہ ... کیونکہ تو نے مٹی سے بنے اس انسان کی وجہ سے مجھے گمراہ کیا ہے

میں بھی اس انسان کو گمراہ کر دوں گا، اس نے بھی اللہ سے کہا۔ کہ میں تیری سب سے بڑی عظمت کی قسم کھاتا ہوں

جب تک وہ زندہ ہیں میں سورۂ اعراف کے مطابق حملہ کرتا رہوں گا، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ...

میں اس کے سامنے اور پیچھے سے اور اس کے دائیں اور بائیں سے حملہ کروں گا اور قیامت تک تم سے مہلت مانگتا ہوں۔

سورۂ سعد اور اعراف کے مطابق؛ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

آپ کو سورۂ حجر میں مہلت دی گئی ہے لیکن قیامت تک آپ کو سزا دی جاتی ہے۔

تم میری مخلوق پر کبھی غلبہ حاصل نہیں کر سکتے سوائے ان لوگوں کے جو اس کی تلاش میں ہیں سورۂ اسراء

تم اپنی پکار سے انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہو

سورۂ سعد جو ان میں سے ہو گا وہ تمہاری پیروی کرے گا۔ تمہاری قیادت میں جہنم میں بھیجے جائیں گے

اور مسند میں ایک حدیث کے مطابق احمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ... میں بھی اپنی اعلیٰ عظمت کی قسم کھاتا ہوں۔ جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے

میں انہیں معاف کرتا رہوں گا اگر آپ نے اس ساری گفتگو کی طاقت محسوس کی؟

جب بھی میں وہ الفاظ لکھتا ہوں جو اس کے ذریعہ کہے گئے تھے ...

اللہ خود... حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے دل میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں

اس گفتگو پر توجہ دیں تو آپ دیکھیں گے کہ کس طرح ... کوئی ہمیں اپنی دشمنی میں تباہ کرنا چاہتا ہے

اور دوسرا ہمیں اس دن معاف کرتا رہا، ابلیس نامی جنوں کو مہلت دی گئی۔

اور اس کا پہلا حملہ اسی انسان کے خلاف تھا ... جس کے سامنے اس نے جھکنے سے انکار کر دیا

حضرت آدم علیہ السلام کی سورۂ طحہ کے مطابق یہ حملہ اس کی شکل میں تھا۔

... آدم علیہ السلام کے دل میں ایک برا ارادہ پیدا ہوا کہ کیا تم ایک ایسے درخت کے بارے میں جاننا چاہتے ہو جو تمہیں ہمیشہ کی زندگی دے گا؟

اور ایک ایسی بادشاہت کی جو کبھی ختم نہیں ہوگی ؟ سورۂ اعراف اور ایک درخت جو تمہیں فرشتہ بنا دے گا

یہ کتنا طاقتور فتنہ تھا یہ کتنا طاقتور حملہ تھا یہ ایک فتنہ تھا جو اب بھی ہمارے اندر زندہ ہے۔

ایک ابدی زندگی ایک کبھی نہ ختم ہونے والی بادشاہت ایک فتنہ ہے جو اب بھی بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں چمک کا سبب بنتا ہے

لیکن اسے ان کمزوریوں کا علم کیسے ہوا ؟

کیونکہ حدیث کے مطابق؛ جب اللہ نے آدم کے جسم کو پیدا کیا...

جب تک وہ چاہتا تھا اسے وہاں رہنے دیتا تھا اور ابلیس آدم کے جسم کو گھیر لیتے تھے۔

یہ جاننے کے لئے کہ یہ کیا ہے اور جب اسے پتہ چلا کہ جسم اندر سے کھوکھلا ہے، تو اسے فوری طور پر پتہ چل گیا کہ ...

یہ ایک تخلیق ہوگی، جو اپنے آپ کو کنٹرول کرنے سے قاصر ہے اور اس کے بعد سے؛ یہ جن ہمارا بدترین دشمن رہا ہے

اس نے آدم اور حوا کو عدن کے باغ سے اس طرح بے دخل کیا کہ ... کہ اس نے انہیں ان کے کپڑے بھی کھو نے پر مجبور کر دیا

اور وہ اور اس کی صفیں ... ہمیں ایک جگہ سے دیکھ رہے ہیں۔ جسے ہم نہیں دیکھ سکتے

ابلیس لوگوں کے پاس نہیں جاتا، وہ ان کے ارد گرد ایک خوبصورت جال بناتا ہے

وہ اسٹیج کو ہماری پسندیدہ چیزوں کی شکل میں جالوں سے بھرا ہوا مرحلہ بناتا ہے، وہ ہمیں ہماری گہری، تاریک ترین خواہشات کی شکل میں پھنسادیتا ہے۔

اس کے کچھ جالوں کی وضاحت کی گئی ہے ... حافظ ابو بکر بن ابی دنیا رحمۃ اللہ علیہ

ابن قیم کے نام سے بھی مشہور، اپنی کتاب "شیطانوں کے جال" میں

بدقسمتی; اس کتاب کا ابھی تک اردو میں ترجمہ نہیں ہوا ہے۔

اس کا ہم پر بدترین حملہ، ہماری کمزوری کی حالت میں ہوتا ہے

یعنی وہ حالت جہاں ہم اپنے جذبات پر غلبہ رکھتے ہیں، احساس کمتری، انتہائی محبت

شدید نفرت غصہ، افسردگی، عدم تحفظ یا ہوس

ہم ان جذبات کے دوران اس کے حملوں کا بہت آسان ہدف ہیں اور یہ جن، ہمارے بدترین دشمن کے طور پر ...

اپنے آخری حملے کا ارتکاب کرتا ہے ... ہماری موت کے وقت ایک جرمن کتاب موجود ہے جس کا نام "داس اسلامی توٹن بک" ہے۔

یعنی "مرنے والوں کی اسلامی کتاب" اس کتاب میں لوگوں کی موت کے قریب کے تجربات اور ...

مثال کے طور پر اس کتاب میں کچھ واقعی عجیب و غریب رپورٹس ہیں ...

ایسی اطلاعات ہیں کہ ایک مرتے ہوئے شخص کو ایک نامعلوم چہرہ نظر آ رہا ہے اور وہ اسے ایک گلاس پانی لا رہا ہے۔

اور مرتے ہوئے شخص کو پیش کرتا ہے ... یہ کہتے ہوئے کہ میں تمہیں یہ پانی دوں گا

لیکن صرف اس وقت جب تم اعلان کرو کہ کوئی معبود نہیں

یا تم دو معبودوں کا اعلان کرتے ہو یا یہ اعلان کرتے ہو کہ نبی نے تم سے جھوٹ بولا۔

میری تحقیق میں; میں نے تقریبا ہر ثقافت میں ابلیس نامی اس جن کے نشان ات پائے۔

لیکن عجیب بات ہے۔ اگر ایک ثقافت اسے ولن سمجھتی ہے

ایسا لگتا ہے کہ دوسری ثقافت ایک ہی وقت میں اس کی پوجا کرتی ہے۔

میں آپ کو قدیم عراق اور میسوپوٹیمیا میں ایک مثال دوں گا ... "لاماستو" نامی ایک خطرناک شیطان کے نشانات موجود ہیں۔

جو بچوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور خواتین کو اسقاط حمل کا سبب بنتا ہے۔

لیکن وہی لاماستو قدیم ایران میں "لامہ" کہلانے والے ایک غذا کے طور پر نظر آتا ہے۔

درحقیقت، آج بھی، یہ لامہ ... قدیم ایرانی تہذیب کی علامت ہے

اسی طرح پروں والا بیل، اسی قدیم ایران میں "اہورہ مزدا" کی پوجا کی جاتی تھی۔

وہی اہورا، نام میں تھوڑا سا فرق کے ساتھ ... قدیم ہندوستانی تہذیب میں ایک شیطان دکھائی دیتا ہے

جن کے پیروکار آج بھی زندہ ہیں اور آج بھی "اگھوری" کہلاتے ہیں۔

ہمارے گہرے فتنے، جن کے لیے ہم تمام حدیں پار کرنے کو تیار ہوں گے

اسے ابلیس اپنے جال کے طور پر استعمال کرے گا وہاں سولہویں صدی کا ایک موسیقار تھا جسے کہا جاتا تھا۔

جنون کی حد تک موسیقی ترتیب دینے کا شوق رکھنے والے جوزیپ تارتینی نے کچھ بہت مشہور دھنیں تیار کیں۔

ان میں سے ایک جوزپ نے اپنے آخری دنوں میں لکھا تھا کہ شیطانوں نے مجھے اپنے تحفوں میں یہ دھن دی تھی۔

ایک مذہبی اسکالر کے لئے، وہ اپنے علم پر فخر کی شکل میں ظاہر ہوسکتا ہے جیسا کہ پوپ فرانسس نے ایک بار کہا تھا ...

کہ شیطان ... وہ بہت ذہین ہے وہ مذہب کو بہت سے مذہبی علماء سے زیادہ جانتا ہے

جدید دور میں ... جہاں ایمان داروں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔

ایبلز بغاوت کی علامت "آزادی" کی علامت کے طور پر نمودار ہوئے۔

آزادی کی علامت اور جدید دور میں بھی ایک ایسی جگہ ہے جہاں اس کی پوجا کی جا رہی ہے۔

ایران، عراق اور ترکی کی سرحدوں کے درمیان ایک قبیلہ ہے جسے "یزیدی" کہا جاتا ہے، آپ نے 2014 میں ان کے بارے میں بہت کچھ سنا ہوگا۔

ان کے صحیفوں میں سے ایک کو "روشنی کی کتاب" کہا جاتا ہے جس کے مصنف کو "مور کا مالک" کہا جاتا ہے۔

"مور بادشاہ" لیکن اس مور بادشاہ کو ایک فرشتہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو ...

... انسان کے سامنے جھکنے سے انکار

مور کو اس کی صلاحیت کی وجہ سے تمام ثقافتوں میں دوبارہ ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے ...

گرنے کے بعد اس کے پروں کو دوبارہ اگانا ... ایک نئی زندگی ایک ہمیشہ کے لئے بڑھتی ہوئی، ابدی زندگی

لیکن مور ایک اور وجہ سے بھی اہم ہے، بائبل کے مطابق، یہ دراصل مور تھا

جس کو ابلیس نے لالچ دیا تھا کہ سب کچھ ایک دن ختم ہو جائے گا، یہاں تک کہ تمہاری خوبصورتی بھی

اور اس کے خوف سے مور اسے عدن کے باغ میں لے جانے پر راضی ہو گیا تاکہ یہ بھی ... ابدی زندگی کے درخت سے کھا سکتے ہیں

اسی مور بادشاہ کا ظہور ایک اور یزیدی کتاب "پتنگبا کلوے" میں ہوتا ہے جس کا مطلب ہے "وحی کی یزیدی کتاب" جس میں وہ اپنی ذات کے بارے میں لکھتا ہے کہ ...

میں وہاں تھا جب آدم عدن میں رہتا تھا میں وہاں تھا جب بڑا سیلاب آیا تو میں وہاں تھا جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب قدیم ایرانیوں کے پیغمبر فوت ہوئے تو وہ ابلیس تھے۔

جس نے انہیں 18 ویں صدی میں میکسیکو میں آگ کی پوجا کرنے پر مجبور کیا ، لوگوں کا ایک گروہ تیزی سے پھلنے پھولنے لگا ...

"لا سانتا مورٹے" کے پیروکار اور ہڈیوں کے ساتھ ایک دن گزارتے تھے

جسے "مردہ کا دن" کہا جاتا ہے، بظاہر ایک بے ضرر جشن لیکن ...

مقبول ثقافت میں ہڈیوں کو شیطان یا بری روحوں کی جسمانی پیش کش سمجھا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سب سے برے شیطان "ڈائبولوس" کے لئے یونانی لفظ ایک ...

... عربی لفظ "ابلیس" اور ڈائبولوس کے لغوی معنی ہیں "وہ جو شدید الفاظ استعمال کرتا ہے"۔

اس جن کا نام ابلیس ہے... وہ اتنا ہی حقیقی ہے جتنا میں اور تم

نہ تو وہ عرب قوم سے تعلق رکھنے والا کردار ہے اور نہ ہی وہ "برے" کا نام ہے۔

وہ ایک حقیقی اور انتہائی طاقتور جن ہے جو ہر قسم کے جنوں میں انسانوں کا بدترین دشمن ہے ...

لیکن آخر وہ اتنا طاقتور کیوں ہے؟ ہمیں یہ سوال ضرور پوچھنا چاہیے کہ شاید یہ جن اتنا طاقتور نہ ہوتا اگر

اس کا ہدف اتنا کمزور نہیں تھا اور اس کا ہدف ہے ... انسان کا دل

سورہ معراج انسان، بہت کمزور دل کے ساتھ بنائی گئی ہے

اور اگر انسان کا دل "بھولنے" میں مشغول ہو جائے تو اسے "سرگوشی کرنے والے کی برائیاں" کہا جاتا ہے۔

وہی بھولنے کی بات جو سورۂ یوسف میں مذکور ہے کہ... سرگوشی کرنے والے نے جیل میں یوسف کے ساتھی کے دل میں بھول جانے کا جذبہ ڈال دیا

جس کی وجہ سے یوسف کو کئی سال جیل میں گزارنے پڑے لیکن اس بھولنے کا ایک حل موجود ہے جو ہمیں سورۂ کہف میں دیا گیا ہے۔

اپنے رب کو یاد کرو، جب تم اس جن اور اس کی قدرت کو بھول جاؤ تو اللہ کی یاد کے خلاف کوئی معنی نہیں رکھتا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے!

کبھی کبھی میں قرآن بھول جاتا ہوں، اور وہ کہتا ہے کہ نبی، پھر میرے سینے پر ہاتھ رکھا... اور کہا: اے شیطان!

عثمان کے دل سے نکل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل تین بار کیا اور عثمان کہتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد...

میں جب بھی کوئی سورت یاد کرنا چاہتا تھا تو اسے کبھی نہیں بھولتا تھا۔

میں نے آپ کو شروع میں بتایا تھا کہ ابلیس نامی یہ جن آگ سے بنا ہے جو اس کی انا اور غرور کی وجہ تھی کہ اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

اور پھر اسے مہلت دی گئی لیکن آخر کار اسے دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے گا، لیکن کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ ...

آگ ایک اور آگ کو کیا نقصان پہنچا سکتی ہے؟ اس کا جواب سورۂ ضعر کی تیرہویں آیت میں ہے کہ نہ تو جلتا ہوا سورج انہیں چھوئے گا۔

... نہ ہی زم حریر" اور آٹھویں صدی کے عراقی عالم عبداللہ بن محمد لکھتے ہیں کہ زم حیر ...

ناقابل تصور ٹھنڈی سردی ہے یہ ایک قسم کی سردی ہے، جسے ہمارا دماغ سمجھ نہیں سکتا۔

ہمارے لئے یہ سمجھنا ناممکن ہے کہ کیا یہ جن اسی زمریر کے پاس جائے گا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن وہ دن آنے تک

اس جن نے کئی شکلوں میں شدید حملہ کیا ہے، آپ میں سے بہت سے لوگوں نے ابن سید کے بارے میں سنا ہوگا، جو ایک انتہائی پراسرار اور ...

... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ایک مشکوک کردار

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن سید سے ہوئی۔

اس وقت ابوبکر اور عمر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جو دنیا کے تین سرکردہ لوگ تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن سعد سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

لیکن اس کے جواب میں انہوں نے یہی سوال کیا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا نبی ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کے بھیجے ہوئے صحیفوں پر ایمان لاتا ہوں۔

اے ابن سعد تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں پانی کے اوپر ایک تخت تیرتا ہوا دیکھتا ہوں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی نوع انسان کے تخت کو پانی کے اوپر تیرتے ہوئے دیکھ رہے ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اور کیا دیکھتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ میں دو ایماندار اور ایک بددیانت یا دو بددیانت اور ایک ایماندار دیکھتا ہوں۔

جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے سامنے معاملات الجھائے گئے ہیں۔

اسے اکیلا چھوڑ دو یہ جن جس کا نام ابلیس رکھا گیا ہے وہ آدم کے دشمن کا بیٹا ہے جس دن سے وہ پیدا ہوا تھا۔

اور وہ اب بھی آخری دن تک دشمن رہے گا، وہ اب بھی وہاں موجود ہے، کہیں پانی پر اپنے تخت پر بیٹھا ہے۔

ہمارے خلاف نفرت سے بھرا ہوا ہے جو ہمیں گمراہ کرنا چاہتا ہے اور اللہ کی سب سے بڑی نعمت کی قسم کھا رہا ہے

جب تک ہماری روح ہمارے جسم کے اندر رہتی ہے وہ اپنے حملوں کو کبھی پکڑ نہیں پائے گا۔

باب کے اس حصے میں "جنوں کی پوشیدہ دنیا" کے بارے میں میں آپ کو ایک خاص قسم کے جن کے بارے میں بتاؤں گا جو اب بھی ہمارے ساتھ ہمیشہ موجود رہتا ہے ...

جیسا کہ میں بول رہا ہوں اور جیسا کہ آپ ہمارے آس پاس کہیں سن رہے ہیں، ہمیں دیکھ رہے ہیں

ایک جن جسے اس کے عام نام "ڈوپلگینگر" سے جانا جاتا ہے لیکن وہ کون ہے؟ کیا واقعی ایسا جن موجود ہے؟

کیا وہ ہم پر کسی طرح اثر انداز ہوتا ہے؟ اور ایک اہم سوال یہ ہے کہ وہ ہم میں اپنی ذات کا اظہار کیسے کرتا ہے۔

لیکن میں آپ کو اس باب میں ایک اور اہم موضوع کے بارے میں بتاؤں گا ... جنوں کا قبضہ، کیا ممکن ہے؟

لیکن اس سے پہلے، جب ہم روزمرہ زندگی میں اس کے بارے میں بات کرتے ہیں تو میں "ڈوپلگینگر" یا حمزہ کے بارے میں بات کروں گا.

ہم اکثر اپنے جڑواں بچوں کا تصور کرتے ہیں، کوئی ایسا شخص جو ہماری طرح نظر آتا ہے، ہمارا ایک اور ورژن

جو پوشیدہ ہے لیکن ہمیشہ ہمارے ساتھ موجود رہتا ہے حمزہ اصل میں فارسی کا لفظ ہے ، جس کا اردو میں مطلب ہے ...

ایک غیر مرئی وزن، جس کے اصل ماخذ کی تلاش میں ہر کوئی مجھے 700 سال پہلے لکھی گئی ایک نظم لے گیا ...

"ایک ہزار اور ایک راتیں" جہاں یہ لفظ "ایک غیر مرئی ساتھی" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اس لفظ کا ایک اور استعمال 900 سال پرانے ادب "چار مقالہ جات" میں ظاہر ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ...

اس کی اصل جڑ دراصل اسلام سے بھی پہلے کی ہے جب خانہ کعبہ کے اندر بت رکھے گئے تھے اور اس سے لٹکا ہوا ایک مجسمہ لٹکا ہوا تھا۔

... کعبہ کی دیوار سات طویل داستانوں پر مشتمل ہے۔

یہ نظمیں امرو بن العاص نے صاف ستھرے اور روانی سے لکھی ہیں...

... کلاسیکی عربی اور چونکہ انہیں کعبہ کی دیوار پر لٹکایا گیا تھا ، لہذا انہیں "معلقات" کہا جاتا تھا جس کا مطلب لٹکا ہوا ہے۔

آج تک صرف چار نظمیں باقی رہ گئی ہیں اور ان میں سے ایک میں یہ لفظ ہے ...

... کہ عربوں کا خوف ... ہمارے دشمنوں کے ساتھ "قرین" اور "قرین" کا یہ لفظ ہے ...

یہ ایک عربی لفظ ہے، جو فارسی کے لفظ "حمزہ" کے برابر ہے جس کا مطلب ہے "ایک غیر مرئی ساتھی جو ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

عربی زبان میں ، قارین کو "دو جڑواں بچوں میں سے ایک" یا صرف ... "ایک نظر نہ آنے والا جڑواں"

ایک غیر مرئی وزن، جسے ہر کوئی اٹھاتا ہے، اس سے ایک بات واضح ہوجاتی ہے کہ حمزہ یا قرین کا تصور بہت پرانا ہے۔

لیکن کیا ہمارے دین کا اس پر کچھ کہنا ہے ؟ سورۂ صفا کی پچاسویں آیت کے بعد سے دو لوگوں کی گفتگو ہوئی ہے۔

جنت، اور دونوں میں سے ایک کہتا ہے ... میرے لئے ایک قرین تھا

کون مجھ سے پوچھتا تھا، کیا تم واقعی اس سب پر یقین رکھتے ہو؟ کہ کیا واقعی کوئی آخرت ہو گی ؟

اسی آیات میں وہ پوچھتے ہیں کہ کیا آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ میری قارین اب کہاں ہے؟

اور پھر وہ اسے دوزخ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھیں گے، ممکن ہے کہ یہ لفظ قارین کسی انسانی ساتھی کے لیے استعمال ہوا ہو۔

لیکن اسی لفظ قرین کو سورۂ زخروف میں بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

کہ جو شخص اللہ کی یاد سے گمراہ ہو... ہم اس پر ایک شیطان مقرر کرتے ہیں جو اس کا قارین ہے

وہ انہیں سیدھے راستے پر چلنے سے روکتا ہے لیکن وہ فرض کرتے ہیں کہ وہ صحیح راستے پر ہیں، اس دن تک جب وہ ہمارے پاس واپس آئے گا۔

وہ کہے گا کہ کاش میرے اور میرے قارین کے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔

یہ آیات قارین نامی کسی قسم کی ہستی کے وجود کو ثابت کرتی ہیں۔

اور ہم پر مامور ہے اور ہمیں گمراہ کرنا چاہتا ہے لیکن اس بات کا ثبوت کہاں ہے کہ ہمارا یہ ساتھی جنوں میں سے ہے ؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

... انسان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جسے جنوں میں سے تفویض نہ کیا گیا ہو... اس کے لئے ایک ساتھی

اور ایک بار پھر اس حدیث میں جنوں میں سے ہمارے صحابی کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ "قرین" ہے۔

جنوں میں سے ایک پوشیدہ ساتھی جو ہمیشہ اسے برائی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ بھی آپ کے ساتھ ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہاں میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے مجھ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا

اور اب وہ مجھے اچھی بات کے سوا کچھ نہیں بتاتا، مسند احمد کی ایک اور حدیث

کہ یہ وہی قارین ہیں جو ہمیں عبادت گزار انسان کے راستے پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

اب دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے حمزہ یا قارین دراصل ہم پر اثر انداز ہو سکتے ہیں؟ یا یہ ہمارے جسم کو کنٹرول کر سکتا ہے؟

میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ ان شیطانوں کا ہدف ہمارا سب سے کمزور حصہ ہے ...

... مطلب، ہمارا دل اور اس کا آلہ ہمارے دلوں میں خیالات اور مفروضات ڈالنا ہے، ہمیں ناراض کرنا ہے.

ہمارے ذہنوں سے کھیلنا اور اس کے حملوں کی پہلی نشانی ناپاک اور گناہ بھرے خیالات ہیں۔

خودکشی کے خیالات، زندہ چیزوں کو تکلیف پہنچانے جیسے خیالات خراب خیالات اور خیالات جو آپ کو خوفناک شرمندگی کا سبب بن سکتے ہیں

آپ اس طرح کے خیالات کی شدت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس باب کو لکھتے وقت ...

ایک انٹرویو کے دوران، کسی نے مجھ سے اعتراف کیا کہ ... جب بھی وہ کسی زندہ چیز کو دیکھتا ہے تو اس کی گردن کاٹنا چاہتا ہے۔

ایک اور انٹرویو کے دوران، کسی نے مجھ سے اعتراف کیا کہ وہ اکثر تصور کرتا ہے ... اس کے سر پر بندوق رکھ کر ٹریگر کھینچ رہا ہے

اور کچھ اعترافات اتنے خوفناک اور سنجیدہ نوعیت کے تھے کہ ... ان کے بارے میں بات کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

قارین کے اس طرح کے نفسیاتی حملے ہماری کمزوری کی حالت میں اپنے بدترین دور میں ہوتے ہیں۔

انتہائی خوشی، شدید تناؤ اور غصہ انتہائی خوف

نیند اور جاگنے کے درمیان منتقلی ، جسے "ٹرانس" بھی کہا جاتا ہے ، یہ حالتیں اس پر حملہ کرنے کے لئے مثالی ہیں لیکن ہمیشہ ایک بات یاد رکھیں۔

قارین کے حملے اور طبی بیماری کے درمیان فرق کرنا بہت مشکل ہے۔

اور میں آپ کو ان کے درمیان فرق سکھانا ضروری سمجھتا ہوں

ایک سنگین نفسیاتی بیماری ہے جسے "ڈی آئی ڈی" ڈیسوسیایٹو آئیڈینٹٹی ڈس آرڈر کہا جاتا ہے۔

اس حالت میں، موضوع بہت سی شخصیات کو فروغ دیتا ہے اور ہر شخصیت کی ایک منفرد شناخت، نام اور عمر ہوتی ہے ...

ہر شخصیت کی ایک منفرد آواز بھی ہوسکتی ہے

اس حالت میں ، ہر شخصیت کو "تبدیلی" کہا جاتا ہے اور ایک تبدیلی سے دوسری تبدیلی میں منتقل ہوتا ہے۔

جب بھی کوئی مریض دو تبدیلیوں کے درمیان سوئچ کرتا ہے تو اسے "سوئچ" کہا جاتا ہے۔

اس کی اصل شخصیت جسے "میزبان" کہا جاتا ہے، غیر فعال ہو جاتی ہے۔

اس کی تبدیلی اس کی پوری شخصیت پر مکمل طور پر قبضہ کر لیتی ہے اور یہی حالت ہم اکثر کرتے ہیں۔

صفت "شیطانی ملکیت" اور ایک عام شخص کے لئے

ان نشانیوں کو شیطانی ملکیت کے طور پر غلط طور پر سمجھنا عام بات ہے کیونکہ کسی بھی تبدیلی میں

میزبان اتنا عجیب ہو جاتا ہے کہ ... وہ اچانک رو سکتا ہے اور مایوس ہو سکتا ہے

لیکن اگلے لمحے ایک لمحے میں ہنس سکتا ہے، وہ بچگانہ برتاؤ کر سکتا ہے لیکن اگلے ہی لمحے وہ آپ پر حملہ بھی کر سکتا ہے۔

ایک لمحے، وہ آپ کو مہربانی سے کچھ سمجھا رہا ہوگا اور اگلے ہی لمحے، وہ آپ پر مایوسی سے پھٹ سکتا ہے.

میری رائے میں ، اگر آپ کسی کو ڈی آئی ڈی کے ساتھ دیکھتے ہیں اگر آپ اسے دو تبدیلیوں کے درمیان سوئچ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ، آپ اسے آسانی سے لے لیں گے ...

... شیطانی حالت کے طور پر اس حالت کے پیدا ہونے کی بنیادی وجہ

یہ بچپن کی زیادتی ہے لیکن چونکہ یہ باب ڈی آئی ڈی کے بارے میں نہیں ہے ، لہذا میں اس کی تفصیلات میں زیادہ نہیں جا رہا ہوں۔

میں آپ کو صرف بنیادی معلومات دے رہا ہوں اور اب میں قارین کے بارے میں دوبارہ بات کرنے جا رہا ہوں اور اس پر تبادلہ خیال کروں گا ...

... شیطانی قبضے اور ڈی آئی ڈی کے درمیان فرق

دونوں کے درمیان فرق کرنے کا کلیدی طریقہ میموری ٹیسٹ انجام دینا ہے۔

ڈی آئی ڈی مریض اپنی یادداشت میں نمایاں کمی محسوس کرے گا جس کا مطلب ہے کہ حملے سے پہلے اس کی یادداشت کے پچھلے چند گھنٹے غائب ہوجائیں گے۔

کیونکہ ایک تبدیلی ایک مختلف تبدیلی کی میموری کو رجسٹر نہیں کرتی ہے۔

لیکن اگر آپ کی قارین آپ کے ذہن میں خیالات پر خیالات ڈال رہی ہیں ... آپ کا دماغ اسے رجسٹر اور اسٹور کرے گا

دوسرا طریقہ آواز میں اختلافات کا مشاہدہ کرنا ہے اگرچہ یہ ہمیشہ ضروری نہیں ہوتا ہے لیکن ... ڈی آئی ڈی مریض کی آواز تبدیل ہوتی ہے

اور اگرچہ اس طرح کی رپورٹس شاذ و نادر ہیں لیکن یہ بتایا گیا ہے کہ ڈی آئی ڈی مریض ...

ایک ہی وقت میں دو مختلف آوازوں میں بولنا

یہ عجیب لگتا ہے لیکن یہ ناممکن نہیں ہے کیونکہ آواز جو ہمارے وائس باکس سے آتی ہے

8 سے 10 مختلف نوٹوں پر مشتمل ہے ، جن میں سے ہر ایک کو کہا جاتا ہے ... ایک ہارمونک

اور یہ تمام ہارمونکس ہماری آواز تخلیق کرتے ہیں

اب ڈی آئی ڈی کے مریض کی پہلی آواز بچے سے ملتی جلتی ہو سکتی ہے اور دوسری آواز کسی مرد سے ملتی جلتی ہو سکتی ہے۔

لیکن کبھی کبھی، اگر کوئی تبدیل ہوتا ہے تو ایک خوفناک واقعہ پیش آتا ہے ...

کامیابی کے ساتھ ایک اور تبدیلی میں تبدیل نہیں ہوتا ہے ... یہ کبھی کبھی ایک خوفناک نتائج کے ساتھ ختم ہوتا ہے

کہ میزبان ایک ہی وقت میں ایک بچے اور ایک مرد کی آواز میں بولنا شروع کر دیتا ہے

کیونکہ اس وقت میزبان کے تمام ہارمونکس ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔

جس کا مطلب ہے کہ میزبان ایک آدمی کی گہری آواز میں بات کر سکتا ہے اور ... ایک ہی وقت میں متوازی

ہو سکتا ہے کہ وہ اونچی آواز میں بات کرے۔

یہ ایک ایسا عجیب، حیرت انگیز اور پراسرار مظاہر ہے کہ آج ... بہت سے لوگ اپنے آپ کو تربیت دیتے ہیں

اپنی مرضی کے مطابق اپنے ہارمونکس کو الگ کرنے کے قابل ہونا

مثال کے طور پر "نیسٹر کورنبلم" کی ایک ویڈیو ہے جسے "حیرت انگیز فضل" کہا جاتا ہے جس میں وہ کامیابی کے ساتھ اپنی آواز کے دو ہارمونکس کو الگ کرتا ہے۔

لیکن اگر آپ ایک ہی وقت میں کسی مرد اور ایک بچے کی آواز کا تصور کرتے ہیں

ایک ہی وقت میں ہنسنا اور رونا اور ایک ہی وقت میں آپ پر حملہ کرنا

یہ فرض کرنا کہ وہ شیطانوں کے قبضے میں ہے، کسی بھی انسان کا پہلا رد عمل ہوگا۔

اب ایک اہم سوال یہ ہے کہ کچھ لوگ قارین سے متاثر کیوں ہوتے ہیں

دوسرے لوگوں سے زیادہ؟ اس کا جواب سورۂ شرع میں ہے۔

''کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ شیطانوں نے کس پر قبضہ کر لیا ہے؟'' وہ تمام جھوٹے اور بدبختوں کو پکڑ لیتے ہیں۔

لیکن جھوٹ کی کیا اہمیت ہے؟ یہ اصل سوال ہے کہ شیطان ایک جھوٹے کو دوسرے سے زیادہ متاثر کیوں کرتے ہیں؟

دراصل اس کا سائنسی جواب 2016 میں یونیورسٹی کالج آف لندن نے دیا تھا۔

"جھوٹ" کے بارے میں ایک تحقیقی مقالہ شائع کیا گیا جس میں انہوں نے دریافت کیا کہ مسلسل جھوٹ بولنا ہمارے دماغ کے ایک چھوٹے سے حصے کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ متاثر کرتا ہے۔

اسے "امیگڈلا" کہا جاتا ہے یہ دماغ کا وہ حصہ ہے جو ہمارے جذبات کو منظم کرتا ہے۔

امیگڈلا کے کردار پر ابتدائی تحقیق 1930 کی دہائی میں کی گئی تھی۔

تاہم ایک جرمن ڈاکٹر ہائنرک لومر کی طرف سے غیر متوقع طور پر ... یہ تیسری رائخ کا دور تھا، جس کا مطلب ایک نازی جرمن تھا۔

اور انسانی تجربات غیر معمولی نہیں تھے

ڈاکٹر ہائنرک نے ایمگڈلا کو مکمل طور پر ہٹا دیا اور تبدیلی کو محسوس کیا ... موضوع کا طرز عمل

موضوع وہ لفظ ہے جو کسی تجربے میں استعمال ہونے والے شخص یا شے کا حوالہ دیتا ہے اور ڈاکٹر ہائنرک نے اپنے جرائد میں لکھا ہے کہ ...

موضوع خوف کے جذبات سے بالاتر ہو چکا ہے وہ کسی بھی چیز کے خوف کے بغیر اسے دی گئی تمام ہدایات پر عمل کر رہا ہے۔

کیا تم ان الفاظ کی وسعت کو سمجھتے ہو؟ مسلسل جھوٹ بولنا انسانی دماغ اور اس کے جسم میں امیگڈلا کو متاثر کرتا ہے ...

اور دماغ ... ہر قسم کے خطرناک، گناہ اور بے شرم خیالات کے لئے ایک کھلا دروازہ بن جاتا ہے

اور شیطانوں یا قارین کے لیے اب اس طرح کے کمزور ذہنوں کا مالک ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

ہمارے حمزہ ... یا قارین یا شیطانی جن اپنے خیالات ہمارے ذہنوں میں ڈالتے ہیں۔

لیکن وہ ہمیں جھوٹے تصورات اور واقعات بھی دکھا سکتے ہیں جو حقیقی نہیں ہیں۔

لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ ہمارے لئے موجود ہیں وہ ہمیں پریشان کرنے اور ہمیں پریشان کرنے کے لئے جھوٹے تصورات ظاہر کرسکتے ہیں۔

کبھی وہ ہماری آنکھوں کے سامنے تیزی سے گزرتے ہیں، ہمیں پریشان کرتے ہیں اور کبھی ہمیں کاہلی دکھاتے ہیں۔

اور کبھی کبھی ہمارے خوابوں اور ہماری نیند سے کھیل کر ہمیں مشتعل بھی کرتے ہیں۔

لیکن خوابوں اور نیند کے بارے میں جو تفصیلات میں نے گیارہویں باب میں لکھی ہیں وہ بہت تفصیل کے ساتھ ہیں لہذا میں ابھی اس میں نہیں جا رہا ہوں۔

لیکن ایک سوال شاید دوسروں سے زیادہ اہم ہے کہ اس طرح کے شیطانوں سے اپنے آپ کو کیسے بچایا جائے۔

اس باب میں جنوں اور شیطانوں کی پوشیدہ دنیا سے میں نے آپ کو چار مختلف ہستیوں یا شخصیات کے بارے میں بتایا ہے۔

جنوں، شیطانوں، شیطانوں یا اجسام اور حمزہ کو بچانے کے لیے میں آپ کو پانچ طریقے بتاتا ہوں۔

کیونکہ اللہ کی حفاظت کسی بھی شیطانی حملے سے بڑی ہے۔

حضرت ابو تمیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی... جو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے رضیف ہوا کرتے تھے۔

یعنی وہ اور نبی اکثر ایک ہی اونٹ میں شریک ہوتے تھے جس کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک گدھے پر بیٹھا تھا کہ...

... گدھا ٹھوکر کھا گیا جس پر میں نے شیطان پر لعنت کی

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کہنے سے منع کیا کیونکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو شیطان اپنے آپ کو اتنا طاقتور سمجھتا ہے...

... اس کے بجائے آپ کو نقصان پہنچائیں کہ اگر آپ "اللہ کے نام پر" پڑھتے ہیں تو شیطان اپنے آپ کو سمجھتا ہے ...

... اتنا کمزور ہے کہ وہ ... ایک کیڑے کے سائز تک سکڑ جاتا ہے

شیطان سے کبھی نہ ڈرو، اسے کبھی اہمیت نہ دو، اس سے مت ڈرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان پانی کی سطح پر رہتا ہے اور وہاں سے وہ زمین کی سطح پر گھومتا ہے۔

لیکن اس کی حقیقت ... انتہائی غریب اور اوسط درجے کی ہے، شیطانوں سے اپنے آپ کو بچانے کا دوسرا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔

جس کے بعد وہ ہمارے قریب نہیں آسکتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ دیا کہ اگر تم میں سے کسی کو ڈراؤنا خواب آئے تو اسے پڑھنا چاہیے۔

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے تمام الفاظ سے اس کے غضب سے اور اس کے غضب سے۔

انسانوں کی برائی سے، اور شیطانوں کی بری سرگوشیوں سے اور یہ بھی ...

میرے ساتھ ان کے قریبی رابطے سے عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے بڑے بچوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔

اور ہم اپنے نوزائیدہ بچوں اور نومولود بچوں کے لئے لکھتے تھے اور اسے ان کی گردن میں کاغذ کے ٹکڑے پر لٹکادیتے تھے۔

تیسرا طریقہ ہمیں نہ صرف ان کے قریبی رابطے سے محفوظ رکھے گا بلکہ ...

... ان کی بری نظروں سے یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

... اپنے پوتے حسن اور حسین کے لیے اور کہا کرتے تھے کہ تمہارے باپ نبی اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

اپنے بیٹوں کے لیے یہ دعا

میں اللہ سبحانہ و تعالی ٰ سے اس کے تمام کلمات سے تمام شیطانوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور تمام زہریلے کیڑوں سے اور برائی کی تمام نظروں سے

کیا آپ کو وہ جرمن کتاب "داس اسلامیشے ٹوٹن بک" یاد ہے جس میں موت کے قریب کے تجربات کے بارے میں بتایا گیا ہے؟

کہ موت کے قریب پہنچنے والے لوگوں نے کس طرح ایک ناواقف چہرہ ان کے پاس آنے کی اطلاع دی ہے؟

اور اگر وہ خدا کی مذمت کرتے ہیں تو انہیں پانی پیش کرتے ہیں

ایک وجہ تھی کہ میں نے آپ کو اس کتاب کے بارے میں بتایا کہ ایک حدیث ہے جو موت کے قریب شیطان کے اس آخری حملے کی تصدیق کرتی ہے۔

اور اپنے آپ کو اس برائی کے آخری حملے سے بچانے کا چوتھا طریقہ بھی ایک دعا ہے۔

حضرت ابو یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے سے ہی اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

اونچی جگہ سے گرنا، ڈپریشن سے، آگ میں جلنے سے پانی میں ڈوبنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تاکہ شیطان مجھے بے حس بنا دے۔

میری موت کے وقت اس کے چھونے سے اور یہ بھی کہ میں میدان جنگ سے بھاگ کر جہاد سے بھاگتے ہوئے مر جاتا ہوں۔

اور اس کے علاوہ، کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے پانچواں طریقہ، نہ صرف ہمیں ان کی بری نظروں یا ان کی ظاہری شکل سے بچائے گا ...

... ہماری موت کے وقت لیکن ... یہ بھی ہمیں ان سے بچائے گا یہاں تک کہ ہمارے گھروں کے قریب آنا بھی دراصل ایک ...

... تمام مسلمانوں کی اجتماعی نماز بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اور سب سے بڑھ کر...

یہ قرآن کریم کی آیتیں نعمان بن بشیر سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب بنائی اور اس کتاب میں دو آیتیں لکھیں۔

اور سورۂ بقرہ کا اختتام ان آیات کے ساتھ کیا جہاں یہ دونوں آیات مسلسل تین راتوں تک پڑھی جاتی ہیں۔

یہ ناممکن ہے کہ ... شیطان یا شیطان اس گھر کے قریب بھی آسکتے ہیں۔

یہ وہ آیتیں ہیں جن کی بشارت زمین پر اترنے والے ایک فرشتے نے دی تھی جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔

اور یہ دونوں آیتیں ساتویں آسمان پر لوط کے درخت کے قریب چڑھائی کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں۔

نبی اس پر ایمان رکھتے ہیں جو انہیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔

اور مسلمان اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے فرشتوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

اور ان کی کتابیں اور ان کے رسولوں میں ہم ان کے نبیوں میں فرق نہیں کرتے۔

انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور ہم ایمان لائے!

ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم تمہاری طرف لوٹائیں گے اللہ تعالیٰ کسی پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جو وہ برداشت کر سکتا ہے۔

وہ جو بھی نیکی کرے گا وہ اس کے لئے ہو گا اور جو بھی برائی کرے گا وہ بھی اس کے لئے ہے۔

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہیں یا اگر ہم غلطی کر چکے ہیں تو ہمیں اس کی سزا نہ دیں

ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا گیا تھا اے ہمارے رب!

ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما بے شک تو ہمارا رب ہے پس ہمیں کافروں کی قوتوں پر حکومت عطا فرما

اس سے جنوں کے بارے میں باب مکمل ہوتا ہے لیکن میں آپ کو ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں۔

اس باب کا آغاز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک حدیث "جنوں کی رات" سے ہوا۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابی تھے اور جنوں کے اس باب میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

میں آپ کے ساتھ ان کی زندگی کا ایک واقعہ شیئر کرنا چاہتا ہوں جہاں وہ کہتے ہیں کہ میں بکریاں لے جاتا تھا۔

عقبہ بن ابو معیط کے بارے میں ایک دفعہ چرانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے گزرے۔

اور ان کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس دودھ ہے؟

میں نے سر ہلایا لیکن کہا، میں اپنے مالک کی امانت کو اس کی اجازت کے بغیر دھوکہ نہیں دے سکتا، میں اسے نہیں دے سکتا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس ایسی بکری ہے جس نے ابھی تک بچھڑے کو جنم نہیں دیا ہو۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ایسی بکری لے کر آیا اور معجزانہ طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو دودھ پلایا۔

جس میں سے اس نے پانی پیا اور اس میں سے اپنا ساتھی مجھے دے دیا۔

اور پھر اس نے بکری مجھے واپس کر دی، عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے اس واقعے کے بارے میں سوچا۔

پھر میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اپنے دین کے بارے میں سکھاؤ۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے میرا سر سہلایا اور کہا...

اے عبداللہ آپ بہت اچھے اور تعلیم یافتہ لڑکے ہیں اور ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی 70 سورتیں سیکھیں۔

ابن مسعود ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔

اور وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سیکھنے کے اتنے شوقین تھے کہ خود نبی نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔

جو چار لوگوں سے قرآن سیکھتے ہیں اور ان میں سے ایک عبد اللہ بن مسعود ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی محبت ایسی تھی کہ لوگ ان کی پتلی ٹانگوں پر ہنستے تھے لیکن پھر بھی...

وہ نبی کے لئے "مسواک" لانے کے لئے درخت پر چڑھ جاتا تھا۔

اور اتنی خوبصورت زندگی کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سر پر نرمی سے سر اٹھا کر یہ کہنے سے ہوا کہ...

اے ابن مسعود! آپ ایک بہت اچھے اور تعلیم یافتہ لڑکے ہیں

اس باب کو مکمل کرنے کے بعد ... میں... میں سوچ رہا ہوں کہ ناقابل قبول ... جنہوں نے خدا کی عظمت کی قسم کھائی

کہ جب تک ان کی روح ان کے اندر ہے میں ان پر اور اللہ پر حملہ کرتا رہوں گا جس نے بھی اپنے فضل کی قسم کھائی تھی۔

میں انہیں اس وقت تک معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ اس خدا کے بھیجے ہوئے رسول سے معافی مانگتے رہیں گے۔

جو ہمیں مسلسل بتارہا ہے کہ اس رسول کے پیروکاروں کو نقصان پہنچانے سے اپنے آپ کو کیسے بچایا جائے۔

جن کے سروں کو رسول مہربانی سے دیکھ بھال کرتا اور جو ہمیں نیکی کی باتیں سکھاتے۔

وہ صحابہ کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات پہنچانے کے لئے اپنی زندگی کا کام کیا۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ سب جاننے کے بعد کسی بھی شخص کے لئے ناممکن ہے ... ان تمام شیطانوں سے ڈرنا اور ...

اور جانتے ہیں کہ خدا ... اور اس کے رسول... اور اس کے پیروکار ... اور ان سے محبت نہ کریں

اب اس سے پہلے کہ اس کتاب کے ذریعے ہم جنات کی دنیا میں داخل ہوں میں آپ کو ایک دو انتہائی ضروری باتیں پہلے بتا دینا چاہتا ہوں۔ یہ کتاب عربی زبان میں 1985 میں پبلش ہوئی تھی اور اس کا نام ہے۔

حیوار صحفی مَعَ الجِنِّى المسلم

اور اس کتاب کے لکھاری ہیں۔

محمد عیسیٰ داؤد۔

محمد عیسیٰ داؤد قاہرہ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ایک مصری اخبار اليوم کے نیوزایڈیٹرتھے اور ان کی اس کتاب میں دراصل ایک گفتگو لکھی ہوئی ہے۔ جو محمد عیسیٰ داؤد نے ایک مسلمان جن کے ساتھ کی تھی اور آج کی اس کتاب کے اندر میں آپ کو وہ تمام گفتگو بتانے والا ہوں۔

آپ کو وہ سوال بتانے والا ہوں کہ جو عیسیٰ داؤد نے اس جن سے کیے تھے۔ اور آپ کو وہ جواب بھی بتانے والا ہوں کہ جو آگے سے اس مسلمان جن نے دیے تھے۔ لیکن ایک بہت بہت بہت ضروری بات کہ اس جن نے کہاں پر سچ بولا اور کہاں پر نہیں؟۔ یہ بات اس کتاب کے سکوپ میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کتاب ایک غیر مریئی دنیا کی باتوں سے ڈیل کر رہی ہے۔ کہ جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے لیکن جو بات سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔وہ یہ کہ جو جوابات اس جن نے دیے تھے انہیں میں نے ڈبل چیک کیا اور دیکھا کہ قرآن و حدیث کی رو سے وہ جن بالکل سچ بول رہا تھا۔یہ کتاب آج سے کوئی 40 سال پہلے لکھی گئی تھی۔ اور جہاں جہاں اس کتاب میں دلچسپ اور اہم ترین مقامات آتے ہیں وہاں وہاں آپ کے لیے بڑی ہی محنت کے ساتھ میں نے اس کتاب سے ہٹ کر بھی میں نے کچھ ایڈیشنل معلومات شامل کی ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کو مزا آجانا ہے ۔ لہذا بغیر کسی تاخیر کے شروع کرتے ہیں۔ اور اب یہاں سے آگے میں آپ کو عیسیٰ داؤد کی زبانی یہ گفتگو سنانے والا ہوں۔ اب چونکہ یہ گفتگو عربی زبان میں تھی ۔ اس لیے آپ کی خاطر میں نے یہ تمام گفتگو اردو میں ترجمہ کی ہے۔ اور اس گفتگو کو شروع کرنے والے ہیں۔

1940 کی بات ہے کہ مصر میں ایک سکالر رہا کرتے تھے شیخ عبدالحمید القشق۔ انہوں نے آٹھ سال کی عمر میں قران پاک حفظ کر لیا ۔ لیکن پھر اس کے فورا بعد ہی ان کی بینائی چلی گئی۔ تاہم اس معذوری کے بعد حوصلہ شکن ہونے کے بجائے انہوں نے مزید حوصلہ افزائ سے دین کا علم حاصل کیا۔ الازہر یونیورسٹی یعنی جامعۃ الازہر سے اصول الدین میں ڈگری کر کے دینی سکالر بنے۔ اور پھر اللہ نے انہیں ایسی عزت دی کہ 60کی دہائی میں پورے مصر کی مساجد میں ان کے خطبات سنے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ عین الحیات مسجد میں ان کے جمعہ کا خطبہ سننے کے لیے 10 ہزار سے زیادہ لوگ اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ ایک سکالر لکھتا ہے کہ مصر میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ قاہرہ کی کسی سڑک پر سے شیخ قشق کے خطبات کی اواز سنے بغیر گزر پانا ممکن نہیں ہوتا تھا ۔ شیخ قشق نے 30 سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ اور مصر میں انہوں نے سب سے زیادہ روکیا اٹینڈ کیے یعنی ان لوگوں سے ملے کہ جو جادو یا جنات کے زیر اثر ہوتے تھے۔ اب شیخ قشق چونکہ خود نابینا تھے۔ لہذا ان کے سفر پر ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی جایا کرتے تھے۔ اور ایسے ہی ایک سفر میں عیسی داؤد ایک نوجوان صحافی کے طور پر شیخ قشق کے ساتھ ساتھ تھے۔ جہاں انہوں نے ایک عورت کا رکیہ کرنے کے لیے جانا تھا۔ اس عورت پر اس کی شادی والے دن جنات کا اثر ہوا تھا۔ اور عیسی داؤد کہتے ہیں کہ شیخ قشق کے مطابق اس عورت پر ایک دو نہیں بلکہ چار جنات کا اثر تھا۔ جن میں سے ایک مرد جن اور تین عورت جنایا تھیں۔ داؤد کہتے ہیں کہ اللہ کے حکم سے ہم نے اس میل جن اور دو فی میل جنات سے تو نجات حاصل کر لی۔ لیکن وہ چوتھی جنایا غصے میں تھی۔ وہ نہیں نکل رہی تھی ۔ وہ اس عورت کے علاج کے لیے عیسی داؤد شیخ کش کے ساتھ کئی جگہوں پر گئے۔ جن میں سے ایک جگہ پر شیخ قشق کے ذریعے عیسی داؤد کا ابن کنجور کے ساتھ مکالمہ ہوا تھا۔ اور ابن کنجور نے عیسی داؤد کو یہ تمام باتیں بتائیں۔

عیسی داؤد اور ان کے سامنے جو جن موجود ہیں وہ اپنا نام "ابن کنجور" بتاتا ہے۔ اور اسکا کہنا ہے اس کادعویٰ ہے کہ وہ ایک مسلمان جن ہے اور ہندوستان کے سردار جنات میں سے ایک سردار کا بیٹا ہے۔ عیسی کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس نے پوچھا

کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ اس نے میری طرف ایسے دیکھا کہ جیسے کچھ جاننا چاہ رہا ہو۔ اور کہنے لگا کہ تم قسم اٹھاؤ کہ تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔

میں نے اس سے کہا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں۔ کہ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ تو اس نے جواب دیا

کہ میں انسانوں کے مقابلے میں 15 یا 16 سال کی عمر کا ہوں۔ میں نے اس نے پوچھا

کہ نہیں تمہاری حقیقی عمر کیا ہے؟

اس نے دوبارہ کہا کہ قسم اٹھاؤ تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔ میں نے دوبارہ قسم اٹھائی۔

اور اس نے مجھے بتایا کہ میں 180 سال کا ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا

کہ جنات کتنا عرصہ جیتے ہیں؟

اس نے بتایا کہ ہم ہزاروں سال تک جی سکتے ہیں۔ کچھ 4000 سال تک کچھ 5000 سال تک اور بعض اوقات 6000 سال تک بھی۔ لیکن بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ہم میں سے کوئی سات یا 8000 سال تک جیے۔

میرا باپ 950 سال کا ایک کافر تھا۔ کہ جب اس کی اپنی ایک وزیر سے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں وہ مارا گیا تھا۔ لیکن میرا دادا ان معمر جنات میں سے تھا۔ کہ جو ہزاروں سال تک جیتے ہیں۔ مگر ہم میں سے سب سے بڑی عمر والا ایک جن ہے ابلیس کہ وہ سب سے قدیم ہے سب سے معمر ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اس دنیا میں جنات کی تعداد کیا ہے؟

تو اس نے جواب دیا کہ اگر اللہ کے حکم سے تم ہمیں دیکھنے کے قابل ہو جاؤ، تو تمہیں ہر طرف جنات نظر آئیں گے۔

اب ایک سیکنڈ کے لیے یہاں رکیں کیونکہ میں آپ کو کچھ ایڈیشنل انفارمیشن دینا چاہتا ہوں کہ جو اس کتاب میں تو نہیں ہے۔ لیکن بڑی ہی محنت کے بعد میں نے آپ کی خاطر اکٹھی ضرورکی ہے۔

پہلی بات نوٹس کریں کہ وہ جن اپنا نام ابن کنجور بتا رہا ہے۔ ابن کا مطلب تو بیٹا ہوتا ہے یہ ہم سب جانتے ہیں لیکن کنجور کوئی عربی لفظ ہے ہی نہیں بلکہ یوں لگ رہا ہے کہ جیسے یہ کسی اور زبان کے لفظ کا عریبان ہے۔ یعنی کسی اور زبان کا لفظ کہ جو عربی رنگ میں ڈھل گیا ہو اور میرا اندازہ بالکل صحیح تھا۔ کنجور دراصل ایک انگلش لفظ کی عریبک شکل ہے اور کنجورر یا Conjuror کنجورر کے معنی سے آپ یقیناً وقف ہوں گے۔ ساحر روحوں کو بلانے والا، منفست کرنے والا۔ ابن کنجور حاضر کرنے والے کا بیٹا۔ پھر اس کے بعد نوٹس کریں کہ ابن کنجور کا دعوی ہے کہ وہ 180 سال کا ہے۔

د

یکھیں اللہ تعالی کی بنائی ہوئی ہر مخلوق ایک مختلف رفتار سے age کرتی ہے۔ مثلاً انسان 20 سال کی عمر میں جوان ہوتا ہے جبکہ کتا ڈیڑھ سال کی عمر میں ہی جوان ہو جاتا ہے اور ان دونوں کے مقابلے میں گرین لینڈ شارک وہ کہیں 200 سال کی عمر میں جا کر جوان ہوتی ہے۔

ہم سب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مختلف مخلوقات ہیں کہ جن کی فزیالوجی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اس لیے اگر ابن کنجور 180 سال کا ایک لڑکا ہے تو اس پر بلکل یقین کیا جا سکتا ہے۔ اور جو بات اس نے ابلیس کے متعلق کہی تھی۔ کہ وہ ہم سب سے معمر اور ہم سب سے قدیم ہے ۔ تو اس باب کے آخر میں میں آپ کو ایک بلیس کے متعلق کچھ بہت ہی حیران کن سی باتیں بھی بتانے والا ہوں۔ پھر نوٹس کریں کہ ابن کنجور نے کہا کہ اللہ کے حکم سے اگر تم ہمیں دیکھنے کے قابل ہو جاؤ تو تمہیں ہر طرف جنات نظر آئیں گے۔

آپ کو یاد ہے کہ اس دنیا کے ایک بہت بڑے حصے یعنی% 70 پر تو صرف پانی ہے جبکہ خشک زمین صرف % 30ہے اور اس% 30 میں سے بھی سارے %30پر ہی انسان نہیں رہتے بلکہ اس میں پہاڑ بھی ہیں۔ جنگلات بھی ہے۔ صحرا بھی ہیں، میدان بھی ہیں اور یہی بیابان ٹھکانے جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ آگے چل کر میں آپ کو وہ بیابان پہاڑ بھی دکھاؤں گا کہ جہاں کے رہنے والے جنات محمد الرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئے بھی تھے۔

میں نے اس نے پوچھا کہ کیا تمہارے درمیان مذاہب بھی ہوتے ہیں؟

اس نے کہا کہ ہاں ہمارے درمیان یہود بھی ہے ہمارے مابین مسیحی بھی ہیں اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جو اسلام پر یقین رکھتے ہیں لیکن ہم میں سے کچھ اپنے کفر اور شرک میں بدترین حد تک آگے جا چکے ہیں۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس وقت تم یہاں اکیلے موجود ہو؟

اس نے کہا کہ نہیں میرے علاوہ اس گھر میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ چار جنات کی پوری ایک فیملی رہتی ہے۔ کہ جس میں شوہر کا نام محمد اس کی بیوی کا نام زبیدہ اور ان کے دو بچے ہیں۔ سعید اور مرجان۔ جو اس وقت تمہاری چھت کے ساتھ الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ جنات اپنے ہم مذہبوں کے گھر میں بھی رہتے ہیں۔ وہ کھانے کے وقت، کھانے میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ کی رحمت سے ان کا کھانا، تمہارے کھانے کو کم نہیں کرتا۔

دن کو وہ تمہاری چھتوں کے ساتھ چپکے رہتے ہیں اور رات کو انہیں جہاں جگہ ملے وہاں اتر کر وہ سو جاتےہیں۔ کرسیوں پر قالین پر اور کسی رات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ مسجدوں کی طرف جا کر وہیں رات بسر کر لیتے۔ ہیں۔وہ اپنے میز بانوں کے لیے دعا بھی کرتے ہیں۔ اور اکثر فجر کی نماز کے وقت انہیں اٹھا بھی دیتے ہیں۔ لیکن جو بستر تمہارے استعمال میں نہ ہو وہ یقینی طور پرجنات کے سونے کی جگہیں بن جاتے ہیں۔

اب ایک سیکنڈ کے لیے رکیں کیونکہ یہاں میں پھر سے آپ کو کچھ ایڈیشنل انفارمیشن دینا چاہتا ہوں۔ جی ہاں، جنات کے درمیان بھی مذہبی تقسیم ہوتی ہیں۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں، قرآن و حدیث اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں آتا ہے۔

کہ نسیبین کے وہ جنات کہ جنہوں نے وادی نخلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاوت کرتے سنا تھا وہ یہود جنات تھے۔ اور اس باب میں آگے چل کر میں ان جنات کے متعلق آپ کو تفصیل کے ساتھ بتاؤں گا بھی۔ پھر نوٹس کریں کہ ابن کنجور نے ایسے بستروں کا ذکر کیا کہ جو اگر خالی ہوں تو وہ یقینی طور پر جنات کی رہائش گاہ بن جاتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ حقیقت میں اس بارے میں (سنن ابو داؤد)#4142 میں ایک حدیث بھی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عن آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا کمرہ آدمی کا دوسرا کمرہ بیوی کا تیسرا کمرہ مہمان کا اور چوتھا کیمرہ شیطان کا ہوتا ہے۔یعنی جو بستر خالی ہو اس پر شیطتین اپنا قبضہ کر لیتے ہیں۔ پھر ابن کنجور کا یہ کہنا کہ فجر کی نماز کے بعد اکثر گھر میں رہنے والے جنات اس گھر کے سربراہ کو جگا دیتے ہیں۔

تو میرے خیال سے ہم سب کے رشتہ داروں میں ایسے واقعات مشہور ہیں کہ جہاں کسی غیر مریئی مخلوق نے ان کا پاؤں ہلا کر انہیں فجر کی اذان کے وقت جگایا ہو۔ اور رہی بات جنات کے ہماری چھتوں کے ساتھ الٹا لٹکے ہونے کی تو ایک مرتبہ اس منظر کو تصور کر کے خوف کے ساتھ مجھے بھی جُھرْجُھری آ جاتی ہے۔

میں نے اس سے کہا کہ مجھے اپنی قوم کے متعلق مزید بتاؤ۔

اس نے کہا کہ ہمارے لئے مجسمے۔ اپنے اندر بہت زیادہ کشش رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے ایسے ہوتے ہیں کہ

جیسے تمہارے لیے کسی من پسند کھانے کی خوشبو ہو، سوائے گڑیا کے۔ جب بچے کسی گڑیا سے کھیل لیتے ہیں

تو ہمارے لئے اس میں سے وہ کشش ختم ہو جاتی ہیں۔

ہم میں سے کچھ بدکار عورتوں کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ کو وہ جگہیں بہت پسند ہیں کہ جہاں دو چیزیں آپس میں ملتی ہوں۔ گرم اور ٹھنڈے پانیوں کا ملاپ، دھوپ اور چھاوں کے ملنے کی جگہ۔

میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے اپنی قوم کے مردوں اور عورتوں کے متعلق بتاؤ۔

اس نے کہا کہ ہمارے ہاں بھی ویسے ہی نکاح اور بد فیلیاں ہوتی ہیں کہ جیسے تمہارے ہاں ہوتی ہیں۔ لیکن ایک انسان عورت کے حمل کی مدت نو ماہ ہوتی ہے جبکہ ایک جنا یا کا حمل 15 مہینے تک چل سکتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد سات سے آٹھ جنات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات 15 جنات کی پیدائش تک بھی ہو سکتی ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا انسان اور جنات کے درمیان رشتے کا تعلق بھی پیدا ہو سکتا ہے؟

اس نے جواب دیا کہ انسان اور جنات کے درمیان شادی ناممکن ہے۔ یہ صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ اگر جن خود کو کسی انسانی صورت میں ڈھال لے۔ لیکن اگر یہ شادی ہو بھی جائے تب بھی اولاد کی پیدائش انتہائی انتہائی مشکل ہوگی کیونکہ یہ دونوں مخلوقات ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ایک کی پیدائش مٹی سے جبکہ دوسرے کی تخلیق آگ سے ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم خود کو آسانی سے کسی انسان کی صورت میں ڈھال سکتے ہو؟

اس نے کہا کہ نہیں۔ یہ صلاحیت تمام جنات کے پاس نہیں۔ کچھ جنات خود کو بالکل بھی ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر کچھ جنات، مثلاً عفریت کے پاس خود کو ظاہر کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ مگر جب ظاہر ہوتا ہے تو اس وقت اسے بہت آسانی کے ساتھ مارا جاسکتا ہے۔ اس وقت وہ اپنی کمزور ترین حالت میں ہوتا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس طرح اپنی شکل بدلتے ہو؟

اس نے کہا کہ جب ایک جن ظاہر ہونا چاہیے۔ تو اسے ٹرانسفرمیشن کے انتہائی تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور جب وہ دوبارہ غائب ہونا چاہیں۔ تو ٹرانسفرمیشن کے عمل سے دوبارہ گزرنا پڑتا ہے۔ اس لیے جنات خود کو ظاہر کرنا اتنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے ہاں قوانین انسانی قوانین کی نسبت کہیں زیادہ سخت ہیں۔ ہمارے ہاں سزائیں بھی تمہاری نسبت کہی زیادہ سخت ہیں۔

میں نے پوچھا کہ تم دیکھنے میں کیسے ہو ؟ اس نے جواب دیا اور یہ جواب سننے سے تعلق رکھتا ہے۔

کہ ہم میں سے مردوں کی گردنیں اکثر چھوٹی ہوتی ہیں۔ تمہاری آنکھوں کی پتلیاں گول ہیں جبکہ ہماری آنکھوں کی پتلیاں سیدھی کھڑی ہوتی ہیں۔ ہمارے مردوں میں سے زیادہ تر کے سر پر بال نہیں ہوتے لیکن ہماری عورتوں کے بال اس قدر لمبے ہوتے ہیں کہ وہ اکثر ان کے پیچھے زمین پر گھسڑتے چلے آ رہے ہوتے ہیں۔ جنات کی جلد، مختلف رنگوں کی ہوتی ہے۔ ہمارے درمیان کچھ سرخ رنگ کے بھی ہوتے ہیں اور کچھ سیاہ رنگ کے بھی، ہم میں بھورے رنگ کے بھی ہوتے ہیں اور ایسے رنگ کے بھی کہ جنہیں انسان نہیں دیکھ سکتا۔

ہم میں سے کچھ کے جسم پر پر بھی ہوتے ہیں کہ جن سے وہ اڑ سکتے ہیں اور کچھ جنات سانپوں اور کتوں کی شکل میں بھی ہوتے ہیں، بالخصوص وہ کتے کہ جن کی آنکھ پر سفید نشان ہو وہ ایک انتہائی طاقتور شیطان ہوتا ہے۔ لیکن تم سمجھتے ہو کہ ہم سب ہی نہایت بدصورت اور خوفناک ہوتے ہیں۔ ہاں ہم میں سے زیادہ تر تو ایسے ہی ہے۔ لیکن ہم میں سے بعض جنات اپنی خوبصورتی میں اس قدر بے مثال ہیں کہ اگر تم ہمیں دیکھنے کے قابل ہو جاؤ تو تم خوبصورتی کا مطلب بھول جاؤ۔

اب اس کتاب سے ہٹ کر آپ کے لیے کچھ ایڈیشنل انفارمیشن۔ ابن کنجور نے بتایا کہ ایک جنایا کا حمل 15 مہینے تک ٹھہرتا ہے۔ اور یہ بات بالکل سمجھ آی ہے۔ دیکھیے اس وقت صرف اس دنیا میں اللہ تعالٰی کی بنائی ہوئی 87,00,000 قسم کی مخلوقات رہ رہی ہیں اور میں ان کی تعداد کی بات نہیں کررہا بلکہ اقسام کی بات کر رہا ہوں۔ کہ جن میں سے انسان ایک قسم ہے، شیر ایک قسم ہے، ڈولفن ایک قسم ہے، اور ان کی طرح کی 87,00,000 اقسام اس دنیا میں رہ رہی ہیں۔ کہ جن میں سے ہر ایک کے حمل کی مدت یعنی گیس ٹیشن پیریڈ دوسرے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ۔ ایک انسان عورت کا گیس ٹیشن پیریڈ نو ماہ کا ہوتا ہے جبکہ possum نامی چوہے کی طرح کا جانور کا گیس سٹیشن پیریڈ صرف 12 دن کا ہوتا ہے۔ اور ان دونوں کے مقابلے میں انڈین ہاتھی کا گیس ٹیشن پیریڈ 2 سال تک چل سکتا ہے۔ تو یقیناً ایک جناح کے حمل 15 ماہ ہونا۔ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔

لیکن اس حوالے سے میں آپ کو ایک انتہائی دلچسپ اور ایک حیران خود بات ضرور بتانا چاہوں گا۔ نویں صدی کا ایک مصری سکالر علامہ کمالدین عدمری نے اپنی کتاب حیات الحیوان میں جنات کی ایک خاص قسم اکنس کے بارے میں لکھا ہے۔

اکنس ایک طرح سے کسی قسم کی کوئی کالونی بنا کر رہتے ہیں۔ اور اس کالونی میں ایک ماں جنایا ہوتی ہے۔ ترتبہ۔ اور جب اس کے بچے دینے کا وقت آتا ہے تو وہ ایک مرتبہ میں 30 بچے تک دے سکتی ہے۔ 10 بچے ایک جگہ، پھر 10 بچے کسی اور جگہ اور پھر 10 بچے کسی اور جگہ اور۔ ہر ایک بچہ انسان کا بدترین دشمن ہوتا ہے۔

اب یہ بات سننے میں آپ کو تھوڑی سی عجیب لگی ہوگی۔ لیکن میرے خیال سے یہ بات بالکل بھی عجیب نہیں ہے۔ اگر آپ شہد کی مکھیوں کے متعلق جانتے ہو کیونکہ شہد کی مکیاں بھی بالکل اس طرح سے رہتی۔ ہیں۔ کالونیز بنا کر۔چھتے بنا کر اگر کبھی آپ نے شہد کی مکھیوں کے کسی کالونی کو سمجھا ہو۔ تو آپ دیکھیں گے کہ شہد کی مکھیوں کی ایک درجہ بندی ہوتی ہے۔ اس درجہ بندی میں ورکر مکھیاں ہوتی ہے۔کہ جو کالونی کا تقریباً تمام کام کرتی ہیں۔ کالونی یعنی شہد کا چھتہ بنانے سے لے کر شہد پیدا کرنے تک کا تمام کام مکھیوں کی ایک خاص کلاس کرتی ہے کہ جسے ورکر مکھیاں کہتے ہیں۔ پھر ڈرونز ہوتے ہیں اور پھر آتی ہے کالونی کی اکلوتی ملکہ مکھی کہ جسے کون بھی کہتے ہیں۔ پوری کالونی کی واحد ماں جس کا صرف. اور صرف ایک ہی کام ہوتا ہے۔ ڈرونز کے ساتھ ملن کر کے مزید مکھیاں پیدا کرنا۔اپنے سر پر تاج جیسا نیلا نشان لیے ہوئے کالونی کی واحد شہد کی مکھی ۔

اب ذرا یہی اصول جنات کے اس خاص گروپ اکنس کے اوپر اطلاق کرکے دیکھیں اور صرف دو منٹ کے لئے تصور کریں۔کہ جنات کی یہ خاص کلاس کہ جو کسی کالونی کی طرح رہتے ہوں گے۔ جتھا بنا کر چھتہ بنا کر۔ اور جس میں صرف ایک مدر جنایا ہوگی۔ سب سے بڑی۔ شاید وہ بھی اپنے سر پر کسی طرح کا کوئی نشان لیے ہوئے اور جس کا صرف ایک ہی کام ہوگا جنات کے بچے پیدا کرنا اور جن میں سے ہر بچہ انسان کا بدترین دشمن ہوتا ہے۔ اس قسم کی کسی کالونی کا صرف ایک تصور ہی دل دہلا دینے کے لیے کافی ہوگا۔ اس کے بعد ابن کنجور نے بچیوں کے کھیلنے کی گڑیاں کا ذکر کیا تھا کہ جب بچے اس کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ تو کسی نامعلوم وجہ سے اس گڑیاں کے اندر موجود کشیش، جنات کے لیے ختم ہو جاتی ہیں۔

ابن کنجور نے اس بات کی وجہ نہیں بتائی تھی لیکن میری سمجھ یہ ہے کہ کھلونوں میں اللہ تعالی نے بچوں کی خوشی کا سامان رکھا ہے۔وہ کبھی ان سے کھیلتے ہیں۔کبھی انہیں توڑ دیتے ہیں، کبھی انہیں پھینک دیتے ہیں۔ میرا اندازا یہ ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے بچوں کی خوشی کی خاطر جنات کی اس کشش کو گڑیوں میں سے ختم کر دیا ہے۔ تاکہ وہ بچوں کو تنگ نہ کر سکیں لیکن یہ صرف میری ایک سمجھ ہے۔ اور حقیقت صرف میرا رب جانتا ہے۔ لیکن بڑے مجسموں کا معاملہ بہت مختلف ہے۔

ایک مرتبہ کتاب اصنام یعنی بتوں کی کتاب کے متعلق میں نے پڑھا۔

آٹھویں صدی کی ایک سکالر ہشام القلبی کی کتاب۔

اور اس میں بہت ہی عجیب واقعات درج ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےحضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی کو عزاکا بُت توڑنے کے لئےوادی نخلہ بھیجا۔ یہ وہی وادی نخلہ ہے کہ جہاں نسیبین کے جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلی مرتبہ تلاوت کرتے سنا تھا۔ تو یوں لگتا ہے کہ جیسے نخلہ میں عزا کے دو مجسمے تھے۔ ایک نقل اور ایک اصل ۔ خالد بن ولید کو جو مجسمہ پہلے ملا وہ ایک نقل تھا۔ خالد بن ولید نے اسے توڑا اور آپ علیہ السلام کے پاس واپس آئے لیکن آپ نے پوچھا کہ جب تم نے اسے توڑا تھا تو کیا تم نے کوئی غیر معمولی بات ہوتے دیکھی تھی؟ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیا کہ نہیں تو آپ علیہ السلام نے کہا کہ تم نے ابھی اصل مجسمے کو نہیں توڑا ۔ لہذا دوبارہ واپس جاؤ۔ خالدبن ولید دوبارہ گئے اور اس مرتبہ انہوں نے عزاکے اصل مجسمے کو تلاش کرلیا اور جب وہ اس کے مندر میں داخل ہوئے تو ایک عجیب وغریب ننگی کالی سیاہ عورت مجسمے کے پیچھے سے نکل کر خالد بن ولید کے سامنے آگئی اور کہنے لگی کہ اس کو نہ توڑنا۔ لیکن خالد بن ولید نے نہ صرف عزا کے مجسمے کو توڑ دیا بلکہ اس عجیب وغریب انسان نما عورت کے بھی ٹکڑے کر دیے اور بعد میں جب آپ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں وہی اصل مجسمہ تھا۔

اور اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ وہ غیر معمولی بات کہ جسے اللہ کے نبی توقع کر رہے تھے۔ وہ یہی تھی کہ مجسمے کے اندر موجود جننی اسے بچانے کے لیے خالد بن ولید کے سامنے ضرور آئے گی۔ پھر ہم نے کنجور نے جنات کی پسندیدہ جگہوں کے متعلق بتایا تھا کہ انہیں ایسی جگہیں پسند ہوتی ہیں کہ جوعجیب قسم کی ہوں۔ مثلاً آدھی دھوپ اور آدھی چھاؤں، دروازوں کے کونے، کورنرز، غاریں، سوراخ، اور آپ کو پتا ہے کہ اپنے ابن کنجور کی اس بات کو، ایک صحیح حدیث بھی سپورٹ کرتی ہے۔

المُسْتَدْرَک الحاكم(#7710) میں ایک حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدھی دھوپ اور آدھی چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کہہ کر کہ ایسے شیطان بیٹھنا پسند کرتا ہے۔

پھر ابنِ کنجور نے ایک اور بڑی ہی اہم بات بتائی کہ جس سے شاید آپ نے بھی نوٹس کیا ہو اور وہ یہ کہ اپنی شکل کا تبدیل کرنے کا عمل یعنی Transformation جنات کے لیے ایک بہت تکلیف دہ عمل ہوتا ہے اور اس لیے اکثر جنات جلدی جلدی خود کو دوسری شکلوں میں ڈھالنا پسند نہیں کرتے اور یہ ایک بڑی ہی اہم بات ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عربی کتاب ہے۔ خیر البشر لی خیر البشر

اس میں عبادقلاب نے ابراہیم رحمت اللہ علیہ کے حوالے سےایک بہت ہی حیران کن واقعہ نقل کیا ہے اور یہ واقعہ ایک مستند واقعہ ہے کیونکہ اس کا کچھ حصہ المستدرک الحکیم (#6207)میں بھی موجود ہے۔اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کچھ صحابہ کو ساتھ لے کر حج کرنے کے لیے جا رہے تھے۔ تو اس دن میں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا۔ راستے میں ایک جگہ ہم نے دیکھا کہ ایک عجیب سفید رنگ کا سانپ ریت میں پڑا تلملا رہا ہے تڑپ رہا ہے بل کھا رہا ہے۔ لیکن اس سانپ میں سے ایک عجیب طرح کی خوشبو بھی نکل رہی۔ ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ میرے اندر کا تجسس جا گا اور میں نے اپنے باقی ساتھیوں کو کہا کہ تم لوگ آگے چلو میں یہاں رکھ کر دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس عجیب سانپ کا راز کیا ہے؟

چنانچہ ان کے ساتھی آگے چلے گئے اور ابراہیم وہیں رک کر اس کا مشاہدہ کرنے لگے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سانپ تڑپ تڑپ کر وہیں مر گیا۔ اس کی موت کے بعد ابراہیم نے راستے سے ہٹا کر اسے زمین میں دفن کردیا۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ سورج ڈھل چکا ہے اورشام بہت گہری ہو چکی ہے۔ لہٰذا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سرپٹ بھاگے اور کہیں عشا کے وقت وہ اپنے گروپ تک پہنچ پائے۔ پھر کہتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد ابھی ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ مغرب کی طرف سے بڑی عجیب اور پر اسرار قسم کی چار عورتیں آئی کہ جنہوں نے اپنے چہروں پر پردے ڈالے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ہم سے پوچھا کہ ہمارے امرکو کس نے دفن کیا ہے؟ ہم لوگوں نے حیران ہوکر پوچھا کہ کون امر؟ انہوں نے کہا کہ سفید سانپ کو کس نے دفن کیا ہے؟ ابراہیم بولے کہ میں نے دفن کیا ہے؟ تو وہ عورت بولی کہ تم نے آج جنات میں سے ایک جن کو دفن کیا ہے۔ کہ جو اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی پر ایمان رکھتا تھا۔

یہ واقعہ میں نے آپ کو اس لیے سنایا کیونکہ لگتا ہے ایسے ہیں کہ جیسے اس وقت وہ جن کسی سانپ کی شکل میں ڈھل رہا تھا۔

جو process بہت غلط ہوگیا۔ اور جس کی وجہ سے وہ جن یا سانپ تڑپ تڑپ کر تکلیف کے ساتھ مرگیا۔ لیکن حقیقت صرف میرا رب جانتا ہے۔اس سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ ہے۔ عمر بِن عبدالعزیز ایک انتہائی نفیس اور نیک انسان تھے اور اپنی نیک صفت کی وجہ سے انہیں اکثر خلیفہ کا لقب دے دیا جاتا ہے۔ ایک انتہائی نرم دل انسان۔ ایک مرتبہ خلیفہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ کسی جنگل سے گزر رہے تھے تو راستے میں دیکھا کہ ایک سانپ مرا پڑا ہے۔ اپنی رحم دلی کی وجہ سے عمر بن عبدالعزیز نے سوچا کہ اسے زمین میں دبا دیتا ہوں تو جب انہوں نے سانپ کو دفنا دیا۔ تو جنگل سے ایک عجیب سرگوشی جیسی آواز آئی کہ سرک تجھے یاد ہے کہ نبی محمد نے تیرے بارے میں کہا تھا کہ تیری موت ایک جنگل میں ہوگی اور ایک نیک آدمی تجھے دفن کرےگا۔ عمر بِن عبدالعزیز اس عجیب دہلا دینے والی آواز سن کر اچانک گھبرا گئے اور پوچھا کہ کون ہے؟ تو دوبارہ سے وہی آواز آئی اور اس نے بتایا کہ میں ان جنات میں سے ہوں کہ جنہوں نے محمد سے خود قرآن کو سنا تھا۔ ہم میں سے صرف دو زندہ بچے تھے اور آج سرک بھی چلا گیا۔ اس آواز نے جن جنات کی بات کی تھی کہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن سنا۔

وہ بڑا مشہور واقعہ ہے۔ اور آپ میں سے اکثر اس واقعے کے متعلق جانتے ہی ہوں گے۔ کئی احادیث اورسیرت کی کتابوں میں اس واقعے کا ذکر ہے۔کہ جو عبداللہ الفارانی نے اپنی سیرت کی کتاب میں لکھی ہوئی ہیں کیونکہ اس روایت میں انہوں نے ایک چیز ایڈیشنل بھی بتائی ہے کہ جو ہمارے بہت کام کی ہے۔ سیرت کی کتابوں میں اس رات کا نام لیلاۃ الجن آتا ہے اور وہ واقعہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ طائف سے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی نخلہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس رات 9 جنات آپ کے قریب سے گزرے اور انہوں نے آپ کو قرآن پڑھتے سن لیا اور یہی وہ واقعہ ہے کہ جس کے متعلق پھر سورہ جن نازل ہوئی تھی کہ اے محمدکہہ دیں کہ مجھے وہی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

غور کریں کہ یہ واقعہ اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے بتایا کہ محمد جن جنات نے آپ سے قرآن سنا تھا انہوں نے واپس جا کر آپس میں ایک گفتگو کی تھی اور اگلی آیات جنات کی اسی گفتگو کے متعلق ہے کہ انہوں نے آپس میں کیا بات چیت کی تھی۔وہ جنات دراصل نسیبین کے پہاڑوں میں رہنے والے تھے کہ جو ترکی اور شام کے بارڈر پر ایک قدیم سنگلاخ بیابان ہے اور اس تصویر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کس قسم کی ہیبت ناک جگہ ہے۔ جب نسیبین واپس پہنچ کر ان نو جنات نے اپنے باقی گروہ کو یہ بات بتائی کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔

تو باقی جنات بھی آپ سے ملنے کے لیے مکہ کی طرف نکلے اور مکہ پہنچ کر انہوں نے حجون کے مقام پر قیام کیا۔ اب یہ بات بھی بڑی ہی دلچسپ ہے کیونکہ جب میں نے حجون کے متعلق ڈھونڈا تو پتہ چلا کہ حجون دراصل مکہ کے ایک انتہائی قدیم قبرستان کا نام ہے اور جنت البقیع کے بعد یہ قبرستان مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ حجون پہنچ کر ان جنات نے اپنے گروپ سے ایک کو آپ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور آپ علیہ السلام نے ان سے وعدہ کیا کہ میں رات کے کسی پہر حجون میں آؤں گا۔ اور یہ وہ رات تھی کہ جب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے۔ شاید اب آپ پہچان گئے ہوں گے کہ میں کس رات کی بات کر رہا ہوں اور اس ایڈیشنل انفارمیشن کی وجہ سے میں نے عبداللہ الفارانی والی سیرت کی روایت کو یہاں پر کوٹ کیا ہے۔

عبداللہ اب نے مسعود کہتے ہیں کہ ہجون پہنچ کر آپ علیہ السلام نے میرے گرد ایک دائرہ لکیرکھینچ دی اور فرمایا کہ عبداللہ اس لکیر سے باہر مت نکلنا۔ ورنہ نہ تم مجھے ڈھونڈ پاؤ گے اور نہ میں تمہیں دیکھ سکوں گا۔ اور پھر ہماری ملاقات قیامت کے دن ہو پائے گی۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام کچھ فاصلے پر جا کر بیٹھ گئے اور اونچی اونچی آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے لگے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جگہ اتنی کھلی تھی کہ وہاں 70 اونٹ بیٹھ سکتے تھے لیکن تھوڑی ہی دیر میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ اونچے اونچے لمبے تڑنگے انتہائی کالے رنگ کے لوگ قبرستان میں سے کہیں کہیں سے نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرداکھٹا ہونے لگے۔

انہوں نے آپ کے گرد اتنا گھیرا ڈال لیا کہ مجھے آپ کی آواز آنی بھی بند ہوگئی۔ میں گھبرا گیا اور میرا دل کیا کہ آگے بڑھ کر ان لوگوں کو آپ سے پیچھے ہٹاوں لیکن فوراً مجھے نبی کی بات یاد آگئی کہ عبداللہ اس سے باہر مت نکلنا ورنہ قیامت تک تم مجھے ڈھونڈتے رہ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ جانے وہ کون سی دو دنیاتھیں کہ جن کے درمیان کا دروازہ آپ علیہ السلام کی کھینچی ہوئی وہ لکیرتھی لیکن سچ کہوں تو جس طرح حجون کے قبرستان کی اس رات کا منظر میری آنکھوں کے سامنے تصویر بن کر ابھر رہا ہے۔ کاش کہ میں آپ کو وہ منظر دکھا سکتا۔ اور میں داد دیتا ہوں۔ عبداللہ ابن مسعود کی کہ آپ وہاں اتنی ہمت کے ساتھ بیٹھے رہے تھے حالانکہ دوسری سیرت کی کتابوں والی روایات میں یہ بات بھی ملتی ہے جہاں ابن مسعود نے کہا تھا کہ خوف کے مارے مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

یہاں ایک بات میں صاف کردینا چاہتا ہوں کہ اکثر لوگ یہ سوال پوچھتے ہیں ۔اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنات کی طرف بھی مبوث کیا گیا تھا۔ پھر اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ شریعت کے احکام تو پھر جنات پر بھی لاگو ہوتے ہیں لیکن جو احادیث ہمارے پاس موجود ہیں ان میں تو صرف دو بار جنات کے مکہ آنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ان احادیث کے بعد تو دین کے کئی احکامات میں تبدیلی بھی ہوئی ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ جنات کے پاس پرانا دین اسلام ہے ۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ روایات نہ ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ جنات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہی نہیں تھے۔ بہت ممکن ہے کہ جنات کئی مرتبہ آپ کے پاس آئے ہوں لیکن وہ صحابہ کو نظر نہ آتے ہوں۔ کیوں کہ سورۃ الاعراف (07:27) میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ جنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے بھی ہوں۔لیکن چونکہ وہ صحابہ کو نظر نہیں آتے تھے اس لیے ہمارے پاس اس کے متعلق دو سے زیادہ روایات نہیں ہیں۔

پھر جنات کی ٹرانسفورمیشن کے متعلق ایک اور حدیث مؤطا امام مالک (1789) میں بھی ہے اور جو بڑا مشہور واقعہ ہے کہ کیسے غزوہ خندق کے موقع پر ایک صحابی اپنے گھر گئے تو دیکھتے ہیں کہ بیوی دروازے پر گھبرائی ہوئی کھڑی ہے اور اپنے شوہر کو کہہ رہی ہیں کہ گھر کے اندر دیکھیں کیا ہے؟ اور جب صحابی نے جلدی سے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو وہاں ایک عجیب بدصورت خوفناک قسم کا بھیانک اژدھا بیٹھا ہوا تھا۔ اور صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں پتہ کہ کس نے کس کو پہلے مارا۔ کیونکہ صحابی اور اس سانپ دونوں کے درمیان ایک لڑائی ہوئی تھی اور دونوں ہی نے ایک دوسرے کو مار دیا تھا۔ اور جب آپ صلى الله عليه وسلم کو کو اس واقعے کی رپورٹ دی گئی۔

تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ کے کچھ جنات، سانپوں کی شکل میں گھومتے رہتے ہیں اور وہ سانپ انہیں جنات میں سے ایک جن تھا۔

ابن کنجور کی جس انفارمیشن کو بھی ہم نے ڈسکسس کیا۔ اس میں اس نے ایک اور بات بڑی اہم بتائی تھی۔ کہ جنات میں سے ہر ایک ٹراس فارم ہونے کی صلاحیت رکھتا بھی نہیں ہے۔ اور یہ کہ ان کی جلدیں کئی طرح کی ہوتی۔ ہیں۔ سفید، سرخ، کالی اور بھوری۔ جنات کے ہاں قوانین انسانی قوانین کی نسبت کہیں زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

# سیکشن 2

ایک صحابی رسول ﷺ حضرت حذیفہ بن یمانؓ ۔

کہتے ہیں کہ لوگ نبی کریم ﷺ سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے۔

لیکن میں آپؐ سے شر کے متعلّق پوچھا کرتا تھا

جب اُن صحابی سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کیوں ؟

تو انہوں نے فرمایا کہ تاکہ جب میں شر کو دیکھوں تو اسے فوراً پہچان لوں اور پھر مجھے اس سے دور رہنے میں آسانی ہو ۔یہ حدیث صحیح بخاری کی کتاب، کتاب الفتن میں ہے اور اس کا رقم ہے 7084۔

اس حدیث سے رہنمائی لیتے ہوئے میں نے جنّات ... اور جادو کی دنیا کے متعلّق میں آپ کو وہ انفارمیشن فراہم کروں کہ جو عام معلومات سے بالکل ہٹ کرہو۔

تاکہ آپ اس شر کو جب بھی دیکھیں ... تو فوراً پہچان کر اس کا توڑ کر لیں ۔

وہ تصاویر کہ جو ڈھونڈنے پر بھی بہت کم مل پاتی ہے ۔

جادو کیا ہوتا ہے ؟ اسے کیوں کیا جاتا ہے ؟

اور ایک اہم سوال کہ قرآن کے ذریعے ... یہ کیسے پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ کسی شخص پر جادو ہوا ہے یا نہیں ؟

سپیشل سیکشن کے اندر میں آپ کو وہ method بتانے والا ہوں کہ کیسے

آپ یہ پتہ چلا سکتے ہیں کہ کوئی شخص محض جسمانی طور پر بیمار ہے یا پھر اس کا مقابلہ ... کسی غیر مرئی قوّت سے بھی ہے ؟

اس سب کے بعد آج ، اس وقت سپین کے شہر اوکسانا میں ایک مسوّدہ موجود ہے جس کا اردو میں نام ہے ’’زہریلے ناموں کی کتاب‘‘

یہ کتاب ... الأندلس کے زمانے یعنی مسلم سپین میں لکھی گئی تھی اور اس میں بڑی ہی تفصیل کے ساتھ 72 ایسے جنّات کا ذکر ہے

کہ جنہیں حضرت سلیمانؑ کے سامنے پیش کیا گیا تھا کیوں کہ القرآن کے مطابق حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے

ہواؤں ، پرندوں اور انسانوں کے علاوہ جنّات پر بھی حکومت دی تھی (السّباء 34:12)

لیکن سلیمانؑ کے دربار میں موجود وہ جنّات دیکھنے میں کیسے تھے ؟

یہ کتاب ہمیں ان کے نام اور ان کی ایک ڈسکرپشن بھی بتاتی ہے کہ وہ دیکھنے میں کیسے تھے ؟

اور پھر ایک ایسے جن کے متعلّق معلومات بھی ... کہ جو قرآن اور حدیث کے مطابق ہم سب میں سے ہر ایک کے ساتھ ہے ۔

ہمارا قرین یا پھر ہمارا ہمزاد کہ جس کا ذکر (الزّخرف 43:36.38) میں بھی ہے اور مسلم و مسند أحمد کی احادیث (7108 / 10280) میں بھی ۔

پھر میں آپ کو 60s کی دہائی کے انڈونیشیاء میں کھیلی جانے والی ایک بڑی ہی پراسرار گیم کے متعلّق بھی بتاؤں گا کہ جسے کھیلنے پر عجیب و غریب نتائج سامنے آیا کرتے تھے ۔

ایک سوال یہ بھی کہ چونکہ قرآن کے متعلق جنّات کی پیدائش

انسان سے کہیں قدیم ہے (الحجر 15:27) تو کیا اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ ہماری نسبت اس دنیا کے متعلّق زیادہ علم رکھتے ہوں گے ؟

آج رات ... میں آپ کو مارچ 1979ء کے أخبار سے ... ایک ایسا حیران کن واقعہ بھی سنانے والا ہوں ...

کہ جس میں اس سوال کا جواب موجود ہے ۔

کہ جنّات ہماری نسبت ... کس بات کا علم زیادہ رکھتے ہیں اور کس بات کا نہیں ؟

لیکن دلچسپ بات یہ کہ آج پہلی مرتبہ ... آپ 1979 والی اس رپورٹ میں بتائی گئی ایک ایک بات کو اس کی تصاویر کے ساتھ پڑھنے والے ہیں۔

اس وقت اسپین کے شہر اوکسانہ میں ایک عربک مسودہ موجود ہے جو کہ مسلم اسپین کے دور کی ایک عمارت کے کھنڈر کے نیچے سے ملا تھا۔

اس عجیب و غریب میں نے مینو سکرپٹ کو

Book of Deadly Names بک آف ڈیڈلی نیمز کا نام دیا گیا یعنی زہریلے ناموں کی ایک کتاب ۔ اور اس میں بڑی ہی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ کیسے ایک نبی بادشاہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے 72 مختلف جنات کو پیش کیا گیا۔ اور یہ بھی کہ ان جنات نے بادشاہ کو اپنی اپنی طاقتوں اور قوتوں کے متعلق بتایا کہ وہ کیا کیا کر سکتے ہیں۔ بک اف ڈیڈلی نیمز میں ان جنات کے متعلق اتنا ہی ہے۔

لیکن اس سے اگے کی انفارمیشن یعنی ان جنات کے نام 1089 میں لکھی ابوالفضل محمد الطباسی کی کتاب الشامل فی البحر الکامل میں موجود ہے۔ جنات میں سے ایک جن تھا جس کا نام تھا المذاہب کیونکہ اس کا جسم سونے کی طرح چمکا کرتا تھا۔ پھر ایک اور جن تھا کہ جس کا نام تھا ال ابیت کہ جو بہت زیادہ سفید رنگ کے جسم والا تھا ۔ اور اس کا پورا جسم نظر اتا تھا ۔ پھر ایک اور جن تھا کہ جس کا نام تھا الاحمر یعنی سرخ رنگ والا اور جس کی ٹانگوں کا صرف اوپری حصہ ہی نظر آیا کرتا تھا ۔ پھر ایک جن تھا بورکن کہ جس کی اواز بہت گر ج دار قسم کی اور اس کی صرف کمر ہی نظر آیا کرتی تھی ۔ پھر ایک اور جن تھا جس کا نام تھا شمورش اور جس کے انے کے وقت صرف اس کے پیٹ کی ایک جھلکی دکھائی دیتی تھی۔ پھر ایک اور جن تھا میمون جس کے صرف پاؤں نظر آیا کرتے تھے۔ اور پھر زبا کہ جو مٹی کے ایک طوفان کی شکل میں سفر کیا کرتا تھا۔

اور دوسری اہم بات جو ابن کنجور نے بتائی کہ جنات کے ہاں قوانین انسانی قوانین کی نسبت کہیں زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ اب یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ سورہ سبا کے مطابق اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو انسانوں اور پرندوں کے علاوہ جنات پر بھی حکومت دی تھی ۔ اور وہ ان کے لیے کام کیا کرتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام جو چاہتے ہیں جنات ان کے لیے تیار کیا کرتے تھے۔ مثلا قلعے، تالابوں کے سائز کے بڑے بڑے پیالے ، چولہوں پر جمی بڑی بڑی دیگیں، اور مجسمے وغیرہ۔ یہ تمام الفاظ سورۂ صبا کی تیرویں ایت کے اندر موجود ہیں۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس حیرت انگیز سلطنت کے متعلق سورہ ص کی 34 ویں آیت کی تفسیر میں ابن کثیر ایک ایسے شریر جن کا ذکر کرتے ہیں کہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے کام کیا کرتا تھا۔ لیکن ایک دن اس نے سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی چرانے کی کوشش کی ۔ اور اس جن کا نام تھا سخر ۔سخر کے متعلق میرے مزید انفارمیشن بھی ملی ۔ نویں صدی کی ایک کتاب عجائب المخلوقات وہ غرائب الموجودات میں کہ جس نے ایک بہت بڑے عربک سکالر ابن الفقی نے لکھا ۔ اپنے دور کے ایک بہت بڑے مورخ اور جیوگرافر۔

وہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے سخر کو اس چوری پرپکڑ لیا تو انہوں

نے اسے سزا دینے کے لیے ایک صندوق میں بند کر کےزنجیروں سے باندھ کر گہرے سمندروں

میں پھینکوا دیا تھا۔ اوراگر میں آپ کو سخر کا وہ پورا واقعہ سناؤں تو آپ دیکھیں گے کہ

سخر نے بھی دراصل ٹرانسفرم ہونے کی کوشش ہی کی تھی۔

لیکن اگر ایسے میں نے یہ تمام واقعات سنانا شروع کردیئے تو شاید یہ کتاب بہت بہت زیادہ لمبی ہو جائیں۔ اس لیے واپس چلتے ہیں اپنے کنجور کی طرف اور دیکھتے ہیں کہ وہ مزید کیا بتا رہا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کبھی انسان جنات اور جانوروں کے علاوہ کوئی مخلوق دیکھی؟

اس نے کہا کہ میں 100 سے زیادہ مرتبہ آسمانوں کی طرف گیا ہوں لیکن ابھی تک میرے انسان کے علاوہ کبھی کسی مخلوق کو نہیں دیکھا۔

پھر ابن کنجور جنات کی ایک اور قسم کے متعلق بتاتا ہے کہ جو کرین کہلاتا ہے یا پھر اردو میں ہمزاد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث ابن کنجور کی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

کرین ایک ایسا جن کہ جو حدیث کے مطابق ہم میں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ہے۔ اور جسے اردو میں ہمزاد بھی کہتے ہیں۔ مردوں کے ساتھ ایک کرین اورعورتوں کے ساتھ ایک کرینہ۔ جنات کی ایک کمزور قسم کہ جو جسمانی ضرورتوں سے آزاد ہے اور کبھی شادی یا ملاپ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

جب عیسٰی داؤد نے اپنےابن کنجور سے اپنے کرین کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ تمہارے کرین کا نام عبد الحادی ہے۔ اور اس وقت وہ تمہارے دائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔

ابن کنجور نے ایک کرسچن عورت کے متعلق بھی بتایا کہ جس کا نام سحر تھا۔اور جس کو عیسٰی داؤد نے کسی زمانے میں اسلام کی دعوت دی تھی۔ ابن کنجور کہتا ہے کہ جب سحر نے اسلام قبول کیا تھا تب اس کے ساتھ اس کی کرینہ بھی ایمان لے آئی تھی اور اس نے اپنا نام عیزیز سے بدل کر فاطمہ رکھ لیا۔ تھا۔ اور جب وہ ایمان لے آئی تو فاطمہ سحر کے لفٹ سائیڈ سے اٹھ کر اس کے دائیں سائیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا جنات کے ساتھ بھی کرین ہوتے ہیں؟

اس نے جواب دیا کہ ہاں جنات کے ساتھ بھی کرین ہوتے ہیں کہ جو جنات کے خاص قسم میں سے ہے۔ وہ انتہائی لطیف اور الجن الحمرکہلاتے ہیں۔ ویسے تو احمرعربی میں سرخ رنگ کو کہتے ہیں لیکن جنات اپنے قریب کو الجن الحمرکیوں کہتے ہیں یہ اپنے کنجور نے نہیں بتایا لیکن اس نے یہ ضرور بتایا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح اپنے کرین کو نہیں دیکھ سکتے۔

لیکن ابن کنجور نے ایک اور بات بڑی ہی زبردست بتائی کہ جس طرح تم یعنی انسان عملیات کے ذریعے اپنے کرین کو قابو کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ ویسے ہی جنات بھی عملیات اور جادو کے ذریعے اپنے کرین کو سامنے لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ جس طرح انسانوں میں سے کچھ لوگ جادو اور عملیات پریکٹس کرتے ہیں، اس طرح جنات میں بھی ساحر اور ویچ کرافٹ کرنے والے موجود ہوتے ہیں کہ جو سحر کیا ہوا پانی پیتے ہیں تاکہ وہ اس جادو کے ذریعے اپنے کرین کو دیکھ سکیں۔

میں نے اس سے پوچھاکہ اگر جنات میں سے کوئی جن ہمارے سامنے آجائیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس نے جواب دیا کہ فوراً آیت لکرسی پڑھنا اور پھر سورت الصافات کی شروع کی 10 آیات پڑھنا۔

اب یہاں کتاب سے ہٹ کر کچھ ایڈیشنل انفارمیشن اور ابن کنجور کی باتوں کے کچھ اہم پوائنٹس ڈسکسس کرتے ہیں۔

آپ نے نوٹس کیا کہ ابن کنجور نے کس طرح آیت الکرسی کے بعد سورح صافات کی دس آیات کا ذکر کیا؟ اس نے ایسا کیوں کہا؟آیت الکرسی کے متعلق تو ہم سب جانتے ہیں کہ حدیث میں آیت الکرسی کی کیا طاقت بتائی گئی ہے۔ لیکن سورت الصافات کی آیات میں ایسا کیا ہے؟

سورت الصافاتکی جن آیات کا اس نے بتایا میں نے انھیں ڈبل چیک کیا اور دیکھا۔ کہ ان آیات (37:1.10) میں انتہائی پاورفل فرشتوں کا ذکر ہے کہ جو صفوں کی صورت میں کھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ فرشتے اللہ کا ذکر ہوتے ہیں۔ اور سر کش شیاطین کو ڈانٹتے اور مارتے اور ان سے آسمان کی ہی حفاظت کرتے ہیں۔

پھر ابن کنجور نے کچھ انفارمیشن کرین کے متعلق بھی دی۔ لیکن آج میں آپ کو کرین کے متعلق کچھ اورانفارمیشن دینے والا ہوں۔ ہمارا ہمزاد اپنی اصل شکل کے ساتھ دیکھنے میں کیسا ہوتا ہے؟ یہ بات تو ہمارا رب جانتا ہے۔ لیکن صحیح مسلم 7108 اور مسند احمد 10280 کی حدیث کے مطابق۔ ہم میں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ایک ہمزاد موجود ہے۔ اب ایک بات یاد رکھیے گا کہ اللہ تعالی نے اس سے ہماری نگاہوں سے اوجھل کر رکھا ہے اور وہ ہمارے سامنے کبھی ظاہر نہیں ہوتا۔لیکن ایک ماہر ساحر اسے بلا سکتا ہے۔ اسے سمن کر سکتا ہے

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ساحر اپنے جادو کے ذریعے ہمارے ہمزاد کو اپنے پاس بلا سکتا ہے۔ اور جب ہمارا ہمزاد ساحر کے سامنے ظاہر ہوگا تو وہ ہماری ہی صورت میں ظاہر ہوگا۔ وہ ہماری آواز نقل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ ہماری ہینڈ رائٹنگ تک کاپی کر لے گا۔ کیونکہ وہ پوری زندگی ہمارے ساتھ رہا ہے اور یہ وہ مظہر ہے کہ جو ویچ کرافٹ پریکٹس کرنے والے ظاہر کرتے ہیں۔ جب کمزور ایمان والے لوگ ان کے پاس اپنے گمان میں کسی مردہ رشتےدار کی روح سے ملاقات کے لیے جاتے ہیں تو وہ اس مردہ شخص کے قریب اس کے ہمزاد ہی کو سمن کرتے ہیں اور جھوٹ بول کر یہ کلیم کرتے ہیں۔ کہ یہی اس مردہ رشتہ دار کی روح ہے کہ جو عالم برزخ سے واپس تم سے ملنے کے لیے آئی ہیں اور اس طرح یہ جادوگر یہ ساحر ضعیف اعتقاد لوگوں کو جھوٹ بول کر ان کا ناجائزفائدہ اٹھاتے ہیں۔

لیکن کرین سے متعلقہ ایک بات اور ہے کہ جو میں آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ واقعہ 60 کی دہائی میں انڈونیشیا میں ہوا تھا۔ آپ سب نے اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی اویجی بورڈ کے متعلق ضرور سنا ہوگا۔یہ ایک طرح کی امریکن بورڈ گیم ہے کہ جس کے ذریعے روحوں کو بلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب زیادہ تر لوگ تو اس گیم کو کوئی اتنا سیریس نہیں لیتے لیکن بورڈ کے ہی متعلق کئی سچے واقعات ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے اسے دوسری دنیا کے اندر کھلنے والا ایک خطرناک دروازہ ثابت کیا ہے اور ڈینجرس گیم پلے۔

جو واقعہ انڈونیشیا میں ہوا وہ بھی اویجی کی طرح کے یہ ایک گیم سے شروع ہوا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا۔ کہ اویجی میں کئی لوگ بورڈ کے اوپر ایک ساتھ ہاتھ رکھ کے کھیلتے ہیں جبکہ اس گیم میں کھیلنے والا اپنے ہاتھ میں ایک سٹک پکڑتا تھا۔اس کی ٹپ پر ایک دھاگہ باندھتا تھا ۔ اور دھاگے کے آخر میں ایک پنسل لٹکا دیتا تھا کہ جس کے نیچے پھر ایک پیپر پڑا ہوتا تھا اور پھر اس کے بعد یہ گیم کھیلنے والا کچھ خاص الفاظ ادا کرتا ۔ اور حیران کن طور پر ایسے لگنے لگتا ہے کہ جیسے کوئی اندیکھا ہاتھ، دھاگے سے بندھی ہوئی اس پینسل کے ذریعے پیپر پر کچھ لکھ رہا ہو۔ یہ گیم جنگل کی آگ کی طرح انڈونیشا میں پاپولر ہو گئی تھی ۔ اور اس گیم کا نام تھا جائی لونگ کونگ۔ ابھی بھی اگر آپ گوگل پر جائی لونگ کنگ لکھ کر سرچ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ آج تک اس گیم پر انڈونیشا میں Horror کی پوری ایک جنریشن چل رہی ہے۔ اور ایک واقعہ کہ جو انڈونیشن اخباروں میں بھی ،رپورٹ ہوا تھا۔کہ ایک سٹوڈنٹ نے سٹک اٹھا کر پنسل ہوا میں سسپینڈ کی۔ اور وہ مخصوص الفاظ ادا کرنے کے بعد اپنا سوال کیا۔

کہ کیا میں ایگزامینیشن میں پاس ہو جاؤں گا؟ اور آپ کو پتہ ہے کہ پنسل نے پیپر پر کیا لکھا تھا؟ بلاجار دنگن جیات، یعنی کڑی محنت کرو ۔ لیکن اگر یہ واقعہ سچ ہے تو اس سے ایک بات تو پتہ چل جاتی ہے کہ جس غیر مری مخلوق نے بھی اس پینسل کے ذریعے لکھا تھا وہ چیز فیوچر نہیں جانتی تھی۔ اسے یہ نہیں پتا تھا کہ مستقبل میں کیا ہونا ہے۔ اسے یہ نہیں پتا تھا کہ سٹوڈنٹ نے پاس ہونے یا نہیں اور یہی بات۔تو ہمیں سورۂ صبا میں بتائی گئی ہے کہ جنات، غیب کے متعلق نہیں جانتے۔ لیکن وید کی طرح ہی اس گیم میں بھی ہر ایک کو کامیابی نہیں ملتی تھی۔ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے تھے کہ جنہوں نے سٹک اٹھا کر گھنٹوں کوشش کی۔ مگر ان کا پین تک نہیں ہلا۔ لیکن اس ناکامی کے پیچھے کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ اس بارے میں میری ایک انڈرسٹنڈنگ ہے۔ اور وہ یہ کہ پنسل کا ہلنا یا لکھنا اس بات پر بہت زیادہ ڈیپینڈ کرتا ہے کہ گیم کھیلنے والا بیٹھا کس جگہ پر ہے۔ یہ بات بہت زیادہ میٹر کرتی تھی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ انڈونیشیا ایک مسلمان ملک ہے تو اپنی شہرت کے دنوں میں یہ گیم ایک مرتبہ انڈونیشا کی کسی مسجد کے امام نے بھی کھیلی تھی اور اس وقت کہ جب وہ اپنی مسجد کے حجرے میں بیٹھا ہوا تھا اور اسی وقت اس شخص نے ایک بہت بڑی الٹی کی۔ اور شدید ترین بیمار پڑگیا۔ یعنی جو بھی وہ چیز تھی وہ مسجد جیسے ایک مقدس کمپوند میں داخل نہیں ہو پائی اور امام کو بھی اس کے اس شرارت کی ایک سزا فورا مل گئی۔

اس لفظ جائی لونگ کونگ کے متعلق میں تھوڑی سی ریسرچ کی تو ایک مرتبہ پھر سے مجھے لگا کہ یہ الفاظ اوریجنلی انڈونیشین نہیں ہیں بلکہ شاید یہ عربی لفظ جائل یکن کی ایک ویرییشن ہے۔ انڈونیشی زبان میں ڈھلی ہوئی۔ اور آپ میں سے جو لوگ عربی جانتے ہیں وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کا مطلب ہوتا ہے وہ کہ جو رہنے کے لیے آیا ہو۔ یعنی عام الفاظ میں اس گیم کے ذریعے جس کو بلایا جا رہا ہے وہ آ تو جائے گا لیکن پھر وہ رہے گا۔ بلانے والے کے ساتھ ہی۔ لیکن اصل دلچسپ بات میں آپ کو اب بتانے والا ہوں۔

60 کی دہائی میں ہی ایک عرب صحافی انڈونیشی دورہ کرنے گیا. اب وہ دو ر یوٹیوب کا تو تھا نہیں بلکہ لوگ اگر کسی ملک گھومنے کے لیے جاتے ہیں تو پھر واپس آ کر اخباروں میں آرٹیکلز لکھتے ہیں یا پھر اپنے سفر نامے لکھتے تھے لہذا اس صحافی نے بھی واپس جا کر مصر کے اخبار میں ایک انتہائی دلچسپ آرٹیکل لکھا کہ کیسے وہ انڈونیشیا گیا وہاں اس نے بالی کے جزائر میں کچھ عجیب و غریب ہندو دیکھے کہ جو تھے تو ہندو مگر وہ بیف یعنی گائے کا گوشت بھی کھایاکرتے تھے ۔لیکن اپنے اس آرٹیکل میں اس صحافی نے جائی لونگ کونگ نامی اس گیم کےمتعلق بھی لکھا۔اور اس طرح یہ گیم انڈونیشا کے بعد مصر میں بھی پاپولر ہوگئی۔ کئی لوگوں نے یہ گیم کھیلی اور حیران کن طور پر کچھ لوگوں کی پینسلس نہ لکھا بھی. بلکہ ایک شخص کو تو ہائروگ (پرانی مصری زبان) کی صورت میں لکھا ہوا بھی ایک میسج ملا۔

اور پھر ایک عورت کہ جو اپنے مردہ شوہر کی روح سے بات کرنا چاہ رہی تھی وہ قسمیں اٹھا اٹھا کر یہ بات کہہ رہی تھی کہ جومیسج اسے ملا ہے وہ اس کے شوہر کی ہی طرف سے ہے۔ کیونکہ اس میسج میں لکھا ہوا ہے کہ ہماری بیٹی کا خیال رکھنا اور بیٹی کے لیے اس میسج میں وہ لفظ لکھا ہے کہ جسے صرف وہ عورت اور اس کا شوہر استعمال کرتے تھے۔ تیسرا کوئی نہیں تھا کہ جو اس لفظ سے واقف ہوتا اور اگر وہ عورت سچ کہہ رہی تھیتو پھر اس پنسل کو آنے والی کسی روح نے نہیں بلکہ اس کے مردہ شوہر کے کرین نے ہلایا تھا۔

کتاب کی طرف واپس آتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا جنات انسان پر اثر انداز بھی ہو سکتے ہیں؟

اس نے کہا کہ ہاں۔ اور پھر ابن کنجور نے ان لوگوں کی اقسام بھی بتائی کہ جو جنات اور شیاطین کے لیے ایک ایزی ٹارگٹ ہوتے ہیں ۔

اور ان میں سے پہلی قسم ہے وہ لوگ کہ جن کے لیے اخلاق کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پھر وہ لوگ کہ جو جانے انجانے میں کسی جن کو تکلیف پہنچا بیٹھتے مثلاً اللہ کا نام لیے بغیر کسی جگہ پر کوئی وزنی چیز رکھ دینا یا پھر اللہ کا نام لیے بغیر کسی جگہ پر گرم پانی بہا دینا۔ بلکہ آپ کو پتہ ہے کہ اس حوالے سے تو المستدرک للحاکم 666 میں ایک حدیث کہ کوئی شخص کسی غار میں پیشاب نہ کریں۔کیونکہ اس کے اندر بعض جنات کے گھر ہوتے ہیں۔ پھر وہ عورتیں کہ جو اپنے حسن کا خیال نہیں رکھتی۔ اپنے آپ کو دکھانے میں احتیاط نہیں برتتی ۔ بہت آسانی کے ساتھ جنات ان عورتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ لوگ اور بالخصوص وہ عورتیں کہ جو اپنے جسم کی صفائی کا خیال نہیں رکھتی اور ناپاکی کی حالت میں ہی باہر گھومتی رہتی ہیں۔ بلکہ اس حوالے سے تو پچھلے دنوں میں نے ایک کیس بھی دیکھا ہے اور اسی لیے میری درخواست ہے کہ اس چیز کا خاص خیال رکھا کریں۔ پھر وہ لوگ کہ جو اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا نہیں جانتے جنہیں اپنے غصے پر کنٹرول نہیں ہوتا جنہیں اپنے لسٹ پر کنٹرول نہیں ہوتا۔ ان لوگوں میں جنات کو خاص طور پر ایک کشش محسوس ہوتی ہے۔ وہ لوگ کہ جو اداسی یا ڈپریشن میں خود کو سنبھالنا نہیں جانتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وارن کیا ہے کہ کسی عزیز کی موت پر خود کو ضرور سنبھال لیں۔ پھر وہ لوگ کہ جو خوشی میں اتراتے ہیں اور آپ یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ سورہ قصص میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جسے اللہ پسند نہ کرے تو شیاطین فوراً اس شخص کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

لیکن یہ تو ہوگئے وہ لوگ۔ کہ جن کی طرف جنات خود سے مائل ہوتے ہیں۔ پھرانسانوں کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جو خود چاہ کر جنات کو اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ وچکرافٹ پریکٹس کرنے والے ساحر جادوگر ساہرین اور جنات کے درمیان تعلق بہت گہرا ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تعلق کی تصدیق، الانعام کی 128 نمبر آیات کرتی ہے اور میں آپ کو اس آیات کا مفہوم بتاتا ہوں۔کہ جس دن اللہ پوچھے گا کہ اے جنات کے گروہ تم نے انسانوں میں سے بہت سوںکو اپنا لیا۔ تو جو انسان ان سے تعلق رکھنے والے تھے وہ کہیں گے کہ اے پر وردیگار ہم دونوں نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا۔

ساحرین اور جنات کے درمیان تعلق۔ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ اور شروع میں تو جنات

ساحر کا ہر کام کر دیتے ہیں لیکن پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ساحر چاہ کر بھی جنات

سے وہ تعلق ختم نہیں کر پا رہا ہوتا کیونکہ تب جنات اسے سزا دیتے ہیں وہ اسے اندھا کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقا ت تو اس کی جان تک لے لیتے ہیں۔ابن کنجور نے ایک ایسے جن کے متعلق بتایا کہ جو ایک ساحرہ یا ایک جادوگرنی کا کام اس شرط پر کرنے کے لیے راضی ہوا تھا کہ وہ ہر 4 گھنٹے کے بعد اس کے ساتھ تعلق قائم کرے گی۔

ابن کنجور نے یہ بھی بتایا کہ اس نے ایک ایسا انسان دیکھا کہ جس پر چھ جنات مل کر قابض ہوئے ہوئے تھے۔ اور جب ابن کنجور نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ چھ مختلف زبانوں میں جواب دے رہے تھے۔ جن میں سے ایک جن قدیم سنسکرت زبان میں بھی بات کر رہا تھا۔ پھر جن عملیات کے متعلق ابن کنجور نے بتایا وہ انتہائی شدید قسم کے خطرناک عملیات تھے۔ کہ جو کسی کی جان تک لے سکتے تھے۔ مثلا ابن کنجور نے ایک ایسے شخص کے متعلق بتایا۔ کہ جس پر سحر کیا گیا تھا اور 7 سال تک اس شخص کا ایک بازو مفلوج رہا تھا۔ وہ شخص علاج کی خاطر اپنے ملک سے باہر بھی گیا لیکن کوئی علاج کامیاب نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ 7 سال بعد جب اس کے جسم پر قابض ایک جن باہر نکلا تو اس شخص نے اسی مفلوج ہاتھ سے اپنا گلا گھونٹ کر خود کشی کر لی تھی۔

ابنِ کنجور نے سحر کی مختلف اقسام کے بارے میں بھی بتایا۔ مثلا ایک قسم ایسی ہوتی ہے کہ جو میاں اور بیوی کی محبت کو ختم کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے ۔اور اب میں آپ کو کچھ ایسی تصاویر دکھانے والا ہوں۔ کہ جو اس قسم کے سحر کا ثبوت ہے کہ ساحر واقعتاً یہ چیزیں پریکٹس کرتے ہیں۔ اور یہ تصویریں دکھانے سے پہلے میں آپ کو ایک مرتبہ وارن کر دینا چاہتا ہوں کہ جو تصویریں آپ دیکھنے والے ہیں یہ آپ میں سے کچھ لوگوں کے لیے انتہائی ڈسٹربنگ بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہ تصویر آپ دیکھ سکتے ہیں۔

کہ کیسے یہ ایک شادی شدہ جوڑے کی تصویر ہے کہ جس میں میاں اور بیوی کے درمیان علیحدگی کی ایک لکیر کاٹ کر کچھ علامات بنائی گئی ہیں اور عربی میں کچھ الفاظ لکھے گئے ہیں۔ مثلاً طلاق یعنی علیحدگی، حزن یعنی غم، کراہیہ یعنی نفرت، فشل یعنی ناکامی

یا پھر یہ تصویر

کہ جس میں کوئی میاں اور بیوی ہیں کہ جن کی تصویر کے اوپر ایک تالا لگایا گیا ہے۔ اور کچھ جادوئی قسم کے زائچے بنائی گئی ہیں جن سے اللہ تعالٰی ہم سب کو محفوظ رکھے۔

پھر کسی کتے کی ایک تصویر اور میں حیران ہوں کہ کیسے کسی نے اپنے حسد یا نفرت میں آ

کر کسی کے پالتو جانور تک پر یہ جادو کیا ہے؟اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس کتےکی تصویر

میں بھی تالا ڈالا گیا ہے۔ کچھ جادوئی علامات بنائی گئی ہیں اور پھر کچھ عربی الفاظ لکھے

گئے ہیں۔ مثلا مرد یعنی بیماری، سرطان یعنی کینسر، فصل یعنی ناکامی، ضرب یعنی کیڑے،

کمل یعنی پپو، قرارداد یعنی چچڑ، برغس یعنی مکھیاں، اور جہاں تک میری انڈر سٹینڈنگ ہے۔ یہ عمل مصر میں کسی نے کروایا ہے۔ کیوں کہ برغوت اس انداز میں لکھا ہوا ہے کہ جس

طرح سے ایجپشنز لکھتے ہیں۔

اللہ تعالی اس جوڑے کی حفاظت کرے۔

اور آپ ان کے شر کا اندازہ یہاں سے لگائی گئی ہے۔ کسی نولود بچے کی تصویریں اور اس پر

جو الفاظ لکھے ہوئے ہیں وہ میں آپ کو بتا بھی نہیں سکتا۔ اور اس کے ساتھ کسی قسم

کا کوئی کپڑا ہے کہ جس پر خون یا اسی جیسی کوئی چیز لگی ہوئی ہے۔ اور یہ بدترین

قسم کے عملیات میں سے ایک عمل ہے ۔

پھر یہ کسی خاتون کی تصویر ہے کہ جس پر اس کا نام اور اسے بیمار کرنے کا عمل لکھا ہوا ہے۔ بالخصوص اسے کینسر لاحق کرنے کا عمل اور نیچے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کسی بچی کی بھی تصویر ہے۔ اور ساتھ میں شاید اس بچی کے بال اور شاید اس بچی کی کھیلنے کی کوئی گڑیا کہ جس کے ہاتھ اور پاؤں کوجادوئی عمل کے دوران باندھ آ گیا تھا ۔

اور پھر یہ جادو کہ جو کسی جوان لڑکی پر کر کے مرغی کے سر اور برغی کے پنجوں میں لپیٹ کر زمین کے اندر دفنایا گیاتھا۔

قمیض پر کیا گیا عمل بلکہ جس کی بیک گراؤنڈ سٹوری بڑی ہی دردناک ہے اور جو سن کرمیں آپ کو مزید ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا اور پھر یہ ایک عجیب سی تصویر کے جس کا رازصحیح طور پر آج تک نہیں کھل سکا۔

یہ گڑیا سنگاپور میں صبح کے وقت ایک درخت کے نیچے پڑی ہوئی ملی تھی اور اس کی آنکھوں پر ایک پٹی بنتی ہوئی تھی۔ اور اس پٹی کے اوپر بسم اللہ لکھا ہوا تھا۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ گڑیا کہاں سے آئی؟ اور کسی نے آخر کیوں اسے بلند فولڈ کر کے یہاں چھوڑ دیا؟ اب اس کی اصل حقیقت تو کسی کو نہیں پتا لیکن جہاں تک میری انڈرسٹنڈنگ ہے کہ شاید جنات اس گڑیا کو ایک میڈیم کے طور پر استعمال کر رہے ہوں اور جس گھر میں یہ گڑیا موجود تھیں شاید ان لوگوں نے اس گڑیا سے ڈر کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر رات کےکسی پہر اسے دور باہر سڑک پر چھوڑ دیا کہ کہیں یہ۔ واپس گھر پہ ہی نہ آ جائے۔ واللہ اعلم ۔

ابن کنجور نے بتایا تھا کہ ایک مرتبہ جب بچے گڑیا سے کھیل لیں تب ہمارے لیے اس کے اندر موجود کشش ختم ہو جاتی۔ ہیں۔ اس نے کھیلنے والی گڑیا کی بات کی تھی کہ جس سے بچے کھیل چکے ہیں اس گڑیا کی نہیں کہ جو اکثر لوگ صرف ڈیکوریشن کے لیے اپنے گھروں میں یا شیلز کے اوپر رکھ لیتے ہیں۔ اور شاید یہ گڑیا بھی ایسی ہی کوئی بدنصیب گڑیا ہو کہ جو جنات کے لیے ایک میڈیم بن گئی ہو۔ واللہ اعلم۔ بہرحال بدترین قسم کے یہ جادو کسی انسان کو اس کے مقصد میں کامیاب ہونے سے روکنے کے لیے، اسے مالی طور پر تباہ کرنے کے لیے، اسے جسمانی اور ذہنی طور پر ناکارہ کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ ایسی بیماریاں انفیکٹ کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں کہ جو کسی دوائی سے ٹھیک نہ ہوسکے۔ جادو کی ایسی اقسام کہ جو بالخصوص عورتوں پر اٹیک کرتی ہیں۔

اور ابن کنجور نے ایسے جادو کی کچھ علامات بھی بتائیں کہ وہ شخص کہ جس پر جنات کے ذریعے جادو ہوا ہوں، وہ اچانک سے بہت نان سوشل ہوجاتا ہے۔ علیحدہ رہنا پسند کرتا ہے اور اس کے چہرے یا چہرے کے کسی حصے پر اچانک سےکوئی تبدیلی نظر آنے لگا جو ہیں مثلا چہرے پر اچانک سے سیاہ یا سرخ داغ کا نکل آنا یا پھر ڈراونے خوابوں کا نظر آنا۔ جسم میں مسلسل درد کا ہو تے رہنا یا پھر ایسی کیفیت محسوس ہونا۔ کہ جیسے آپ کسی اونچی جگہ سے نیچے گر رہے ہو۔

آپ کو پتا ہے کہ جب یہ تصویریں میں اس کتاب کے اندر شامل کر

رہا تھا تو اس وقت میں کیا سوچ رہا تھا؟ میں سوچ رہا تھا کہ دیکھو ان تصویروں کے متعلق سب سے بھیانک بات بھلا کیا ہے؟ کہ یہ تصویریں کسی فلم یا کسی ڈرامے کی نہیں۔ بلکہ حقیقی لوگوں کی تصویریں ہیں۔ کہ جن پر حقیقت میں کسی نے بلیک میج یا پھر کالا جادو یا پھر وہی کرافٹ پریکٹس کیا ہے؟ اور ان بیچارے لوگوں کو تو شاید اس بات کا علم بھی نہیں ہو گا کہ ان کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

لیکن کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ جس سے ہمیں پتا چل سکے کہ کسی شخص پر کا نا جادو ہوا ہے؟ ہاں اور یہی سوال عیسٰی داؤد نے اپنے کنجور سے کیا تھا۔میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ہم یہ پتا چلا سکتے ہیں کہ کسی شخص پر جنات حاوی ہیں؟

اس نے کہا کہ ہاں۔ غور سے سنے۔ ابن کنجور نے کہا کہ ہاں۔ دائیں ہاتھ کو اپنے منہ کے قریب کرو۔ اتنا قریب کہ تمہیں بولتے وقت اپنے ہاتھ پر اپنی سانس محسوس ہونے لگے۔ اس کے بعد سورہ ابراہیم کی 42 سے لے کر 52 نمبر آیات پڑھو۔پھر سورہ مومنون کی 97 سے لے کر 118 نمبر تک کی آیات پڑھو۔ پھر سورۂ فلک اور سورۂ ناس پڑھو۔اور پھر اپنے ہاتھ کو اس شخص کے چہرے کے سامنے کر دو تو ان سات باتوں میں سے کوئی ایک بات ہوگی۔

ایک سیکنڈ کے لیے یہاں روکیں کیونکہ ایک منٹ کے لیے کتاب سے ہٹ کر میں آپ کو ایک ایڈیشنل انفارمیشن دینا چاہتا ہوں۔ ابن کنجور نے سورہ ابراہیم اور سورۂ مومنون کی انہی خاص آیات کا ذکر کیوں کیا۔ سورۂ فلک اور سورۂ ناس کے متعلق تو ہم جانتے ہیں۔ (جامع ترمذی 2058) کہ وہ اللہ کے حکم سے جنت اور جادو سے ہماری حفاظت کرتی ہیں لیکن کسی کے اوپر جنات کے اثر کو جاننے کے لیے سورۂ ابراہیم اور سورۂ مومنون نے ان کا ذکر کیوں؟ میں نے ان آیات کو ڈبل چیک کیا اور دیکھا۔کہ ان آیات کے اندر دراصل برائی کرنے والوں کو ڈرایا جارہا ہے۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ دیکھو اپنے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھنا۔ وہ تو تمہیں اس دن تک مہلت دے رہے ہیں کہ جس دن شرارت کرنے والے اپنے سر اٹھائے بھاگ دوڑ رہے ہوں گے۔ انہیں ان لوگوں کے انجام سے ڈرایا جارہا ہے کہ جنہوں نے ان سے پہلے شرارت کی تھی۔ برائی کی تھی۔ اور پھر بتایا جا رہا ہے کہ جواب میں اللہ تعالی نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ تم اپنی چالیں چل رہے ہو حالانکہ تمہاری چالیں ایسی نہیں ہے کہ تم ان سے پہاڑوں کو ہلا سکو گے۔

انہیں بتایا جا رہا ہے کہ غالب اللہ ہی ہے اور آخر میں بھی غلبہ صرف اللہ ہی کا ہوگا۔ شرارت کرنے والوں کو ڈرایا جارہا ہے کہ 1 دن گناہ گار زنجیر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ان کے لباس گندھک کے بھرے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں کو جھلسا رہی ہوگی۔ اور پھر آخر میں شریر لوگوں کو وارن کیا جا رہا ہے کہ شاید عقل والے سمجھ لیں۔

اب آپ کو پتا چلا کہ رکیا میں یہ آیات کیوں پڑھی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی شخص کے جسم پر کوئی شریر جن فول پلے کر رہا ہے تو وہ ان آیات میں بتائی گئی۔ اللہ کی پکڑ سے گھبرا کر فوراً سامنے آجائے۔پھر سورہ مومنون میں نے آیات کو بھی ڈبل چیک کیا اور دیکھا ۔ کہ یہ شروع ہوتی ہے اللہ سے اپنی حفاظت طلب کرنے کے ساتھ کہ اے میرے رب میں شیاطین اور ان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ پھر ان آیات میں شرارت کرنے والوں کو حشر اور اس کے عذاب سے ڈرایا جارہا ہے۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ وہاں آگ ان کے چہروں کو جھلسائیں گی۔ وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں۔ گے۔ ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ تم ان آیات کو جھوٹا سمجھتے ہو؟ کیا تم ان آیات کا مذاق اڑاتے ہو؟کیا تم مجھے بھول گئے ہو؟ جب حشر ہو گا تو تم منتیں کرو گے کہ اپ پر وردگار ہمیں واپس بھیج دیں۔ ہم تو وہاں شاید صرف ایک ہی دن رہے ہیں یا پھر اس سے بھی کم اور اللہ فرمائے گا کہ ہاں واقعی تم بہت کم رہے ہو۔ کاش کہ تم جان لیتے۔ کیا تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ تم ہمارے پاس واپس ہی نہیں آؤ گے؟اور پھر آیات اللہ جلال کی تعریف کے ساتھ مکمل ہوتی ہے۔ اب آپ سمجھیں کہ کیسے ان جنات کو ڈرا کر اپنا آپ ظاہر کرنے پر مجبور کر دیں گے؟

جب آپ اپنا ہاتھ اس شخص کے سامنے کریں گے تو ان ساتھ میں سے کوئی ایک بات ہوگی۔ پہلی بات کہ اس شخص پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ شخص بالکل ٹھیک ہے۔ اس پر کسی قسم کے جادو یا جنات کا کوئی اثر نہیں ہے۔

لیکن اگر اسے آپ کی ہتھیلی نظر ہی نہیں آرہی اس کی آنکھیں چندیا آگئی ہیں یا اسے آپ کی ہتھیلی سرخ یا بالکل سیاہ ہو چکی نظر آرہی ہے۔ اگر اسے آپ کی ہتھیلی میں نشانات پڑے ہوئے نظر آرہے ہیں یا پھر اچانک اسے زور دار سر درد محسوس ہونے لگائے یا کسی بھی قسم کی کوئی ایبنارملٹی اچانک سے نظر آنے لگی ہیں۔ تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی مطلب ہے کہ وہ شخص کسی جادو کے زیر اثر ہے۔ یا پھر اس پر جنات حاوی ہیں۔

تو اب تک آپ جان چکے ہوں گے کہ جنات میں صرف شریر اور برے جنات ہی نہیں ہوتے۔ ان میں نیک اور اللہ پر ایمان رکھنے والے جنات بھی موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ جنات، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ کا کلام سیکھنے کے لیے بھی آئے تھے۔ کہ جو لیلۃ الجن والی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن سیکھ کرگئے تھے۔ اور انہی نے جنات کی ایک بات میں آپ کے ساتھ ضرور شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ سورۂ ہجر سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ انسان کی نسبت جنات کو بہت پہلے تخلیق کیا گیا تھا وہ اس دنیا میں انسانوں سے کہیں زیادہ اور ایک طویل عرصے سے رہ رہے ہیں۔ اس دنیا کے متعلق ہماری نسبت کہیں زیادہ قدیم نالج رکھتے ہیں۔ پھر چونکہ ان کی عمریں بھی ہماری نسبت کہی زیادہ ہوتی ہے۔ تو ان کے پاس سیکھنے کے لیے ہماری نسبت وقت بھی بہت زیادہ ہوتاہے۔مثلاً جب انسان کوئی ہنر سیکھتا ہے تو اگر آپ بچپن اور بڑھاپے کے وقت کو نکال دیں تو پیچھے اس کے پاس شاید زیادہ سے زیادہ 20 سے 25 سال کا وقت بچتا ہے جبکہ جنات کے ساتھ یہ ریسٹریکشن نہیں ہے ان کے پاس تو ہزاروں سال کا وقت ہوتا ہے لہذا اگر ہنرکی بات کی جائے۔ تو کچھ علوم ایسے ہیں کہ جن میں انسانوں کی نسبت جنات کہیں زیادہ ماہر ہیں اور انہی علوم میں سے ایک علم ہے، میڈیکل کا علم اور اب جو بات میں آپ کو بتانے والا ہوں اسے سن کر، شاید آپ میرا یقین نہ کریں لیکن یہ واقعہ 26 مارچ 1979 کے کویتی اخبار القبس نے شائع کی تھا۔ میں آپ کے ساتھ ضرور شیئر کرنا چاہتا تھا۔

یہ واقعہ کویت میں رہنے والی 57 سال کی کرسچن خاتون مسز ثامیہ الوادی کا ہے۔ ایک رات اچانک انہیں معدے اور سر میں شدید درد محسوس ہونے لگا۔ ان کے شوہر لے کر ہسپتال کی طرف بھاگے اور ڈاکٹرز نے جب انہیں ڈائیگنوز کیا تو پتا چلا کہ مسز ثامیہ کو معدے کا کینسر ہے لیکن ڈاکٹر ان کا علاج نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ کینسر معدے کے اندر ایک چھوٹی سی وین میں ڈیویلپ ہو رہا تھا۔ مسز سامعہ کو گھر لے آیا گیا اور شدید ذہنی ڈپریشن کی وجہ سے وہ کوما میں چلی گئی۔ اس دوران آرٹیفیشل طریقے سےڈاکٹرز انہیں خوراک دیتے رہیں اور جب ایک ماہ بعد مسز سامعہ ہوش میں آئی۔ تو پتہ چلا کہ ان کے جسم کا کافی سارا حصہ پیرالائزڈ ہو چکا ہے اور ڈاکٹرز نے بتایا کہ کینسر اب ان کے جگر تک بھی پہنچ چکا ہے۔ اور اب شاید وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہ سکے۔

اس بری خبر کے بعد مسز سامعہ کے جاننے والے اور دوست ان سے ملنے کے لیے آنے لگے اور ان کے جاننے والوں میں ایک مسلمان خاتون بھی تھیں کہ جو حج کر کے کویت واپس ائی تھیں۔ اب انہوں نے بھی اپنی سی کوشش کرتے ہوئے مسز سامعہ کے پاس بیٹھ کر قرآن کی کچھ آیات تلاوت کی کہ جنہیں سن کر مسز سامعہ کو ایک عجیب سکون سے محسوس ہونے لگا۔ انہیں پرسکون دیکھ کر ان کے شوہر بازار سے تلاوت کی کچھ آڈیو ٹیپس لے کر آگئے۔ اب ظاہر ہے کہ یہ 1979 کی بات ہے اور یوٹیوب کا دور تو تھا نہیں۔ لہذا مسز سامعہ روز رات کو تلاوت کی وہ ٹیپس پلے کر کے اپنے پاس لگا لیا کرتی ہیں اور پھر یوں ہی نومبر کی ایک رات مسز سامعہ نے اپنے شوہر سے ایک عجیب درخواست کی۔ کہ بازار سے جو سب سے بہترین پرفیوم ملتا ہے وہ لے آئیں اور لا کر میرے پورے جسم پر چھڑک دیں اور مجھے اندھیرے میں بالکل اکیلا چھوڑ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیں۔ اور وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ وہ رات کی تنہائی کو محسوس کرنا چاہتی ہے۔

اس بات کے بعد مسز سامعہ کے شوہر کو یہ یقین ہو گیا کہ شاید آج میری بیوی کی آخری رات ہے لہٰذا انہوں نے ان کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ایسا ہی کیا وہ بازار گئے اور مہنگے ترین پرفیوم کی ایک بوتل آئے۔ اسے مسز سامعہ کے جسم پر چھیڑ کا اور انہیں بالکل اندھیرے میں کمرے میں بند کر کے خود خدا سے دعا کر دعا کرنے لگے۔ کہ ان کی بیوی کی تکلیف کو ختم کردیا جائے۔ صبح جب انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو کسی قسم کا کوئی رسپانس نہیں آیا۔ انہوں نے دوبارہ دستک دی لیکن مکمل خاموشی۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ دروازہ اندر سے بھی بند تھا۔ لہٰذا جب زور لگا کر انہوں نے دروازہ کھولا

تو آگے ان کی آنکھوں کے سامنے ایک عجیب منظر تھا۔ دیکھتے ہیں کہ مسز سامعہ بستر پر ایسے پڑھی ہوئی ہیں کہ ان کے جسم کا اوپری حصہ گاؤز بینڈجز میں لپٹا ہوا ہے یعنی پٹیوں میں۔ جبکہ جسم کے نچلے حصے پر صرف ایک چادر ڈلی ہوئی ہے۔ اور مسز سامعہ بے ہوش پڑی ہیں۔

ان کے شوہر نے گھبرا کر اپنے بچوں کو بلایا پڑوسی بھی ان کے گھر آ گئے اور جب ڈاکٹرز گھر پہنچے تو یہ سب دیکھ کر انہوں نے فوراً کہا کہ مسز سامعہ کسی انتہائی ڈیلیکیٹ اور ہائلی سوفیسٹیکیٹڈ قسم کے سرجیکل آپریشن سے گزری ہیں۔ اور اس لیے فوراً سے پہلے انہیں ہسپتال لے کر جانا ہوگا اور ہسپتال لے جاکر پتا چلا کہ کسی نے رات کو مسز سامعہ کے جسم سے کینسر مکمل طور پر ریمووکردیا ہے۔

مسز سامعہ الوادی کے ساتھ کیا ہوا تھا القدس اخبار نے ان کا پورا ایک انٹرویو پبلش کیا تھا کہ جس میں مسز سامعہ نے بتایا کہ کیسے جب ان کے شوہر کمرے میں گپ اندھیرا کر کے چلے گئے۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ رو رہی تھی۔ اور سورہ بقرہ کی تلاوت سن رہی تھی اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ جب نہ وہ جاگ رہی تھی۔اور نہ ہی وہ سو رہی تھیں کہ اسی وقت ان کے کمرے میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوئے کہ انہیں جن کے چہرے تک دکھائی نہیں دے رہے تھے لیکن انہیں واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ان کے پیٹ سے کپڑا ہٹا کر اسے کھول رہا ہے مگر مسز سامعہ کو کسی قسم کا کوئی پین درد محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔ اور پھر اس کے بعد کسی ہاتھ نے ان کے منہ میں روئی کا ایک ٹکڑا رکھ دیا اور پھر انہیں کچھ یاد نہیں کہ اس کے بعد کیا ہوا لیکن کسی نے اس رات ان کے جسم سے کینسر کو مکمل طور پر جڑ سے نکال دیا تھا۔ آج بھی القدس اخبار کا یہ انٹرویو ہمارے سامنے ان گنت سوالات کھڑے کیے ہوئے ہیں۔ ہم اس دنیا اور اس میں رہنے والی مخلوقات کے متعلق جانتے ہی کیا ہیں؟ کون تھے وہ کہ جنہوں نے مسز سامعہ کے جسم سے اس رات کینسر کو نکال دیا تھا۔

اس واقعے کے بعد مسز سامعہ کئی سال تک زندہ رہیں لیکن جس وقت وہ زندگی اور موت کے درمیان معلق تھی تو اپنے ڈیتھ بیڈ پر بھلا وہ جھوٹ کیوں بولیں گی؟ میرا ذاتی طور پر یہی ماننا ہے کہ یقیناً وہ کوئی نیک جنات ہی تھے کہ جنہوں نے اپنے قدیم ہنر کے ذریعے مسز سامعہ کا کینسر نکال دیا۔ لیکن وہ کہاں سے آئے تھے؟ اور کہاں کو چلے گئے۔ اس بات کا جواب شاید آپ کو کوئی کبھی بھی نہ دے سکے۔ جنات کی یہ دنیا ایک بہت ہی حیران کن دنیا ہے جس کے متعلق میں آپ کو گھنٹوں تک بتا سکتا ہوں اور آج بھی میں نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے میری کوشش تھی کہ وہ سب صرف ایسا مستند علم ہو کہ جسے قرآن وحدیث بھی پروف کرتے ہو۔ لیکن آپ کو پتہ ہے کہ ایک جن ایسا بھی ہے کہ جس کا قرآن و حدیث میں کئی بار آیاہے؟ ابلیس۔

وہ جن جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دینے سے انکار کیا تھا اور سورح سود کے مطابق کہا تھا کہ یہ مٹی کا بنا ہوا ہے جبکہ میں آگ کا۔ اور اس کتاب کا آخری سوال ابن کنجور سے بلیس کے متعلق تھا۔ ابن کنجور نے بتایا کہ جب وہ چھوٹا تھا تو اس کا باپ ابلیس کے پاس لے کر آیا تھا اور ابن کنجور کے مطابق اب ابلیس ان انتہائی پاورفل جنات میں سے ہے کہ جو اپنی شکل تبدیل کر سکتے ہیں اور اپنے کنجور کی اس بات کو مسند احمد کی وہ حدیث سے ثابت کرتی ہے۔ کہ جہاں قیامت کے قریب شیطان انسان کی شکل میں ٹرانسفارم ہو کر ایک مرتبہ پھر سے بت پرستی شروع کروانے کے لیے آئے گا۔ یا پھر وہ وہاں گیا کہ جہاں ابلیس ایک بوڑھے نجدی شیخ کی شکل میں ٹرانسفارم ہو کر کفار مکہ کے پاس آیا تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا مشورہ دیا تھا۔

لیکن جب ابن کنجور نے اسے دیکھا تو اس وقت وہ ایک ایسے روپ میں ٹرانسفارم ہوا ہوا تھا کہ جیسے کوئی انتہائی بدصورت چھوٹےقد کا آدمی ہو۔اس کا قد اس وقت صرف پانچ فٹ تھا۔ لیکن ابن کنجور نے بتایا کہ وہ خود کو 30 فوت کی بلندی تک بھی لمبا کرلیا کرتا تھا۔ اب یہاں ایک بات میں آپ کے ساتھ ضرور شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدے سے انکار پر سور ح ہجر کے مطابق۔ ابلیس کو آسمانوں سے نکال دیا گیا تھا لیکن اس طرح راندہ درگاہ ہونے سے پہلے وہ انتہائی ہائی رینکنگ فرشتوں کی ایک جماعت میں شامل ہوا کرتا تھا اور اس وقت اس کے کئی نام تھے۔ ازازیل ، الحکم، سلطان العرد، حارث۔ یہی وہ جن تھا کہ جو ہم سے پہلے زمین پر رہنے والے جنات کو مار مار کر جزیروں کی طرف بھگانے والے فرشتوں کو لے کر آیا تھا۔

تو کیا یہ تب بھی ایسا ہی بدصورت اور مکرو شکل والا ہوا کرتا ہوگا۔ شاید نہیں۔ کیونکہ بک وف حسکل یعنی بائبل میں راندائے درگاہ ہونے سے پہلے کہ ابلیس کی جو شکل و صورت بتائی گئی ہے وہ اس سے بہت مختلف ہے۔ اور وہ ڈسکرپشن یہ ہے کہ اس کا جسم 10 مختلف رنگوں کے جواہرات سے ڈھکا ہوا ہوتا تھا۔ اب یہ جواہرات کسی لباس میں جڑے ہوئے تھے یا اس کی اپنی جلد میں ان کرسٹڈ تھے۔ اس بات پر ڈیبیٹ کی جا سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے۔ کہ وہ جواہرات اس کی اپنی جلد میں ان کرسٹڈ تھے کیونکہ کیونکہ بک افیزکیل 28 17 میں اس کی تخلیق کا ذکر ہے کہ اس کی جلد سونے کی طرح چمکا کر دی تھی۔

یہ کتاب بس یہی تک ہے۔ کافی عرصے سے میں چاہ رہا تھا کہ آپ کے لیے جنات کی اند دیکھی دنیا کے متعلق کچھ اس طرح کا ریسرچ ورک کروں کہ جو آپ کے لیے بالکل نیا ہو لیکن نیا ہونے کے ساتھ ساتھ بالکل مستند ہوں۔ بالکل سچاہو۔

اور اگر آپ کو میری یہ محنت پسند آئی ہو اور اگر آپ اس ریسرچ پروگرام کو ایسے ہی چلتے رہتے دیکھنا چاہتے ہیں تو میرے اور میرے والدین کے لیےایک مرتبہ سچے دل سے دعا کر دیجئے گا ۔

شکریہ اور اللہ حافظ۔

# باب 4

# شمس المعارف

شمس المعارف

کہ اس کتاب کی آخر حقیقت کیا ہے ۔

کیا واقعی اسے جنات نے لکھا ہے ؟

کیا واقعی شیاطین اس کی حفاظت کرتے ہیں ؟

کیا اسے پڑھنے والے کی طرف واقعی ...

اندیکھی دنیاؤں میں رہنے والے متوجّہ ہو جاتے ہیں ؟

کیا آپ واقعی اس کتاب کے متعلّق جاننا چاہتے ہیں

# ایک بہت ہی خاص باب

ایک مدنی صحابی تھے "حضرت حسان بن ثابتؓ"

جب نبی ﷺ ہجرت کر کہ مدینہ آئے ۔ تو اس وقت حسانؓ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی۔ اور آپؓ معمر صحابہ میں شمار ہوا کرتے تھے ۔

عمر رسیدۃ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ جنگوں میں تو حصّہ نہیں لیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسانؓ کے لیے مسجد میں ایک منبر رکھوایا ہوا تھا ۔ کہ جس پر کھڑے ہو کر حسانؓ شاعری کی زبان میں کفار کے الزامات کا جواب دیا کرتے تھے ۔ اور آپؐ ، حسانؓ کے لیے کہتے تھے کہ اللہ رب العزت روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے (شمائل ترمذی جلد اوّل)

اب حضرت حسانؓ اپنے بچپن کا ایک واقعہ سناتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں سات یا آٹھ سال کا ایک بچہ تھا لیکن اتنا سمجھدار ضرور تھا کہ جو سنتا. اسے سمجھ لیا کرتا تھا ۔ تو ایک رات میں نے دیکھا کہ یثرب کا ایک یہودی پہاڑ پر چڑھے پکار پکار کر یہودیوں کو جمع کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا اھل الیہود !

آج وہ ستارہ طلوع ہو گیا کہ جو صرف ایک نبی کی بعثت پر طلوع ہوتا ہے ۔ (المستدرک للحاکم)

اور حسانؓ کہتے ہیں کہ میں تاریخوں کا حساب لگا لگا کر دیکھا کرتا تھا ۔ کہ اس رات یقیناً محمد (ﷺ) کی ہی پیدائیش ہوئی ہو گی ۔

اس واقعے سے آپ نے کیا انڈرسٹینڈ کیا ؟

یہ واقعہ نبوّت کے حق میں ایک دلیل کے طور پر دیا جاتا ہے اور جو کہ یہ ہے بھی ، کوئی شک نہیں. لیکن ایک بات اور بھی ہے ۔

کہ اس یہودی نے اپنا اعلان ایک مخصوص ستارہ دیکھنے کے بعد کیا تھا ۔

وہ کونسا ستارہ تھا کہ جو صرف ایک نبی کی پیدائیش پر نکلتا ہے ؟

ابو سفیان بن حربؓ ... وہی ابو سفیان کہ جو فتح مکہ پر ایمان لائے تھے ، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام کی طرف گیا ہوا تھا ۔ اور ہم لوگ ایلیاء میں تھے (یعنی آج کا فلسطین)۔ کہ تبھی ہمیں رومن بادشاہ ہرقل نے اپنے دربار میں بلایا ۔

ہرقل ... بیزنطین امپائر کا بادشاہ تھا اور اسے نبی کریم ﷺ نے بذات خود ایک خط بھی بھیجا تھا ۔ ابو سفیان کہتے ہیں کہ ہرقل نے ہمیں بلایا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا ترجمان بھی اس کے پاس ہی کھڑا ہے ۔

ترجمان کے ذریعے ہرقل نے ہم سے پوچھا کہ عرب میں جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے ، تم میں سے اس کا رشتہ دار کون ہے ؟ ابو سفیان نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ تو ہرقل نے انہیں سب سے آگے کھڑا کیا اور پچھلوں سے کہا کہ میں اس سے کچھ سوال کرنے والا ہوں اور اگر یہ جھوٹ بولے تو تم نے فوراً مجھے مطلع کرنا ہے ۔ اور ابو سفیان کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ... اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ میرا جھوٹ پکڑا جائے گا تو اس وقت میں ضرور جھوٹ بولتا۔

اس کے بعد ہرقل نے ابو سفیان سے دس سوالات پوچھے ۔ کہ جو اس آرٹیکل کا مقصد نہیں ہیں، اس لیے میں انہیں یہاں نہیں لکھ رہا لیکن اس تمام گفتگو سے فارغ ہونے کے بعد ہرقل نے کہا کہ مجھے یہ تو پتہ تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے . لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ نبی تم میں سے ہو گا۔

پھر ہرقل نے اونچی آواز میں آپؐ کا بھیجا ہوا خط پڑھا اور جب وہ پڑھ چکا ۔ تو دھیرے دھیرے دربار میں شور و غوغہ اٹھنا شروع ہوا ، بہت سی آوازیں بلند ہوئیں ۔ یہاں تک کہ ابو سفیان کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمیں دربار سے ہی باہر نکال دیا ۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے (محمدؐ) کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا ہے. اس سے تو روم کا بادشاہ بھی ڈرنے لگا ہے ۔ اور پھر ابو سفیان کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ محمد ہم پر غالب آ کر ہی رہیں گے۔

یہ واقعہ بھی نبوت کے دلائل میں اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن آپ نے ایک بات نوٹ کی ؟

ہرقل نے کہا کہ مجھے پہلے سے پتہ تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے ؟ کیسے ؟

اسی حدیث میں آگے چل کر ہے ۔ کہ ابوسفیان کی پارٹی کے ایلیاء پہنچنے سے پہلے

جب ہرقل وہاں آیا تھا تو اس دن وہ کافی پریشان تھا ۔ اور جب اس کے ایک دوست پادری نے اس سے پوچھا تو ہرقل نے بتایا کہ آج رات میں نے ستاروں پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ ہمارے ملک پر غالب آ گیا ہے ۔

بعد میں اپنے اس اندازے کو ویریفائی کرنے کے لیے ہرقل نے اپنے دوست کو بھی خط لکھا اور آگے سے اس نے بھی ستاروں کا مشاہدہ کر کہ اس بات کی تصدیق کی کہ ہاں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔

ہرقل کو اپنی star-reading پر اتنا یقین تھا کہ اس نے اپنے محل میں رومن بیوروکریسی کے ساتھ ایک میٹنگ بھی رکھی اور انہیں قائل تک کرنے کی کوشش کی کہ محمد کی بات سن لینی چاہیے لیکن وہ لوگ اس کی بات نہیں مانے (صحیح بخاری 7 ، سلسلہ الصحیحہ 1026)

آپ نے دیکھا کہ دو کتنے بڑے واقعات ہوئے ہیں. علم نجوم کو بنیاد بنا کر ؟

لیکن تیرہویں صدی کے الجیریاء میں ایک شخص ایسا بھی گزرا ہے. کہ جس نے علم نجوم اور اس جیسے دوسرے علوم کو ایک عجیب لیول پر جا کر سٹڈی کیا تھا ۔ لیکن سب سے دلچسپ بات ہے ۔ اس شخص کا زمانہ

یعنی تیرہویں صدی ۔

کیوں کہ تیرہویں صدی ہی وہ دور تھا کہ جب جرمنی میں رہنے والے یہودیوں نے ایک تحریک چلائی تھی ۔ جس کا نام تھا ’’ہیشے دِم آشکے ناز‘‘ یعنی ’’یہودیوں کے مقدس لوگ‘‘ اور اس تحریک کا مقصد تھا اپنے چھپے ہوئے علوم کو ریوائیو کرنا . وہ علوم کہ جو پچھلے پانچ سو سال کے دوران گم ہو چکے تھے ۔

اور تب جرمنی کے اُن لوگوں اور الجیریاء کے اُس mystic نے مل کر ... اپنے اپنے علوم کو ملا کر ایک ایسی کتاب لکھی کہ جو پچھلے آٹھ سو سال سے لوگوں کی توجّہ کا مرکز بنی ہوئی ہے.

اور آج میں اس کتاب پر مکمل ریسرچ ورک کے ساتھ بنی ایک بہت ہی خاص باب لکھ رہا ہوں ۔

# شمس المعارف

اس سے پہلے کہ میں آج کی باب کا باقاعدہ اغاز کروں۔ میں اپ کے ساتھ بہت ضروری باتیں شیئر کرنا چاہتا ہوں۔

ایک سوال یہ کہ مرنے کے بعد ہمارے کرین ہمارے ہمزاد کا کیا ہوتا ہے؟ کیا وہ بھی ہمارے ساتھ مر جاتا ہے یا پھر وہ کہیں دور چلا جاتا ہے؟ اس سوال کے کئی جواب ہیں آپ نے بھی یقینا سنا ہوگا۔ کہ کچھ لوگ ایک عجیب عمل کرتے ہیں کہ جب ان کا کوئی عزیز فوت ہو جاتا ہے تو وہ اس کی قبر کی مٹی پر شہادت کی انگلی رکھ کر دعا کرتے ہیں۔ کہ مرنے والے کے ساتھ قبر میں اس کا ہمزاد بھی دفن ہو جائے تاکہ وہ عملیات کرنے والوں کے ہتیں نہ چڑھ جائیں۔ اب یہ عمل سننے میں شاید اپ کے لیے نیا ہو لیکن یقین کریں کہ بہت سارے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس عمل کا کسی معتبر کتاب میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ بلکہ معتبر کتابوں جیسا کہ صحیح مسلم میں صرف اتنا ہی ملتا ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن ہے۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور اب وہ میرے ساتھ صرف خیر کی باتیں کرتا ہے۔

اب اس انفارمیشن سے زیادہ کے اہم سوال کہ کیا وہ جن ہمارے ساتھ ہی پیدا ہوا تھا یا کیا وہ جن ہمارے ساتھ ہی دفن ہوگا؟ یہ باتیں کوئی بھی نہیں جانتا فقط واللہ اعلم۔ اور میں اپنی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا کہ جس کی بعد میں میں دلیل نہ دے سکوں ہاں میں اپ کو اپنی ایک انڈرسٹینڈنگ ضرور بتا سکتا ہوں کہ ہمارا ہمزاد ساتھ ہمارے بعد مرتا نہیں ہے۔ بلکہ وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصے تک شاید وہ ہمارے گھر میں ہی رہے۔ لیکن اس کے بعد پھر وہ کہیں دور چلا جاتا ہے۔ اور میرا ایسا ماننے کی وجہ دراصل سنن ابن ماجہ کی وہ حدیث ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ دجال ایک شخص سے پوچھے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تب تو مجھ پر ایمان لے ائے گا؟ تو وہ شخص کہے تب نہیں ماننے گا اور اسی وقت دو شیاطین حاضر ہوں گے کہ جو اس کے مردہ ماں باپ کی شکل میں ہوں گے۔ اور اسے کہیں گے کہ بیٹا اس کی پیروی کر یہی تیرا سچا مسیح ہے۔ اور میری انڈرسٹینڈنگ یہ ہے کہ وہ شیاطین اس انسان کے مردہ ماں باپ کے کرین ہوں گے۔ کہ جو دجال کے کنٹرول میں آ کر فورا اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی بات مان لے۔ لیکن واللہ اعلم۔ یہ صرف میری ایک انڈرسٹینڈنگ ہے۔

اس باب کا موضوع ایک بہت ہی خاص کتاب شمس المعارف کے متعلق ہے کہ اس کتاب کی حقیقت کیا ہے؟ کیا واقعی اسے جنات نے لکھا ہے؟ کیا واقعی اس کتاب میں جادو سکھایا جاتا ہے؟ تو میں نے سوچا کہ اس کتاب کے متعلق بھی ڈسکس کر لوں۔ دراصل پچھلے دو یا تین سال میں یہ کتاب انٹرنیٹ کی دنیا میں بہت بدنام ہوئی ہے۔ اگر اس وقت اپ یوٹیوب پر شمس المعارف لکھیں۔ تو آپ کو اس کتاب کے متعلق لاتعداد ویڈیوز ملیں گی۔ کہ اس شیاطین نے لکھا ہےکوئی کہتا ہے کہ اسے جنات نے لکھا ہے یا جنات اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اسے پڑھنے والا پاگل ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آج انشاءاللہ پہلی مرتبہ میں آپ کو وہ بتانے والا ہوں کہ جو اج سے پہلے شاید ہی کسی نے اس طرح سے بتایا ہو۔ اور آپ نوٹس کریں گے کہ یہ کتاب تو دراصل صرف ٹپ آف دی آئس برگ ہے۔ سمندر میں تیرتے کسی برفانی تودے کی طرح کہ جس کا باہر صرف تھوڑا سا ہی حصہ نظر ارہا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اصل جسم کا اصل حصہ سمندر کی تہ میں بہت بہت گہرائیوں تک جا رہا ہوتا ہے۔

اور اس کتاب کی شروعات ہوتی ہے تیرویں صدی کے الجیریا میں رہنے والے ایک مسلمان فلسفی اور میتھمیٹیشن (ریاضی دان) ابوالعباس احمد بن علی البننی سے۔ البننی کی زندگی کیسی تھی۔ یہ ہمیں نہیں پتا۔ ہمیں ان کے متعلق کچھ زیادہ نہیں پتا۔ لیکن آج البننی کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ان کی بدنام زمانہ کتاب ہے جس کا نام ہے شمس المعارف ولعطائف الحوارف۔ اس کتاب کیا لکھا ہوا ہے؟ اور کیا اسے صرف پڑھنے ہی سے جنات حاوی ہو جاتے ہیں؟ کیا واقعی یہ کتاب غائب ہونا سکھاتی ہے؟ پانیوں پر چلنا سکھاتی ہے؟ ہوا میں اڑنا، لڑائی میں جیتنا، لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا، جنگلی جانوروں کو اپنا غلام بنا لینا، جنات کو مسخر کر لینا سکھاتی ہے؟

یہ جاننے کے لیے میرے شمس المعارف کو بذات خود شروع سے لے کر آخر تک پڑھا۔ اس میں سے نوٹس بنائے۔ اور اب میں آپ کے ساتھ اس کتاب کے تمام ڈیٹیلز شیئر کرنے والا ہوں۔ لیکن ایک ضروری بات کہ مصلحت کی بنا پر اس کتاب کے اصل صفحات کی تصاویر اس کتاب میں کہیں بھی نہیں دکھا رہا۔ لیکن جو انفارمیشن میں آپ کو بتاؤں گا۔ وہ شمس المعارف کے متعلق آپ کو شاید کسی نے نہیں بتایا ہوگا۔ یہ کتاب شروع ہوتی ہے اللہ تعالی کی حمد و ثنا سے۔ اور البننی شہادت پڑھتے ہوئے گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدصلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔

پھر وہ اس کتاب لکھنےکی وجہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ کتاب میں نے اس لیے لکھی ہے۔ تاکہ اللہ تعالی کے تمام ناموں میں جو راز پوشیدہ ہیں انہیں علم الاعداد کے ساتھ ملا کر علم کے اس خزانے تک پہنچوں کہ جو آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کتاب کا نام میں نے شمس المعارف ولعطائف الحوا﻿رف اس لیے رکھا۔ کیونکہ یہ کتاب علم کے ایک سورج کی طرح ہے۔ اور اس کے اندر میں نے وہ علوم لکھے ہیں کہ جو سب سے زیادہ آسان ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی البنی یہ وارننگ بھی دیتے ہیں۔ کہ اس کتاب کو ہر قیمت پر نااہل لوگوں سے دور رکھا جائے۔ یعنی وہ لوگ کہ جو اس علم کی طاقت کو نہیں سمجھتے ہیں۔

اور اس سے آگے پھر کتاب کا مواد شروع ہوتا ہے۔ کہ جو 40 فصلوں میں ہے یعنی کہ 40 ڈویژنز۔ آپ نے کچھ نوٹس کیا کہ اس کتاب کی 40 فصلیں یعنی اس کتاب کو 40 حصوں میں بانٹنا البنی کا شماریات کی طرف سب سے پہلا ریفرنس ہے۔ 40 کا ہندسہ اعداد کا علم رکھنے والوں کے ہاں بہت اہم ہوتا ہے۔ 40 سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نبوت ملی تھی۔ 40 دن کے لیے حضرت موسی علیہ السلام کوہ طور پر دور پر گئے تھے۔ 40 دن کے لیے طوفان نوح علیہ السلام اس دنیا میں رہا تھا۔ قیامت سے پہلے ہونے والی بارش 40 دن تک برستی رہے گی۔ ماں کے پیٹ میں بچہ 40 دن کے بعد شکل میں آنا شروع ہوتا ہے۔ 40 کا ہندسہ علم الاعداد میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ایک علامت ہے نئی شروعات کی۔

اس کے بعد البنی علم الحروف کا مطلب بتاتے ہیں۔ کہ یہ ایک بہت بڑی فیلڈ آف سٹڈی ہے۔ علم الحروف یعنی حروف کے اندر پوشیدہ علم۔ حروف یعنی (الف ب ت) وغیرہ۔ کہ جس سے اچھے اور برے دونوں مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ بات بہت اہم ہے۔ اور اس سے آپ نے ذہن میں رکھنا ہے۔ پھرالبنی حروف کا بہت گہرا تبصرہ کرتے ہیں۔ اس کا تجزیہ کرتے ہیں کہ حروف مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔ مثلا کچھ حروف عربی کی طرح رائٹ ٹو لیفٹ لکھے جاتے ہی۔مثلاً ۔ اور ان میں مختلف طرح کے علوم چھپے ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ حروف لاطینی کی طرح لیفٹ ٹو رائٹ لکھے جاتے ہیں۔مثلاً

۔اور ان میں چھپے علوم بالکل مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔ پھر کچھ حروف کے شروع میں نقطے ہوتے ہیں۔مثلاً

۔اور کچھ حروف میں نہیں۔مثلاً ۔ پھر کچھ حروف کو ادا کرتے ہوئے ہونٹ مل جاتے ہیں۔مثلاً ۔ جبکہ کچھ حروف کو ادا کرتے ہوئے نہیں۔مثلاً ۔ الغرض بڑی ہی گہرائی کے ساتھ البنی حروف اور ان کی خواص کو ڈسکس کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد اچانک البنی دعوی کرتے ہیں کہ جو میں اس کتاب میں تمہیں بتانے والا ہوں وہ تمہیں کہیں اور سے نہیں ملے گا۔

اور پھر یہ بک انتہائی کمپلیکس انتہائی پیچیدہ اور گہری گفتگو سٹارٹ کر دیتی ہے- اس بک میں البننی نے کئی باتیں قرآن و حدیث سے لے کر بیان کی. لیکن انہوں نے ریفرنسز نہیں دیے. بلکہ ریفرنس کو اس باب کی خاطر میں نے خود ڈھونڈا تھا. مثال کے طور پر ایک جگہ البننی کہتے ہیں کہ علم الاعداد کا علم قرآن میں موجود ہے- کیونکہ قرآن کی ہر آیات میں 7 معنیٰ چھپے ہوے ہیں- اور کل ملا کی قرآن پاک سے 77000 علوم نکالے جا سکتے ہیں- اور اس دعوے کی دلیل میں وہ کہتے ہیں کہ کیا قرآن میں نہی لکھا کہ "کوئی ایسی شے نہی ہے جو ہم نے قرآن میں نہ لکھی ہو." اب یہ کونسی آیات ہے البنی نے اس کا ریفرنس نہیں دیا. لیکن میں نے اسے ڈھونڈا اور یہ آیات دراصل سورہ الانعام کی ٣٨ نمبر آیات میں ہے- اب غور سے پڑھیں.

سلطنت عثمانیہ کی فلسطین میں ایک یہودی رہب رہتا تھا جس کا نام تھا (آئزک لوریا). آئزک لوریا نے ایک بار کہا تھا کی تورات کی آیات کو 4 تہوں میں ترجمہ یا سمجھا جا سکتا ہے.

پہلی تہہ پیشات کہلاتی ہے یعنی "سادگی". یعنی اس آیت کی معنی کیا ہے. دوسری تہہ رامیز کہلاتی ہے یعنی "اشارہ". یعنی اس آیت میں کس چیز کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے. تیسری تہہ درش یعنی "سبق". یعنی ہم اس اس آیت سے سبق کیا سیکھ سکتے ہیں. اور چوتھی تہہ سورٹ یعنی "راز". یعنی اس آیت میں کونسا راز چھپا ہوا ہے. یعنی وہ علم جسے صرف خاص لوگ ہی سمجھ سکیں گے. اور اس ٹارگ آئزک لوریا نے پوری تورات کی سورڈ لیول پر تشریح کی. تورات میں نے مخفی علوم نکالنے کی کوشش کی.

اور لگتا ایسے ہے کی احمد البننی نے بھی کچھ ایسا ہی کرنے کو کوشش کی. مثلاً وہ الله کی ناموں میں چھپے ہوے علم کی بات کرتے ہیں کہ جیسے الله تعالیٰ کا ایک نام ہے "یا ودود" جس کا مطلب ہوتا ہے محبّت کرنے والا. لہٰذا وہ ودود میں موجود حروف یعنی (و د و د) کی ہندسے نکالتے ہیں. اور پھر ان کے نمبرز کو جمع کر کے ایک ایسے ایسا نقش بناتے ہیں جس سے محبّت میں اضافہ ہوتا ہے.

پھر البننی اسم اعظم کا تذکرہ کرتے ہوے کہتے ہیں کہ اسم اعظم وہ عظیم نام ہے کہ اس کے ذریعے جو بھی دعا مانگی جائے جو بھی دعا، وہ قبول ہوجاتی ہے. جسے اسم اعظم کا علم ہو جو پانیوں میں بھی زندہ رہ سکتا ہے. اور ہواؤں میں نے اڑ سکتا ہے.

اور پھر وہ حروف مقتیات جو بلاشبہ قرآن پاک کے رازوں میں سے ایک راز ہے ان کے متعلق گفتگو کرتے ہوۓ

کہتے ہیں کہ اسم اعظم اصل میں حروف مقتیات میں ہی چھپا ہوا ہے. اور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے

امام ابوحنیفہ سے حروف مقتیات کا مطلب پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر تمہیں اس کا مطلب پتا چل جائے تو

تم پانیوں پر چلو اور تمہارے پاؤں بھی نہ گیلے ہوں.

یہ واقعہ سچ ہے یا نہیں، میں نہیں جانتا. کیونکہ اسے البننی نے لکھا ہے اور البننی نے کسی بھی چیز کا حوالہ نہیں دیا. یہاں تک کہ حدیثوں کا بھی نہی. آپ جو بھی حوالے اس کتاب میں لکھے ہوے پڑھیں گے وہ سب میں نے خود ڈھونڈے ہیں. مثلاً ایک جگہ البننی علم نجوم کی بات کرتے ہوے ایک حدیث کا ریفرنس دیتے ہیں کہ جب صبح کے وقت سورج یا ستارہ طلوع ہوتا ہے تو آفات کو ختم کر دیا جاتا ہے. اب اس حدیث کا البننی نے کوئی ریفرنس نہی دیا. حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے اور مسند احمد #10237 میں ہے. اب ستارہ نکلنے سے آفات کیسے ختم ہوجاتی ہیں وہ ایک الگ topic ہے. لیکن اس حدیث سے البننی علم نجوم اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں.

اسی طرح وہ قرآن کی ایک آیات quote کرتے ہیں کہ کیا قرآن میں نہی لکھا کہ "ہم نے آسمان میں برج بناۓ؟" وہ اس آیات کا کوئی ریفرنس نہی دیتے لیکن اس سے اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان بروج سے مراد علم نجوم کے 12 بروج ہیں. مثلاً Gemini ، Cancer ، Leo ، وغيره . اب یہ آیات الحجر کی 16 # ہے. اب اس میں کونسے بروج کی بات ہو رہی ہے وہ بھی ایک الگ سے بحث ہے. لیکن البننی ان آیات میں چھپے ہوے علوم جاننے کی کوشش کر رہے ہیں. پھر دنوں میں پوشیدہ راز کہ کونسے دن میں کیا خاص اہمیت ہے. مثلاً جیسا کہ صحیح مسلم (#7054) میں آتا ہے کے الله تعالیٰ نے زمین کو ہفتے کے دن پیدا کیا، پہاڑوں کو اتوار کے دن، درختوں کو پیر کے دن، مکروہات کو منگل کے دن، نور کو بدھ کے دن، جانوروں کو جمعرات کے دن، اور سب سے آخر میں حضرت آدم کو جمعے کے دن پیدا کیا.

تو البننی دنوں میں بھی چھپے ہوے راز جاننے کی بات کرتے ہیں. یا پھر آوازوں میں چھپے ہوے علوم کی بھی. دلیل میں وہ حدیث دیتے ہیں کہ (صحیح بخاری #2) بعض اوقات حضرت محمّد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی اترتے وقت انھیں گھنٹی کی آواز سنائی دیتی تھی. یا پھر وہ حدیث (بخاری#4701) کہ آسمان میں رہنے والے فرشتوں کو الله کا حکم ایسے سنائی دیتا ہے جیسے کسی ملائم پتھر پے زنجیر چلانے کی آواز ہوتی ہے.

آپ کچھ نوٹس کر رہے ہیں؟ وہ تمام آیت، حروف مقتیات، احادیث جو ایک پراسرار فطرت رکھتے ہیں؛ البننی نے ان علوم کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے. اور اب آپ کو بتاتا ہوں کہ انہوں نے شمس المعارف میں لکھا کیا ہے. لیکن اس سے پہلے میں آپ کو ایک بہت بہت ضروری حدیث سنانا چاہتا ہوں. اور اس کتاب کے آخر تک آپ نے اس حدیث کو اپنے ذھن میں رکھنا ہے.

اس وقت حدیث کے کتابوں میں سے 2 کتابیں سے زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہیں. (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) ان کتابوں کے نام ان کے لکھنے والوں کے نام پر ہیں. یعنی امام بخاری رَحْمَتُ اللہ عَلَیہ اور امام مسلم رَحْمَتُ اللہ عَلَیہ. لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے بھی اپنی کتابوں میں تمام کی تمام احادیث نہیں لکھیں. لیکن ان دونوں کے بعد امام حاکم نے وہ ساری حدیثیں جو بخاری اور مسلم کی شرائط پر پورا اترتی تھیں، یعنی انہی کے لیول کی تھیں. حاکم نے انھیں اکٹھا کیا اور اپنی مستدرک للحاکم لکھی. مستدرک کا مطلب ہی کلیکشن ہوتا ہے. یعنی کلیکشن آف للحاکم.

یہ حدیث مستدرک للحاکم (#3148) کہ آپ نے فرمایا کے شرک کو کو پہچاننا ایسے ہیں جیسے اندھیری رات میں صفّا کے پہاڑ پر رینگتی ہوئی کوئی چیونٹی ہو.

اس کتاب کے آخر تک اس حدیث کو آپ نے اپنے ذھن میں رکھنا ہے. کیونکہ یہ حدیث بہت ضروری ہے.

اچھا اب المعارف میں ہے کیا؟ ابھی تک تو آپ نے دیکھا کے البننی نے الله تعالیٰ کے ناموں، قرآن کی آیات اور حدیث میں بتائی جانی والی باتوں کا ذکر کیا ہے. تو یہ کتاب خطرناک کیسے ہوئی؟ اب بتاتا ہوں.

شمس المعارف کے صفہ نمبر 87 پر البننی ایک عجیب عمل کے متعلق لکھتے ہیں. یہ عمل منگل (جس دن شیطان پیدا کیے گئے) کے دن سے شروع ہوتا ہے اور جمعرات کی شام تک چلتا ہے. اس دوران عمل کرنے والے کو روزہ رکھنا ہوتا ہے. اور کچھ خاص چیزیں پڑھنی ہوتی ہیں کہ جو میں ابھی اس کتاب میں نہیں بتا رہا. پھر عمل کے آخری دن یعنی جمعرات کو عصر کے وقت عمل کرنے والے کو بلکل کسی علیحدہ جگہ چلے جانا ہوتا ہے. یعنی بلکل تنہائی میں. اور مغرب کے وقت البننی کہتے ہیں کے تم دیکھو گے. کہ تمہارے سامنے ایک چھوٹے قد اور لمبے بازوں والا بھیانک شخص بیٹھا نظر آے گا. اور تم نے اسے "ابو یوسف" کہ کر بلانا ہے. اس کے پیچھے لمبے ترنگے اونچے قد کے 3 اور بھی مرد کھڑے ہوں گے. لیکن ان سے تم نے بھول کر بھی کوئی بات نہی کرنی. اس وقت تمہیں اپنا دل بیحد مضبوط رکھنا ہوگا. کیوں کیونکہ ابو یوسف دیکھنے میں بیحد ہیبتناک ہے. اگر تم نرم پڑ گئے تو اسی وقت وہ تم پڑ حاوی ہو جاۓ گا. لیکن اگر تم نے دلیری کے ساتھ اس سے بات کی تو وہ تمہیں سونا ، چاندی اور جو کچھ تم کہو گے وہ تمہیں لا کر دیگا. اور پھر البننی ایک شخص کا واقیہ بتاتے ہیں کے فلاں شخص سے ایک دفع یہ عمل کیا اور جب ابو یوسف اس کے سامنے حاضر ہوا. تو وو شخص ڈر گیا اور گھبرا کر اس شخص نے اپنی آنکھیں بند کرلی. اور جب اس نے اپنی آنکھیں کھولی تو ابو یوسف بلکل اس کے منہ کے آگے، اس کے سامنے آکر بیٹھ چکا تھا. لیکن خوش قسمتی سے اس نے اسے کوئی نقصان نہیں پوہنچایا. اور واپس چلا گیا.

آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح یہ کتاب الله کے ناموں میں چھپا علم بیان کرنے کے بعد خاموشی کے ساتھ جنّات کی حاضری پر چلی گئی. تو اسی لئے میرے مطابق یہ کتاب Occult کی تعریف پر بلکل پورا اترتی ہے. اور Occult نالج کے بارے میں تو آپ نے سنا ہوگا. ہمارے ہاں اسے شیطانی علوم سمجھا جاتا ہے. لیکن Occult ایک انگلش لفظ ہے جو لاطینی لفظ Occultus سے نکلا ہے. جس کا مطلب ہوتا ہے "چھپا ہوا، مشکل سے نظر آنے والا". اور Occult نالج یعنی "چھپے ہوے علوم ، مخفی علوم". ریسرچ کی وہ برانچ جہاں bounderies مبہم ہوتی ہیں. یعنی جہاں پتا بھی نہ چلے کہ آپ کب مذہب کے دائرے سے نکلے اور جادو کے دائرے میں داخل ہو گئے. کب جادو کے دائرے سے نکلے اور سائنس کے دائرے میں داخل ہو گئے.

وہ نالج جہاں علوم کی bounderies کا پتا ہی نہ چلے کہ آپ کب روحانی علوم سے نکل کر سفلی علوم میں داخل ہو گئے. جہاں روحانی اور شیطانی علوم میں فرق کرنا ایسے ہو جیسے اندھیری رات میں کسی چیونٹی کو رینگتے ہوے پہچاننا.

شمس المعارف Occult نالج کی ایک کتاب ہے. اور آگے چل کرمیں آپ کو Occult کی کچھ حیران کر دینے والی باتیں بھی بتاؤں گا. یہی وجہ ہے کے شمس المعارف میں جتنی بھی احادیث لکھی ہوئی ہیں. البننی نے ان کا کوئی ریفرنس نہیں دیا.

کیونکہ Occult کا نالج سینہ بہ سینہ چلتا ہے. یہ نالج مجرربات پر بھروسہ کرتا ہے. اکثر لوگ مجرّب کا مطلب سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسی چیز جو تجربے سے ثابت ہوئی ہو. لیکن مجرّب کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ چیز جو لمبے عرصے تک مشاہدہ کی گئی ہو. یعنی وہ نسخے جو کئی نسلوں سے چلتے آرہے ہوں. اور Occult نالج میں مجرربات کا مطلب ہوتا ہے وہ عملیات جو خاموشی سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے آرہے ہوں.

اور ایسےمیں لوگ اسناد بیان نہی کرتے. اس لئے آپ کو شمس المعارف میں کسی حدیث، صحابی کے کسی قول، کسی سکالر کی کوئی بات، کسی چیز کا کوئی ریفرنس نہیں ملے گا. Occult نالج کو کتابوں کی شکل میں پبلش نہیں کیا جاتا. کیونکہ Occult ایک خطرناک علم ہے. اور یہ بہت آسانی نے انسان کو روحانی دنیا سے نکال کر ایک سفلی دنیا میں لے جاتا ہے اور اسے پتا بھی نہیں چلتا (کالے علم کی دنیا میں). مثلاً شمس المعارف کے شروع میں البننی لکھتے ہیں کہ میں تمہیں صرف فائدہ مند چیزیں بتاؤں گا لیکن آگے چل کر علم الاعداد کے ذریعے کسی کو برباد کرنے، کسی کو بے چین کرنے کا طریقہ بھی لکھتے ہیں. جنّت کے ذریعے کسی کو اس حد تک بیمار کر دینے کا طریقہ کہ اس کی موت واقعی ہو جاۓ.

اور البننی باقاعدہ اس کا طریقہ بتاتے ہیں کہ یہ عملیات کرنے کیسے ہیں. شمس المعارف میں کئی عملیات جنّت کو حاضر کرنے کے متعلق ہیں. اور ان میں سے زیادہ تر عملیات 3 دن تک چلتے ہیں. بلکہ ایک عمل تو ایسا بھی ہے کہ جس سے 7 بڑے جنّت ایک ساتھ حاضر ہوں گے. اور البننی کہتے ہیں کہ پہلے وہ تمہیں سلام کریں گے پھر باری باری اپنا نام باتیں گے. لیکن اس کے ساتھ ہی البننی خبردار کرتے ہیں کہ دل کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے. کیوںکہ اگر تمہارا دل کمزور پڑ گیا تو تمہارا دل دھڑکنا ہی چھوڑ دیگا. اب چونکہ شمس المعارف کو میں نے تفتیشی نکتہ نظر سے پڑھا تھا. تاکہ آپ تک اس کی اصل حیقت پُہنچاوں. اس لئے مجھے اس میں کچھ اشارے ایسے بھی ملے ہیں کے جو ایک عام نظرسے شائد بہت آسانی کے ساتھ چھوٹ جائے.

آپ کو یاد ہے کے اس کتاب کے شروع میں البننی نے بتایا تھا کہ جو علوم میں اس کتاب میں لکھ رہا ہوں اس سے فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے اور ناجائز فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے. پھر صفہ 405 پر البننی جنّات کی حاضری کے حوالے سے ایک عمل لکھتے ہیں. کہ تم ایک پتلا بناؤ اور اس کی پیشانی پر جب فلاں فلاں چیز لکھو گے تو جنّات حاضر ہو کر تم سے بات چیت کریں گے. اور پھر صفہ 572 پر البننی لکھتے ہیں کے میرے ایک مغربی دوست نے مجھے فلاں جنّات کے متعلق بتایا کہ وو فلاں الفاظ کے لکھنے پر آتے ہیں.

آپ کچھ سمجھ رہے ہیں؟ البننی کسی پتلے پر جنّات کی حاضری کی بات کر رہے ہیں. اور بتا رہے ہیں کے میرے کچھ دوست بھی ہیں جو ان جنّات کے متعلق جانتے ہیں. اور وہ دوست مغربی ہیں یعنی نان عربی. اور یہ بات میرے لئے ایک بڑی لیڈ تھی. اور اب جو بات میں آپ کو بتانے والا ہوں اس نے آپ کو حیران کرکے رکھ دینا ہے. اور دلچسپ بات یہ ہے کے یہ بات کوئی ڈرامہ نہیں بلکہ ایک اس کا ریکارڈ تاریخ میں موجود ہے.

جس وقت البننی الجیریا میں شمس المعارف لکھ رہے تھے. ٹھیک اس وقت جرمنی میں کچھ خاص یہودی رہا کرتے تھے، یہودیوں کے عالم لوگ. جو خود کو ’’ہیشے دِم آشکے ناز‘‘ یعنی ’’یہودیوں کے مقدس لوگ‘‘ کہا کرتے تھے. انہوں نے ایک تحریک چلائی جس میں چھپے ہوے علوم پر کام کیا جانا تھا. ان کا ماننا تھا کہ ہم مٹی کا ایک ایسا پتلا بنا سکتے ہیں کہ جسے زندہ کیا جا سکے. غور سے پڑھیے گا کیونکہ بڑی ہی دلچسپ بات ہے. اور اس پتلے کے لیے انہوں نے تورات کی عبرانی زبان سے ایک لفظ لیا "گولومی" اور تورات میں گولومی کا لفظ انسان کے بے جان جسم کے لیے استعمال ہوا ہے. ہیشے دِم آشکے ناز نے کہا کہ اگر ہم گولومی کے ماتھے یا اس کے منہ کے اندر ایک خاص لفظ "امیتھ" لکھیں تو یہ زندہ ہو جائے گا. اور جب اسے مارنا ہو تو امیتھ کا الف مٹا دیں تو پیچھے میتھ لگا رہ جائے گا کہ جو ایک عبرانی لفظ ہے. اور میتھ کا مطلب ہوتا ہے "موت".

اب 300 سال تک وہ لوگ اپنے اس اوکلٹ نالج پر کام کرتے رہے. کوئی نہیں جانتا کہ انہوں نے کیا کیا علوم سٹڈی کیے. لیکن 300 سال بعد یعنی 1630 میں پولینڈ کے ایک یہودی ربائی نے لکھا کہ کچھ سال پہلے آرالیاہو نامی کے ربائی گزرا ہے. کہ جو ناموں کا ماہر تھا، یعنی علم الحروف کا ماہر تھا. اور اس نے ایک ایسی مخلوق بنائی تھی کہ جو دیکھنے میں ایک انسانی پتلے جیسی

تھی. اور اس کے گلے میں امیتھ نام کا ایک تعویذ لٹکا ہوتا تھا. اور وہ مخلوق الیاہو کے لیے سخت یعنی محنت والے کام کیا کرتا تھا. ایک طویل عرصے تک مٹی کا وہ پتلا الیاہو کے لیے کام کرتا رہا. اور بعد میں الیاہو نے کسی وجہ سے اس کے گلے میں لٹکا نام ہٹا دیا. اور جب اس نے وہ نام ہٹایا تو مٹی کا وہ پتلا وہ گولم خود بھی مٹی ہو گیا. اچھا پولینڈ کے یہودی نے امیتھ ختم کرنے کی وجہ نہیں بتائی. لیکن میں نے اس معاملے کا راز جاننے کے لیے اسے مزید گہرائی سے سٹڈی کیا. اور دیکھا کہ

سن 1674 میں ایک کرسچنز سکالر کریسٹ آف آرنلڈ نے وہ وجہ لکھی ہے. اور اس نے لکھا ہے کہ وہ گولم الیاہو کے لیے محنت والے کام کیا کرتا تھا. لیکن الیاہو نے دیکھا کہ وہ گولم پہلے کی نسبت زیادہ طاقتور اور زیادہ بڑا ہوتا چلا جا رہا ہے. جس پر گھبرا کر الیاہو نے امت کے تعویز کو ہٹا دینا چاہا. اور جب وہ تعویذ ہٹا رہا تھا تب گولم نے غصے میں آکر اسے زخمی بھی کیا. یہاں تک کہ الیاہو کے چہرے پر کھرچنے کے نشان تک ڈال دیے.

ذرا تصوّر کریں. لیکن گولم کا شاید سب سے مشہور ذکر سولہویں صدی کے پراگ میں رہنے والے کی یہودی ربائی جیوڈا لیو کا ملتا ہے. اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جیوڈا نے چیک رپبلک کے دریا والتاوا سے مٹی لی. اور مختلف منتروں اور روایات کی مدد سے گولم تیار کیا. اور امیتھ کا نام لکھ کر اس کے منہ کے اندر رکھ دیا. تاکہ پراگ میں رہنے والی یہودی بستیوں پر جو حملے ہو رہے ہیں. اور جو لوگ یہودیوں کو تنگ کر رہے ہیں. گولم ان سے یہودیوں کی حفاظت کر سکے. اور ایک اکاؤنٹ یہ بتاتا ہے کہ رات کے وقت وہ گولم یہودی بستیوں کی گلیوں میں گشت کیا کرتا تھا. تاکہ اس کے ڈر سے تنگ کرنے والے بستیوں سے دور رہیں.

مگر کچھ وقت بعد ہی وہی گولم ایک یہودی لڑکی سے محبت کرنے لگا کہ جس کے بعد ربائی جیوڈا نے اس کے منہ سے وہ تعویذ نکال کر اس کے مردہ جسم کو پراگ کے ایک پرانی synagogue یعنی یہودیوں کی عبادت گاہ کے تہخانے میں رکھ دیا. اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ synagogue آج تک موجود ہے. بلکہ پراگ سب سے پرانا synagogue یورپ کا سب سے پرانا synagogue ہے. کہ جو آج تک ایکٹو ہے. جب یہ واقعہ پرانا ہو گیا اور اس دوران ربائی جیوڈا کی موت ہو گئی. تو کئی سال بعد پراگ میں ایک نئے چیف ربائی یشس گل آئے.

اب انہوں نے بھی گولم والے یہ تمام واقعات سن رکھے تھے. لیکن انہیں یقین نہیں تھا. لہذا یہ یقین کرنے کے لئے انہوں نے ایک فیصلہ کیا. کہ وہ synagogue کے تہ خانے میں جا کر گولم کو اپنی انکھوں سے دیکھیں گے. اور یہ واقعہ یوں رپورٹ ہوتا ہے کہ ربائی یشس گل نے اپنے کندھوں پر ایک ایسی چادر پہنی جس پر تورات کی حفاظت والی آیات لکھی ہوئی تھی. اور وہ تہ خانے کی سیڑھیاں اتر کر نیچے گئے. لیکن چند ہی لمحوں کے اندر کانپتے ہوئے، ہانپتے ہوئے، گھبراتے ہوئے واپس اوپرآگئے. اور تہخانے کے دروازے کو بند کر دیا. اور آپ کو پتہ ہے کہ کئی صدیوں تک وہ تہہ خانہ بند رہا. اور کئی صدیوں بعد اس کو جرمن آرمی نے کھولا. لیکن وہاں انہیں سوائے مٹی کے اور کچھ بھی نہیں ملا. لیکن جس افسر نے وہ تہ خانہ کھولا تھا اس کی اچانک حادثاتی موت ہو گئی. اور اس واقعے کے بعد اس تخانے کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا کہ جو آج تک بند ہے. اور عوام کو اس میں جانے کی اجازت نہیں ہے. آج بھی اگر آپ کبھی پراگ گئے تو اپ اس synagogue میں جا کر یہ تہخانہ دیکھ سکتے ہیں. لیکن اس کے اندر جانے کی اجازت آپ کو نہیں ملے گی. اور یہ جو بھی باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں. یہ تمام ریکارڈڈ ہسٹری میں موجود ہیں.

لیکن ایک اور بڑی ہی دلچسپ بات میں آپ کو مزید بھی بتانا چاہتا ہوں .

کہ اسی ملک پراگ میں کہ جہاں ربائی جیوڈا نے وہ گولم بنایا تھا. 1921 کی بات ہے کہ کیرل کاپک نامی ایک رائٹر نے پراگ کے ایک کیفے میں بیٹھ کر ایک ڈرامہ لکھا تھا. اس ڈرامے کا نام تھا RUR اور اس کی سٹوری یہ ہے. کہ ایک کمپنی نقلی انسان بناتی ہے کہ جو انسان کے روزمرہ کے کام کرتے ہیں. لیکن ایک دن وہ نقلی انسان بغاوت پر اتر آتے ہیں اور انسانی نسل کا خاتمہ کردیتے ہیں. بالکل ویسی ہی سٹوری کہ جیسی رباعی الیاھواور ربائی جیوڈا کی تھی.

کہ جہاں گولم ان کے روزمرہ کے کام کرتے تھے. لیکن ایک دن بغاوت پر اتر آئے. اور آپ کو پتا ہے کہ کیرل نے نقلی انسانوں کا کیا نام رکھا تھا؟ روبوٹآئی. اور اسی سے وہ لفظ نکلا ہے کہ جو ہم آج تک استمعال کر رہے ہیں. دی روبوٹس. نقلی انسان کہ جو انسانوں کے روز مرہ کے کام کرتے ہیں. گولم کی ان داستانوں میں کتنی سچائی ہے اور کتنی نہیں؟ کوئی نہیں کہہ سکتا. لیکن ان باتوں سے بہت سی لوک داستانوں نے ضرور جنم لیا ہے. مثلا روسی اور سلاوک کلچرز میں ایک بوڑھا اور بوڑھی کی کہانی سنائی جاتی ہے. کہ جو گاؤں میں رہا کرتے تھے. جن کے بچے انہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے. اور وہ بوڑھا بوڑھی تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں. لیکن بوڑھی کو اداس دیکھ کر بوڑھا گیلی مٹی سے ایک بچہ بنا کر اس کے گلے میں تعویذ ڈالتا ہے. جس سے وہ بچہ باتیں کرنے لگ جاتا ہے. شروع میں تو بوڑھا بوڑھی اس بچے سے بہت محبت کرتے ہیں. لیکن جیسے جیسے وہ بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے. اس کی بھوک بڑھتی چلی جاتی ہے.اور وہ بوڑھا بوڑھی کے گھر میں موجود تمام جانوروں کو کھا جاتا ہے. یہاں تک کہ ایک دن بوڑھا اور بوڑھی کو بھی کھا جاتا ہے. اب یقینا یہ ایک لوگ داستان ہے کہ جسے بچوں کو ڈرانے کے لیے سنایا جاتا ہوگا کسی بوڑھا بوڑھی نے تنہائی کا شکار ہو کر کوئی اصلی گولم بنایا بھی ہو تو کیا کہا جا سکتا ہے.

بہرحال ان یہودی ربائز کے بنائے ہوئے گولمز کی رپورٹس کو میں نے بہت توجہ کے ساتھ سٹڈی کیا. تاکہ اس معمے کا راز حل کر سکوں. اور مجھے احساس ہوا کہ گولمز کے متعلق تمام اکاؤٹس میں ایک بات بہت مشترک ہے. کہ گولم کوئی زہین قسم کی چیز نہیں ہے. وہ ہر کام کو لفظی لیتا ہے. جس سے میں ایک نتیجے پر پہنچا. کہ احمد البنی اور ان کے زمانے کے جرمن یہودی، یہ لوگ جنات کے کسی بہت بنیادی قسم کو علم الاعداد کے ذریعے مٹی کے ان پتلوں میں قید کر لینے کا فن جان گئے تھے. جنہیں

وہ گولمز کہتے تھے. اور ان گولمز سے وہ اپنے روزمرہ کے کام لیا کرتے تھے. اور جب مٹی کے ان پتلوں میں قید وہ جنات کنٹرول سے باہر ہونا شروع ہو جاتے تو یہ لوگ پتلوں کے منہ میں رکھے یا اس کے گلے میں لٹکے تعویز کو ہٹا کر، اس جن کو آزاد کرنے کی کوشش کرتے. اور شمس المعارف یہی سب چیزیں سکھانے کا وعدہ کرتی ہے.

البنی اور ہیشے دِم آشکے ناز جیسے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوۓہوتے تھے، مخفی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ رابطوں میں ہوتے تھے. ایک دوسرے سے علوم سیکھ رہے ہوتے تھے. اسی لیے تو البنی نے صفہ 72 پر لکھا ہے کہ میرے ایک مغربی دوست نے بتایا. یہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اکلٹ نالج شیئر کیا کرتے تھے. اسی لیے البنی اور جرمنی یہودی ایک ہی زمانے میں، ایک ہی ساتھ گولمز تخلیق کرنے کی باتیں کر رہے ہیں. اسی لیے البنی بھی صفہ 405 پر پتلے کے ماتھے پر الفاظ لکھنے کی بات کر رہے ہیں. کہ جس کے ذریعے پتلے کے اندر جنات کی حاضری ہوگی.

لیکن اس مقام پر پہنچ کر میں نے خود سے ایک سوال پوچھا. کہ کیسے یہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رابطے کے ذریعہ کیا ہو سکتا ہے؟ خطوط؟ لیکن کس زبان میں؟ اس معمے کو حل کرنے کے لیے میں نے ان نقوش کو بہت گہرائی کے ساتھ سٹڈی کیا. کہ جو شمس المعارف میں بنے ہوئے ہیں. اور نوٹس کیا کہ زیادہ تر نقوش سیریانی زبان میں یعنی سیریاک لینگویج. اور یہی میرے سوال کا جواب تھا کیونکہ سیریاک کسی زمانے میں بابل میں بہت بڑے پیمانے پر بولی جاتی تھی. اور یہ وہی بابل ہے کہ جہاں سورہ بقرہ (102) کے مطابق دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر جادو نازل ہوا تھا. اور وہ لوگوں کو آزمائش کے طور پر یہ جادو سکھایا کرتے تھے.

میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ان لوگوں کا رابطے کے ذریعہ سیریاک زبان تھی. وہ زبان کہ جس میں ہاروت و ماروت نے آزمائش کے طور پر لوگوں کو جادو سکھایا تھا. سیریاک زبان میں ہی تو آکلٹ فلاسفرز نے جادو سیکھے. سیریاک زبان میں تو یہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بات کیا کرتے تھے. اور کون جانتا ہے کہ سیریاک زبان میں لکھے ان نقوش کے ذریعے یہ لوگ قدیم بابلی بھوتوں کو حاضر کرتے ہوں گے، انہیں بلاتے ہوں گے، انہیں مٹی کے پتوں میں قید کرنے کے لیے سمن کرتے ہوں گے؟ کیونکہ شمس المعارف کے تقریبا تمام نقوش سیریاک زبان میں لکھے ہوئے ہیں. علم الاعداد کے ساتھ مکس ہوئے ہوئے. شمس المعارف تھے صفہ 566 پر البننی نے لکھا ہے. کہ یہ نالج ایک راز ہے. اور بادشاہوں کے راز بادشاہوں کو بتائے جاتے ہیں. اسے سب پر ظاہر نہ کرنا چاہیے. چاہے وہ تمہارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو. اور اگر تم نے ظاہر کر دیا تو بہت پچھتاؤ گے.

لیکن اب ایک بہت اہم سوال کہ کیا یہ تمام چیزیں کہ جن کا وعدہ شمس المعارف کرتی ہے کہ علم الحروف اورعلم الاعداد کے ذریعے میں تمہیں انسانوں کی نظروں سے غائب ہونا سکھاؤں گی، میں تمہیں وہ طاقت سکھاؤں گی جس کے بعد تمہارے سامنے کھڑے لوگ بے بس ہو کر تمہیں اپنے دلوں کے راز بتا دیں گے، تمہیں چپھی ہوئی دنیا نظر آنے لگ جائے گی، میں تمہیں وہ راز بتاؤں گی کہ جس سے تم ہوا میں اڑنے لگو گے، میں تمہیں وہ الفاظ بتاؤں گی کہ جن سے تمہارے پاس روز سونے کے راز ظاہر ہوا کریں گے، میں تمہیں وہ طریقہ دوں گی کہ جس نے جنگلی جانور تمہارے سامنے جھکنا شروع ہو جائیں گے، کیا یہ سب باتیں ممکن بھی ہیں؟ کیا علم الاعداد واقعی موجود ہے؟ کیا ان سے اور نمبرز کا کائنات کے چلنے میں کوئی رول ہے؟

انشاءاللہ تعالی، اگلے باب کے اندر میں آپ کو ان تمام سوالوں کے جواب دوں گا. اور ہم شمس المعارف کے متعلق ایک فائنل نتیجہ نکالیں گے. لیکن جب تک یہ سیریز مکمل نہیں ہو جاتی. آپ نے مستدرک للحاکم کی اس حدیث کو اپنے ذہن میں ضرور رکھنا ہے کہ شرک کو پہچاننا ایسے ہے کہ جیسے کسی اندھیری رات میں صفا کے پہاڑ پر رنگتی ہوئی چیونٹی کو پہچاننا. اور آپ دیکھیں گے کہ اکلٹ نالج ایسے ہی خطرناک پھیلاؤ میں سے ایک ہے کہ جہاں آپ کو پتہ بھی نہیں چلتا اور اپ روحانیت سے نکل کر شیاطین کی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں. اس سیریز کے اگلے باب بہت دلچسپ ہونے والا ہے.

# باب 5

’’اگر تمہیں 3 ، 6 اور 9 کی اہمیت پتہ چل جائے تو سمجھ جانا کہ تمہیں کائینات میں چھپے رازوں کی چابی مل گئی ۔‘‘

یہ بات نکولا ٹیسلا نے کہی تھی اور نکولا ٹیسلا کون تھا ؟

اس وقت آپ کے گھروں اور دکانوں میں جو بجلی استعمال ہو رہی ہے وہ نکولا ٹیسلا ہی کی دین ہے ۔ اور اگر کہا جائے کہ ٹیسلا بیسویں صدی کا مؤجد تھا تو شاید غلط نہیں ہو گا کیوں کہ اس وقت چھبیس ممالک میں تین سو سے زائد ایجادات ... نکولا ٹیسلا کی ہی ہیں کہ جن میں سے بجلی ، انڈکشن موٹر اور وائرلیس چارجنگ ... تو صرف چند ایک نام ہیں ۔

لیکن ٹیسلا کو محض تین سو چیزوں کا مؤجد کہنا ... اس کے ساتھ زیادتی ہو گی کیوں کہ ٹیسلا کی ایجادات اس سے کہیں کہیں گنا زیادہ ہیں ۔

مسئلہ یہ تھا کہ جب بھی ٹیسلا کے ذہن میں کوئی فارمولا یا کوئی آئیڈیا آتا تو وہ اسے ایک پرچی پر لکھ کر کہیں رکھ دیتا جسے بعد میں اس کا کوئی اسسٹنٹ چوری کر کہ اس پر بنے ڈیزائن کو پھر ... اپنے نام سے مشہور کر دیتا ۔ اور ایسے ہی ایک موقع پر ٹیسلا نے کہا تھا کہ حیرت اس بات پر نہیں کہ وہ میرے آئیڈیاز چراتے ہیں بلکہ حیرت اس بات پر ہے کہ کیا ان کے پاس اپنا ذاتی کوئی آئیڈیا نہیں ؟

لیکن آج آپ کو ٹیسلا کے متعلّق بتانے کی وجہ ... درأصل کچھ اور ہے ۔

اور وہ یہ کہ 29 نومبر سنہ 1934ء کو ٹیسلا نے اپنے دوست جے پی مورگن کو ایک خط لکھا تھا اور اسے بتایا تھا کہ میں نے کچھ نئی چیزیں دریافت کی ہیں اور ان میں سے ایک دریافت ایسی ہے کہ جس کی کبھی کوئی قیمت نہیں دے سکتا ۔ اس دریافت کو ابھی میں نے بہت چھوٹے سکیل پر ٹیسٹ کیا ہے لیکن اس سے نکلنے والے نتائج نےمجھے حیران کر کہ رکھ دیا ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ میری یہ دریافت ... آئن سٹائین کی فزکس کو چیلنج کر کہ رکھ دے گی ۔

اس خط کی تاریخ میں نے آپ کو اس لیے بتائی تاکہ آپ کو محسوس ہو جائے کہ ٹیسلا نے جب یہ خط لکھا تھا تو اس وقت دنیا میں گریٹ ڈپریشن کا دور چل رہا تھا ، حکومتیں کنگال ہوئی پڑی تھیں اور کسی کے پاس اس وقت ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے پیسے نہیں تھے اس لیے کسی نے ٹیسلا کی باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا ۔ لیکن کچھ سالوں بعد جیسے ہی امیرکن اکانومی سنبھلی ... گورنمنٹ آفیشلز نے فوراً ٹیسلا سے رابطہ کیا اور اسے کہا کہ وہ اپنی نئی دریافت کے متعلّق مزید انفارمیشن دے ۔

اس کے بعد کیا ہوا ؟ وہ تو میں آپ کو بتا دوں گا لیکن یہاں ایک بڑی ہی دلچسپ بات اور بھی ہے ۔

کہ ٹیسلا جیسا ایک ہائی پروفائل سائینسدان کہ جس نے دنیا کو بہت کچھ دیا ... یا پھر یوں کہہ لیں کہ جس سے دنیا نے بہت کچھ لیا ... وہ بھلا ایسا کیوں کہے گا کہ اگر تم 3 ، 6 اور 9 کی اہمیت جان لو تو سمجھ جانا کہ تمہیں کائینات میں چھپے رازوں کی چابی مل گئی ؟

اب ٹیسلا کی موت کے بعد اس کے ریسرچ نوٹس ، اس کی ڈائری وغیرہ سب FBI نے فوراً اپنے قبضے میں لے لیے یہاں تک کہ اس کا ہوٹل والا کمرہ بھی سیل کر دیا لیکن ٹیسلا کی وہ ٹیکنالوجی ان سے کبھی ڈیسائفر نہیں ہو سکی ۔

لہٰذا اب ہمارے سامنے آیا ایک بڑا سوال ... کہ 3 ، 6 اور 9 کے ہندسوں میں ایسا کیا راز ہے ؟

اس سوال کا جواب میں تہہ دل سے جاننا چاہتا تھا لیکن مجھے یہ اندازہ بھی تھا ... کہ اگر FBI بھی ٹیسلا کے ریسرچ ورک کو ڈیکوڈ نہیں کر سکی ... تو شاید میرا کوشش کرنا بھی کوئی خاص نتیجہ نہ لائے اس لیے بجائے ٹیسلا کی ریسرچ کو سٹڈی کرنے کے ...

میں نے اس کی ذاتی زندگی کو سٹڈی کیا کہ شاید مجھے ... کہیں کوئی سوراغ مل جائے اور میرا اندازہ ... بالکل صحیح نکلا ۔ ٹیسلا 3 ، 6 اور 9 کے ہندسوں کا جنون تھا ، وہ اپنا ہر کام ... تین تین کے سیٹس میں کیا کرتا تھا مثلاً رات کو گھر جانے سے پہلے اپنی سڑک کے تین ... چکر لگاتا ۔ جب تیراکی کے لیے جاتا تو 33 ... laps کرتا یعنی 3 کے ضرب ... اور اس دوران درمیان میں اگر گنتی بھول جائے ... تو یہ کہہ کر نئے سرے سے تیراکی شروع کرتا کہ میں اسے ... ایسے نہیں چھوڑ سکتا ۔

جب وہ رات کا کھانا کھاتا تو اپنے پاس اٹھارہ ٹشو پیپرز ... یعنی 3 ، 6 اور 9 کے ملٹی پلز(ضرب) میں رکھتا یہاں تک ... کہ جب میں نے جب اس کا ہوٹل روم نمبر دیکھا تو نوٹس کیا کہ وہ 3327 ہے ۔ ایک ایسا ہندسہ کہ اگر آپ اسے 9 سے تقسیم کرو ... تو 3 ، 6 اور 9 آئے گا ۔

آخر کیا چھپا ہے 3 ، 6 اور 9 کے ہندسوں میں ؟

آپ کو پتہ ہے ٹیسلا کہا کرتا تھا کہ جس دن سائنس نے non-physcial (غیر جسمانی) دنیا کو سٹڈی کرنا شروع کر دیا ... وہ صرف دس سال میں ہی اتنی ترقی کر لے گی کہ جتنی اس نے اپنی پیدائیش سے لے کر آج تک نہیں کی ۔

کیوں ... ٹیسلا کو ڈیوائن ہندسوں کا اتنا جنون تھا ؟

کیا کہتی ہے قدرت ... اعداد یا ہندسوں کے بارے میں ؟

یہ جاننے کے لیے میں نے اپنے ریسرچ ورک کا رُخ ... پھر ڈیوائن (قدرت) نالج کی طرف کیا یعنی قرآن و حدیث کی طرف اور دو آیات ایسی دیکھیں جن کے متعلّق میرا دل کہہ رہا تھا ... کہ ان میں ضرور کچھ نہ کچھ موجود ہے ۔

پہلی آیت تو القمر میں ہے کہ ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے پر پیدا کیا ہے (القمر 54:49) اور دوسری آیت ... الحجر میں ہے کہ جو درأصل ایک طرح سے repeat کی گئی ہے کہ ہم نے ہر چیز کوایک مقرّرہ اندازے سے نازل کیا ہے (الحجر 15:21)

کیا ہوتا ہے یہ اندازہ ؟

اگر سچ کہوں تو ہماری اردو زبان میں یہ لفظ ’’اندازہ‘‘ ... اپنے اندر کوئی اتنی خاص precision تو نہیں رکھتا بلکہ اردو میں یہ لفظ تو estimate یا پھر approximation کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ ... approximation سے کام نہیں کرتا ۔

اس لیے یقیناً اس لفظ کا کوئی اور کوئی گہرا معانی بھی ہونا چاہیئے لہٰذا میں ڈھونڈتا رہا ، ڈھونڈتا رہا حتیٰ کہ السباؔء میں مجھے اس لفظ ’’اندازہ‘‘ کی ایک بڑی ہی خوبصورت تشریح مل گئی جس نے میرے 3 ، 6 اور 9 سمیت ...

ڈیوائن ریاضی کے متعلّق ہر سوال کا جواب دے دیا اور وہ جواب کیا ہے ؟

میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس باب کو پڑھنے کے بعد آپ کا دنیا دیکھنے کا نظریہ بالکل بدل کر رہ جائے گا ۔

اور میں اپنی محبّت اور شوق سے ... اپنی جاب کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث ، سائنس ، تاریخ اور آثار قدیمہ کی فیلڈز میں ریسرچ ورک کرتا ہوں ۔

تاکہ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں ... قرآن میں چھپے علوم کو سمجھیں کیوں کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ایک بڑی ہی پیاری حدیث ہے کہ

علم اور ایمان یہ دونوں ایک ہی جگہ پر ہوتے ہیں. جو انہیں تلاش کرتا ہے وہ انہیں پا بھی لیتا ہے ۔ (المستدرک للحاکم 8440)

یہ باب بہت ہی خاص اس لئے ہے. کیونکہ اس کو پڑھنے کے بعد آپ کا دنیا کو دیکھنے کا نظریہ بالکل بدل جانے والا ہے. پچھلے باب کا اختتام ایک بہت بڑے سوال پر ہوا تھا کہ کیا علم العداد یعنی نمبرز کا علم واقعی موجود ہے؟ کیا اس دنیا کے نظام یا پھر اس کائنات میں اعداد کوئی رول پلے کر رہے ہیں؟ آخر ہوتا کیا ہے یہ علم العداد؟ سننے میں تو یہ بڑی ہی کوئی خشک سی بات لگتی ہے. نمبر، ہندسے، عدد.

لیکن میں آپ سے ایک وعدہ کرتا ہوں کہ جب یہ باب مکمل ہوگا. تو انشاءاللہ آپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک بالکل نئی ہی دنیا کا دروازہ کھلتا ہوا نظر آنے لگے گا. لیکن اس سے پہلے کہ میں آپ کو اس نئی دنیا میں لے کر جاؤں. میں آپ کو ایک بہت ہی خاص خاص شخص کے متعلق کچھ پہلے سے بتا دینا چاہتا ہوں. شاید آپ نے کبھی کہیں ایک جملہ سنا ہوگا. کہ "اگر تمہیں تین چھ اور نو کی طاقت کا علم ہو جائے تو سمجھ جانا کہ تمہیں اس کائنات کے رازوں کو جاننے کی چابی مل گئی ہے." یہ جملہ دراصل نکولا ٹیسلا نے کہا تھا اور نکولا ٹیسلا کون تھا؟

ٹیسلا کے متعلق کہا جاتا ہے. کہ یہ وہ شخص تھا کہ جس نے بیسویں صدی ایجاد کی ہے. اس وقت آپ کے گھروں اور دکانوں کے اندر جو بھی بجلی استعمال ہو رہی ہے، وہ نکولا ٹیسلا کی ہی دین ہے. آپ کے موبائل فونز میں جو اس وقت وائرلیس چارجنگ استعمال ہو رہی ہے، وہ ٹیکنالوجی نکولا ٹیسلا کی ہی دین ہے. اس وقت دنیا کے 26 ملک ایسے ہیں کہ جن میں موجود 300 سے زیادہ ایجادات نکولا ٹیسلا نے کی تھی.

لیکن اس کی اصل ایجادات کی تعداد اس سے کئی کئی گنا زیادہ ہے. لیکن وہ ایجادات اس کے نام پر نہیں ہیں. اور ایسا اس لیے کہ جب بھی ٹیسلا کے ذہن میں کسی چیز کا فارمولا یا کوئی آئیڈیا آتا تو وہ اسے پرچیوں پر لکھ کر کہیں رکھ دیتا. لیکن بعد میں اس کا کوئی اسسٹنٹ اس کی پرچی کو چرا لیتا. اور ٹیسلا کے بنائے ہوئے ڈیزائن کو چوری کر کے اسے اپنے نام کے ساتھ مشہور کر دیتا. کہتے ہیں کہ مارکونی نے اپنا ریڈیو بنانے کے لیے نکولا ٹیسلا کے تین ڈیزائنز چوری کیے تھے. اور اسی چوری پر اس نے کہا تھا کہ "حیرت ہے کہ کیا ان کا اپنا دماغ یعنی کوئی آئیڈیا نہیں دیتا". اوراس بات میں کوئی شک نہیں. کہ انرجی کی فیلڈ میں ٹیسلا کی ریسرچ واقعی شاندار ہے. لیکن جس مقصد کے لیے میں آپ کو ٹیسلا کی ذہانت کے متعلق بتانا چاہ رہا ہوں. وہ مقصد کچھ اور ہے. ابھی میں نے آپ کو بتایا تھا. کہ ٹیسلا کی اصل جات 300 نہیں بلکہ اس سے کہیں کہیں زیادہ ہیں. آٹھ زبانیں بولنے والا نیویارک کا یہ سٹائلش سائنسدان اپنے وقت سے بہت آگے کی ٹیکنالوجی پر کام کر رہا تھا. اور یہ بات ہمیں اس کے لکھے ہوئے ایک خط سے پتہ چلتی ہے. یہ خط 29 نومبر1934 کو ٹیسلا نے اپنے ایک دوست کو لکھا تھا. اوراسے بتایا تھا.

"کہ میرے کچھ نئی چیزیں دریافت کی ہیں. اور ان میں سے ایک دریافت ایسی ہے کہ جس کی کوئی کبھی قیمت نہیں دے سکتا. اس دنیا کو بہت زیادہ خوف میں مبتلا کیا ہوا ہے. لندن اور پیرس میں رہنے والے لوگ ہر وقت آسمان سے ہونے والی بمباری کی خوف میں رہتے ہیں. لیکن جس دریافت کا میں تمہیں بتا رہا ہوں یہ ان خطروں کے خلاف مکمّل پروٹیکشن دے دے گی. اس دریافت کو میں نے ابھی بہت چھوٹے سکیل پر ٹیسٹ کیا ہے. لیکن اس ٹیکنالوجی نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا ہے. یہ ٹیکنالوجی کسی سپر ہتھیار کی طرح ہے. اور یہ ٹیکنالوجیز دنیا سے جنگوں کو بالکل ختم کر کے رکھ دے گی."

پھر ایک مرتبہ ٹیسلا نے اپنے دوستوں کو یہ بات بتائی کہ 35 سال کی محنت کے بعد وہ انرجی کے ایک بالکل نئی شکل دریافت کرنے کے بہت بہت قریب پہنچ چکا ہے ایسی انرجی کہ جو آئن سٹائن کی فزکس کو بدل کر رکھ دے گی.

لیکن کیا یہ باتیں صرف ٹیسلا کے دعوے تھے؟ نہیں. ٹیسلا ایک انتہائی ذہین اور محنتی انسان تھا. بلکہ ایک مرتبہ تو اپنے لیباٹری میں وہ 84 گھنٹے تک کام کرتا رہا تھا.

اب میں آپ کو ایک بہت مزے کی بات بتاتا ہوں. جب ٹیسلا نے اپنے دوست کے ساتھ اس دریافت کی بات کی تھی. کہ جس کی کوئی قیمت نہیں دے سکتا تھا. تو وہ وقت دنیا میں گہرا ڈپریشن کا دور تھا. اسی لیے میں نے آپ کو خط کی تاریخ بتائی (1934) یعنی دوسری جنگ عظیم کا دور. دنیا بھر کی حکومتیں اس وقت کنگال ہوئی ہوئی تھی. اور کسی ملک کے پاس ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے لیے پیسے نہیں تھے. اس لیے ٹیسلا کی بات پر اس وقت کسی نے کوئی توجہ نہیں دی. لیکن بعد میں امریکن حکومت نے ٹیسلا سے رابطہ کیا. کہ وہ اپنی اس ٹیکنالوجی کا بتائے کہ جس کا اس نے اپنے دوست کے ساتھ ذکر کیا تھا. لیکن ٹیسلا نے انہیں دینے سے انکار کر دیا. یہ کہہ کر کہ وہ اس کا غلط استعمال کریں گے. اور تب سے لے کر ٹیسلا کی موت تک FBI کے ایجنٹس ٹیسلا کے پیچھے پڑے رہے. اس کے کمرے میں چوری بھی ہوئی. لیکن ٹیسلا نے کہا کہ چور جب بھی آئیں گے انہیں کچھ نہیں ملے گا. کیونکہ ہر چیز کا ڈیزائن صرف میرے ذہن کے اندر ہے. اپنی زندگی کے آخری 10 سال ٹیسلا نے نیویارک کے ہوٹل کے کمرے میں گزارے تھے. اور اس کی موت کے بعد FBI نے فوراً اس کا کمرہ سیل کر دیا تھا. اس کے تمام کاغذات اور نوٹ بکس اپنے قبضے میں لے لیے. اور ایک رپورٹ کے مطابق اس کی نوٹ بکس دیکھنے والوں نے کہا تھا کہ لگتا یوں ہے کہ ٹیسلا انرجی کے راز جاننے کے بہت بہت قریب پہنچ چکا تھا. اتنا ہائی پروفائل سائنسدان جس نے اس دنیا کو 300 سے زیادہ ایجادات دیں. اور خدا جانے کتنی وہ اپنے ساتھ ہی لے کر اس دنیا سے چلا گیا. وہ ایسا کیوں کہے گا کہ اگر تم تین چھ اور نو کی طاقت جان گئے تو سمجھ جانا کہ تمہارے پاس اس کائنات کے رازوں کو جاننے کی چابی آگئی ہے.

اس معمے کو سمجھنے کے لیے میں نے ٹیسلا کی پرسنل لائف کو سٹڈی کیا. کیونکہ ٹیسلا کے ریسرچ ورک کو ڈیکوڈ تواس وقت کی FBI بھی نہیں کر پائی تھی. لہذا میں نے انتہائی توجہ کے ساتھ ٹیسلا کی پرسنل لائف کو سٹڈی کیا. کہ شاید مجھے کوئی لیڈ مل جائے. اورمیرا اندازہ ٹھیک تھا. مجھے اندازہ ہوا کہ ٹیسلا ہر کام تین کے سیٹس میں کیا کرتا تھا. مثلاً وہ کمرے میں جانے سے پہلے تین مرتبہ اپنے ہوٹل کے گرد چکر کاٹتا. جبکہ سویمنگ کے لیے جاتا تو ہمیشہ 33 یعنی 33 لپیزکیا کرتا. یعنی کہ تین کا ضرب. اور اگر درمیان میں اسے گنتی بھول جاتی، تو وہ یہ کہہ کر دوبارہ سے سویمنگ شروع کرتا کہ میں اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتا. اپنے کھانے کے ساتھ وہ ہمیشہ 18 نیپکنز رکھتا تھا. یعنی تین چھ اور نو کا ضرب. نیویارک کے ہوٹل میں بھی اس کا روم نمبر3327 تھا یعنی کہ جسے 9 سے تقسیم کرو تو 3 6 اور 9 آتا ہے. بلکل وہی نمبر جن میں ٹیسلا کے مطابق اس کائنات کے راز جان لینے کی چابی چھپی ہوئی ہے. اور وہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ جس دن سائنس نے نان فزیکل دنیا کو سمجھنا شروع کر دیا. تو وہ صرف 10 سالوں کے اندر اتنی ترقی کر لے گی کہ جتنی اس نے اپنی پیدائش سے لے کر اج تک نہیں کی ہے. اور اب جو میں آپ کو بتانے والا ہوں اسے آپ نے بہت غور سے پڑھنا ہے. سورہ قمر (49 :54) میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے پر پیدا کیا ہے". اور اس لفظ اندازے کے لیے یہاں جو عربک ورڈ استعمال ہوا ہے وہ ہے "قدر". پھر یہی بات اللہ تعالی نے دوبارہ الحجر میں بھی بتائی ہے کہ "ہم نے ہر چیز ایک مقررہ اندازے سے نازل کی ہے". اور ایک مرتبہ پھر وہی لفظ استعمال ہوا ہے قدر.

کیا ہوتی ہے یہ قدر؟ سورہ سبا (11 :34) میں آئیں. جہاں اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا ہے کہ "اے داؤد زرہیں بناؤ یعنی فل باڈی آرمرز. اور دیکھنا کہ ان کے جوڑوں کے درمیان قدر ہو".

قدر کا مطلب ہوتا ہے"ٹھیک تناسب" یعنی رائٹ پروپورشنز، میتھمیٹیکل ایکوریسی، پرفیکٹ نمبرز. اللہ تعالی نے ہر چیز کو ایک پرفیکٹ قدر ایک نیومیریکل ویلیو یعنی پرفیکٹ اعداد کے ساتھ پیدا کیا ہے.

اوراب میں آپ کو یہ پرفیکٹ اعداد آپ کی انکھوں کے سامنے لا کر دکھانے والا ہوں. اس پوری کائنات کے اندر اعداد یا میتھمیٹیکل پیٹرنز آپ کو ہر جگہ نظر آئیں گے. اور ان میں سے ایک پیٹرن کہلاتا ہے "بائنری سسٹم" یعنی کہ وہ سسٹم کہ جہاں پیٹرن بننا شروع ہوتا ہے. اور پھر خود کو ڈبل کرتا چلا جاتا ہے.

یہ پیٹرن آپ کو مائٹوسس اور مائیوسس میں بھی نظر آئے گا. یعنی جہاں ہمارے جسم کے اندر خلیے یا سیلز کے تقسیم ہونے کا عمل ہوتا ہے، جہاں صرف ایک خلیہ تقسیم ہو کر دو خلیے بنتا ہے. پھر وہ دو خلیے تقسیم ہو کر چار خلیے بناتے ہیں، پھر چار سے آٹھ، آٹھ سے سولہ، سولہ سے 32 ... اور اس طرح کرتے کرتے پورا ایک جاندار وجود میں آجاتا ہے.

یہ پیٹرن اس کائنات میں اس قدر نظر ا رہا ہے کہ کچھ سائنسدان تو بائنری سسٹم کو تو "بلیو پرنٹ آف گاڈ" بھی کہہ دیتے ہیں.

پھر ایک اور نمبر کہ جس پر پائتھاگورس یعنی فیثاغورث سے لے کر لیونارڈو ڈاونچی اور جوہانس کیپلر تک جیسے سائنس دانوں نے ہزاروں گھنٹے کام کیا ہے. کہ شاید وہ اس نمبر کے راز کو جان لیں اوراس نمبر کو کہتے ہیں "گولڈن ریشوو" (Golden Ratio) وہ نمبر کہ جو انسانی جسم سے لے کر اس کائنات میں جگہ جگہ نظر آتا ہے. 1.618

مثلا شہد کی مکھیوں کا چھتا. جس میں موجود مادہ مکھیاں نرمکھیوں کی نسبت 1.618 گنا زیادہ ہوتی ہیں.

نوٹلس کہ جس کے خول کا ہر Ring اپنے سے پچھلے Ring کی نسبت 1.618 گنا زیادہ بڑا ہوتا ہے.

سورج مکھی کے پھول. کہ جن کے بیچ کراس وائرل کی شکل میں ہوتے ہیں. اور جس کی ہر قطار کی ریشو اگلی قطار کے مقابلے میں 1.618 کی ہوتی ہے.

سپائرلڈ پائن کوائن کون کے Ring

1.618 کی ریشو سے بڑے ہوتے ہیں.

یہاں تک کہ انسانی جسم میں بھی آپ کو جگہ جگہ گولڈن ریشو نظر آئے گی.

آپ کے قد اور آپ کے نچلے دھڑ کی ریشوو 1.618 ہے.

بازو سے ہاتھ اور کہنی سے ہاتھ تک کی ریشوو 1.618 ہے.

ہپ ٹو فلوراور پھر گھٹنے سے فلور کی ریشو 1.618 ہے.

پاؤں کے پنجے، سپائنل ڈویژنز اور انگلیوں کے جوڑ، سب کچھ 1.618 کی ریشو سے بڑھ رہے ہیں.

یہاں تک کہ کاسمیٹکس سرجنز، آپ کو پتہ ہے کہ کاسمیٹکس سرجنز جب جسم کے مختلف حصوں کو ری کنسٹرکٹ کرتے ہیں. تو انہیں خوبصورت بنانے کے لیے وہ اسی گولڈن ریشو یعنی 1.618 کا ہی استعمال کرتے ہیں. کیونکہ اس ریشو کو اس تناسب کو کائنات کا خوبصورت ترین تناسب کہا جاتا ہے.

17th صدی میں چارلز بانٹ نے دیکھا کہ کچھ درختوں کے پتے بھی گولڈن ریشو کے ساتھ بڑھ رہے ہیں.

ایڈولف ضائسک نے دیکھا کہ جانوروں کے ڈھانچوں، ان کی رگوں، یہاں تک کہ کرسٹلز میں بھی 1.618 کی ریشو موجود ہے.

گولڈن ریشو اس کائنات میں جگہ جگہ نظر آرہی ہے.

سٹار فش کے بازوں میں

برف کے گالوں میں

پانی کے ایک قطرے کے splash میں

درختوں کی شاخوں میں

رومینسکو بروکلی کے سپائرلز میں

اینجیلیکا فلاور بیڈ میں

گلاب کی پتیوں میں

گل داؤدی کے بیجوں میں

یلوکیمومائل پھول کے بیچوں میں

بگ ہارن بکری کے سینگوں میں

بند گوبھی کے کراس سیکشن میں

سپیوں کی شیپ میں

اس کہکشاں میں

ایک گیلی گیند سے نکلنے والے پانی کے قطروں میں

ان سب میں ایک ریشو ہے، ایک تناسب ہے، ایک پروپورشن ہے.گولڈن ریشو 1.618 اس کائنات میں جگہ جگہ نظر آرہی ہے.

فبوناچی سیکوینس، یعنی ایسے نمبرز کا ایک سیکوینس کہ جس میں آنے والا ہر نمبر اپنے سے پچھلے دو نمبرز کی جمع ہوتا ہے. یعنی (زیرو، ایک، ایک دو، تین، پانچ، آٹھ، تیرہ، .....)

12 صدی کے اسٹالین ریاضی دان فبوناچی نے دیکھا. کہ قدرتی ماحول میں یعنی جنگل میں خرگوشوں کی تعداد ہمیشہ ایک خاص نیومیریکل ردھم کے ساتھ بڑھ رہی ہے. پہلے وہ ایک تھے، پھر ایک اور ایک دو ہوئے، پھر دو سے تین ہوئے، پھر تین سے پانچ ہوئے، اور کئی سالوں کے مشاہدے کے بعد پھر فیبوناچی نے یہ نیویریکل ردھم پیش کیا. جسے آج ہم فیبوناچی سیکونس (Fibonacci Sequence) کہتے ہیں.

اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ہر دو نمبرز کے درمیان کی ریشو ہے. گولڈن ریشوو 1.618

گولڈن ریشو سے ہٹ کر حیران ہونا چاہیں گے؟ تو پھر یہ دیکھیں

ورٹیکس اور مینڈرز نامی اعداد کا یہ سیکونس، کہ جو بادلوں سے بننے والے طوفان میں نظر آتا ہے.

رینگنے پر جس طرح سے سانپ کا جسم کا curve ہوتا ہے اس کے curve ہونے میں ان اعداد کا سیکونس نظر آتا ہے.

دریاؤں کے بل کھانے میں یہ سیکونس نظر آتا ہے.

پانی کی لہریں کہ جو ہواؤں سے بنتی ہیں، ان لہروں میں یہ اعداد چھپے ہوئے ہیں.

وہ ہوائیں کہ جو صحراؤں میں ٹیلے بناتی ہیں، ان ٹیلوں میں یہ اعداد چھپے ہوئے ہیں.

افغانستان کے علاقے سیستان میں بنی یہ لہریں، بے ترتیب نہیں. بلکہ اعداد کے پرفیکٹ سیکونس کے ساتھ بنے ہوئے ہیں.

پھر ٹیسلیشن کے سیکونس، یعنی اعداد سے بنے وہ پیٹرنز کہ جو بار بار repeat ہوں، بھیڑوں کے چھتے سے لے کے شہد کی مکھیوں کے چھتے تک میں نظر آتے ہیں. بلکہ یہی وہ ٹیسلیشن ہے کہ جو آپ کو اسلامک آرٹ میں بھی نظر آئے گی. جہاں یہ بنیادی طور پر یہ دو مقاصد پورے کر رہی ہے.

پہلا مقصد تو یہ بتانا ہے کہ حقیقت پرفیکشن کی کئی کئی تہوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے.

اور دوسرا مقصد کہ ٹیسلیشن پیٹرنز لامتناہی ہوتے ہیں، انفینٹی ہوتے ہیں. یعنی آپ ان پیٹرنز کو جتنی مرضی مرتبہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھ کر repeat کرنا چاہیں، آپ کر سکتے ہیں. ان کی کوئی حد نہیں ہوتی. اس لیے ان پیٹرنز کے ذریعے ایک پیغام دیا جاتا ہے "خدا کی لامتناہی طاقت کا پیغام".

اعداد کے یہ میتھمیٹیکل پیٹرنز آپ کو زمین میں پڑنے والی دراڑوں میں بھی نظر آئیں گے، مثلا زمین کی دراڑیں جب کسی نرم زمین میں دراڑ پڑے تو وہ ہمیشہ 120 ڈگری کے زاویہ پر پڑتے ہیں.

جیسا کہ سسلی کے نم کیچڑ میں بننے والے یہ کریکس یا پھر آئرلینڈ کے جوائنٹ کاز وے میں پڑنے والے یہ کریکس، کہ جنہوں نے یہ خوبصورت اور عجیب چھ سائیڈز والے ہیکزا گونل پلرز تخلیق کر دیے.

اور جب کسی سخت زمین میں کریکس پڑے تو ان میں نظر آنے والی نمبر فارمیشن بالکل مختلف لیکن پرفیکٹ ہوتی ہے. مثلا پاکستان اور انڈیا کے بارڈر پر ایک علاقہ ہے (رن آف کچھ) جس میں پڑنے والے یہ کریکس پرفیکٹ 90 ڈگری زاویے پر پڑ رہے ہیں.

آسٹریلیا کی تسمان پننسلا میں پڑنے والے 90 ڈگری کی یہ راک فارمیشن.

اس کائنات کی ہر چیز میں آپ کو اعداد نظر آئیں گے، میتھمیٹیکل سیکونس نظر آئیں گے.

یہاں تک کہ جانوروں کی سکن میں بھی پرفیکٹ اعداد چھپے ہوئے ہیں، ریشوز چھپی ہوئی ہیں. مثلا

ڈرز بیوٹی تتلی کے جسم پر بننے والے یہ پیٹرنز

زیبرا کے جسم پر بننے والی لکیروں میں

رائل اینجل فش کے جسم پر بننے والی لکیروں میں

جوائن پفرفش کے جسم پر

ہیلمٹڈ گنی فال کے جسم پر بننے والے یہ پیٹرنز

نائیجر کی ٹائیگر بش میں اگنے والے یہ درخت اور پودے، یہ خاص عددی سیکونس کے ساتھ اگ رہے ہیں.

کینیڈا میں پیدا ہونے والے یہ میتھمیٹیکل سرکلز

نمیبیا کے فیری سرکلز، یہاں حیران کن انداز میں ہر سرکل ایک میتھمیٹیکل سیکونس

ہر چیز، اس کائنات کی ہر چیز میں آپ کو اعداد نظر آئیں گے.گولڈن ریشو کی طرح ہی ایک اور نمبر ہے 137

یہ وہ نمبر ہے کہ جو گولڈن ریشو کی طرح فزکس میں جگہ جگہ دیکھنے کو مل رہا ہے.

مثلا الیکٹرومیگنیٹک فورس کس طاقت کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ذرات پر اثر انداز ہوتی ہے. اس کی ویلیو ہمیشہ 137 نکلتی ہے. اور اسی لیے اسے "فائن سٹرکچر کانسٹنٹ" بھی کہتے ہیں. کیونکہ پچھلے 55 سالوں سے مختلف سائنسدان مختلف چیزوں پر تجربات کر کے دیکھ چکے ہیں، لیکن یہ ویلیو ہمیشہ 137 نکلتی ہے.

بلکہ ولف گینگ پال ایک جرمن ماہر طبیعیات جسے 1989 میں نوبل پرائز بھی ملا تھا. اس نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مرنے کے بعد خدا سے میرا پہلا سوال یہی ہوگا کہ 137 میں کیا راز تھا

جرمن میتھمیٹیشن "کال فیڈرک گوس" جن کے نام پر آج کئی ایلگوردم (حساب و شمار) موجود ہیں. انہوں نے کہا تھا کہ خدا کی بنائی ہوئی ہر چیز میں آپ کو اعداد نظر آئیں گے.

اب آپ سمجھے کہ قدر کا مطلب کیا ہے؟ القمر کی اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ کہ ہر چیز کو ہم نے پرفیکٹ پروپورشن کے ساتھ بنایا ہے. اس کائنات کی ہر چیز اپنے اندر میتھمیٹیکل راز لیے ہوئے، اعداد لیے ہوئے ہے. اور کائنات کے اسی راز کی سٹڈی علم الاعداد کہلاتی ہے. قدیم زمانے سے انسانوں نے اس علم کو پہچان لیا تھا. قدیم زمانے سے ہی انسان نے علم الاعداد کی پرفیکشن کو نوٹس کر لیا تھا. اور اسی لیے اس نے اس علم کو ایک مقدس علم ماننا شروع کر دیا تھا.

اور اب میں آپ کو لے کر چلنے والا ہوں اپنے ساتھ ایک قدیم دنیا میں. ہزاروں سال پہلے کے انسان نے یہ بات جان لی تھی کہ اس کائنات میں اعداد کا علم موجود ہے. اور جس بڑے سکیل پر یہ موجود ہے یہ محض ایک اتفاق نہیں ہو سکتا. بلکہ اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اتنی پرفیکٹ میتھمیٹکس بنانے والا کوئی نہ کوئی خدا کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہوگا. لہذا سائنس اور مذہب کے اس ملاپ سے ایک نئی برانچ آف سٹڈی موجود میں آئی. جسے Arithmacny یا پھر نیومرولوجی کہتے ہیں "علم الاعداد". اور علم الاعداد کی تاریخ آج سے ہزاروں سال پہلے تک جاتی ہے. اس کے ذریعے بتایا کہ کیسے اس کائنات میں ہر جگہ علم الاعداد نظر آتا ہے. اس سے پہلے میں نے آپ کو ٹیسلا کے زمانے کا بتایا تھا. کہ کیسے اس نے تین چھ اور نو کے راز جان لینے کو کائنات کی چابی قرار دیا تھا. لیکن ٹیسلا کے زمانے سے بھی پیچھے جائیں.

آج سے ایک ہزار سال پہلے کہ جب یورپ میں وائکنگ(Vikings) راج کر رہے تھے. وائکنگز یعنی سویڈن، ناروے، اور ڈنمارک سے نکلے سخت جان جرمینک نسل کے سمندری لٹیرے. کہ جن کے ساتھ ایک عرب مسافر احمد ابن فدلان نے کچھ دن بھی گزارے تھے. اور اس نے ان کے متعلق بڑی ہی دلچسپ معلومات دی تھی. احمد ابن فضلان کہتا ہے کہ یہ لوگ کھجور کے درختوں کی طرح لمبے چوڑے ہیں. ان کے سنہرے بال اور سخت جلد ہیں. ہر کسی کی ناک سے لے کر اس کے گردن تک ٹیٹوز بنے ہوئے ہیں. اور ان کے ہر مرد کے پاس کلہاڑی، چاقو یا پھر تلوار ضرور ہوتی ہے. یہ لوگ جسمانی اعتبار سے پرفیکٹ قوم ہیں، اور لڑائی کرنے میں ان کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے.

ان وائکنگز کو مزید بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے 1986 میں سویڈن کی ابصلہ یونیورسٹی نے ایک پروگرام شروع کیا تھا "دی رن ڈیٹا پراجیکٹ". اور یہ تمام ڈیٹیلز میں آپ کو بہت خاص وجہ سے بتا رہا ہوں. انہوں نے آگے چل کر ہمارے بہت کام آنا ہے. اس لیے غور سے پڑھتے رہیں.

دی رن ڈیٹا پراجیکٹ کے دوران انہوں نے پورے سیکنڈ ینیویا یعنی سویڈن، ناروے، ڈنمارک اور فن لینڈ سے قدیم علامات اکٹھی کی. کہ جو قدیم جرمینک لوگوں مثلا وائکنگز نے جنگلوں میں پتھروں کے اوپر بنائی ہوئی تھی. ایک طرح کی جرمینک حروف تہجی یعنی الفابیٹس، جنہیں رومز کہتے ہیں. قدیم رومز. اب اسی رن ڈیٹا پراجیکٹ کا ایک کیٹا لاگ ہے "DR357" یہ ایک پتھر ہے کہ جس پر قدیم رومز کی زبان میں ایک جادوئی منتر لکھا ہوا ہے. جس میں نو بکروں اور نو گھوڑوں کی قربانی سے متعلق کسی قسم کی روایت کا طریقہ درج ہے. اور یہ کہ ان میں سے ہر بکرے اور گھوڑے کی قربانی ان کے مقدس درخت "یگادریسل" سے نکلنے والی 9 دنیاؤں میں جائے گی.

اس انفارمیشن سے آپ کو کیا پتہ چلا؟ کہ 9 کا ہندسہ ان قدیم جرمینک لوگوں اور vikings کے لیے مقدس ہوا کرتا تھا. ان کو دیوتا "اوڈن" جس کا نام اپ نے یقینا سن رکھا ہوگا، وہی اوڈن کہ جو ان کے "ایزگارڈ" پرحکومت کرتا ہے. اس نے خود کو 9 دنوں کے لیے یگادریسل کی شاخوں کے ساتھ الٹا لٹکائے رکھا، اور بذات خود اس درخت یگادریسل کے گرد نورس میتھالوجی کے مطابق 9 دنیائیں آباد ہیں.

آپ نے ایک بات نوٹس کی کہ کس طرح اصل زندگی میں، علم الاعداد کہ جو اس کائنات میں ہر جگہ دیکھنے کو ملتا ہے وہ خاموشی کے ساتھ مقدس بن کر لوگوں کی زندگیوں میں شامل ہو گیا اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا.

وائکنگز کو یہی چھوڑ کر میرے ساتھ ان سے بھی پہلے کے زمانے میں چلیں.

پونے تین ہزار سال پہلے کے عراق میں، یعنی آج سے 2800 سال پہلے کی ایک عراقی انسکرپشن (نوشتہ). یعنی پتھر میں ہوئی کھدائی میں لکھا ہے کہ ایک عاشوری بادشاہ ایک اسیرین بادشاہ "سارگن ٹو" نے "خرصہ بعد" نامی ایک شہر کے گرد 16283 ہاتھ لمبی ایک دیوار بنوائی تھی. یعنی آج کے حساب سے تقریبا سات کلومیٹرلمبی. اور ایسا کیوں؟ کیونکہ 16283، سارگن کے نام میں چھپے ہوئے اعداد کی ویلیو تھی.

آج سے تین ہزار سال پہلے بھی علم الاعداد ایک مقدس علم سمجھا جانے لگ گیا تھا. آج بھی اگر آپ ہندو منڈلز کو دیکھیں اور اسٹڈی کریں. تو وہ سرکلز اور سکوئرز پر بنے ہوتے ہیں. جن میں سے ہر ایک سیکشن کی مخصوص اعداد پر بنیاد ہوتی ہے.

چائنہ کا "ممنوعہ شہر" جہاں کسی زمانے میں عام انسان جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا. اور جہاں کسی زمانے میں چائنہ کا بادشاہ رہا کرتا تھا. اس ممنوعہ شہر کی پوری کی پوری عمارتیں مقدس اعداد کے اوپر تعمیرہوئی ہوئی ہیں.

آپ کو یاد ہے میں نے آپ کو گولڈن ریشو کے متعلق بتایا تھا؟ اور اب جو علامت میں آپ کو دکھانے والا ہوں یہ شاید اس صدی سب سے مشہور علامت ہے. پانچ کونوں والا یہ ستارہ. اور اس ستارے کے ہر سیگمنٹ کی ریشو اس کے دوسرے سیگمنٹ کے ساتھ 1.618 کی ہے.

اور کیا مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ ستارہ آپ نے کہاں دیکھا ہے؟

پچھلے تین ہزار سال سے یہ ستارہ یعنی "دی سٹار آف ڈیوڈ" یہودیوں کے مذہب اور ان کی شناخت کی سب سے بڑی علامت ہے. یہودیوں کے ہزاروں سال پرانے علم الاعداد کی علامت.

علم الاعداد اس دنیا کے قدیم ترین اور پیچیدہ ترین علوم میں سے ایک ہے. یہ وہ علم ہے کہ جو اللہ رب العزت کی اس پوری کائنات میں حکومت کرنے میں نظر آتا ہے. اور اسی لیے کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات سما گئی. کہ اگر وہ علم الاعداد میں مہارت حاصل کر لیں تو وہ اس دنیا کے نظام کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں. اور یوں شروعات ہوئی علم الاعداد کے ذریعے انتہائی گھناؤنی پاور کی تلاش، وہ پاور کہ جس سے آپ چیزوں کو اپنے کنٹرول میں کر سکتے ہیں. علم الاعداد کی اکلٹ شکل، وہ شکل کہ جو شمس المعارف جیسی کتابوں میں سکھائی جاتی ہے. وہ شکل جسے ہیشے دِم آشکے ناز استعمال کرنا چاہ رہے تھے. لیکن علم الاعداد ایک بہت کمپلیکس علم ہے، یہ دنیا کے پیچیدہ ترین علوم میں سے ایک علم ہے. اور اسی لیے اگر آپ اسے فالو کر رہے ہو، تو آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ آپ کائنات کے رازوں کو جاننے سے نکل کر اسے کنٹرول کرنے کی طاقت کے پیچھے پڑ جاؤ گے. بالکل اسی طرح جس طرح میں نے پچھلے باب میں بتایا تھا. کہ کب آپ سائنس سے نکل کر جادو کے دائرے میں داخل ہو جائیں گے اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا. مستدرک للحاکم(3148) کی اس حدیث کی طرح کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ شرک کو پہچاننا ایسے ہے کہ جیسے صفا کے پہاڑ پر اندھیری رات میں رینگتی ہوئی کسی چیونٹی کو پہچاننا.

آپ کو یاد ہے نا کہ میں نے کہا تھا کہ اس سیریز کے آخر تک اپ نے اس حدیث کو اپنے ذہن میں رکھنا ہے.

علم الاعداد اس دنیا کے قدیم ترین اور پیچیدہ ترین علوم میں سے ایک ہے. یہ وہ علم ہے کہ جو اللہ رب العزت کی اس پوری کائنات میں حکومت کرنے میں نظر آتا ہے. اور اسی لیے کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات سما گئی. کہ اگر وہ علم الاعداد میں مہارت حاصل کر لیں تو وہ اس دنیا کے نظام کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں. اور یوں شروعات ہوئی علم الاعداد کے ذریعے انتہائی گھناؤنی پاور کی تلاش، وہ پاور کہ جس سے آپ چیزوں کو اپنے کنٹرول میں کر سکتے ہیں. علم الاعداد کی اکلٹ شکل، وہ شکل کہ جو شمس المعارف جیسی کتابوں میں سکھائی جاتی ہے. وہ شکل جسے ہیشے دِم آشکے ناز استعمال کرنا چاہ رہے تھے. لیکن علم الاعداد ایک بہت کمپلیکس علم ہے، یہ دنیا کے پیچیدہ ترین علوم میں سے ایک علم ہے. اور اسی لیے اگر آپ اسے فالو کر رہے ہو، تو آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ آپ کائنات کے رازوں کو جاننے سے نکل کر اسے کنٹرول کرنے کی طاقت کے پیچھے پڑ جاؤ گے. بالکل اسی طرح جس طرح میں نے پچھلے باب میں بتایا تھا. کہ کب آپ سائنس سے نکل کر جادو کے دائرے میں داخل ہو جائیں گے اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا.

مستدرک للحاکم(3148) کی اس حدیث کی طرح کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ شرک کو پہچاننا ایسے ہے کہ جیسے صفا کے پہاڑ پر اندھیری رات میں رینگتی ہوئی کسی چیونٹی کو پہچاننا. آپ کو یاد ہے نا کہ میں نے کہا تھا کہ اس سیریز کے آخر تک اپ نے اس حدیث کو اپنے ذہن میں رکھنا ہے.

انگلینڈ میں اس وقت عمارت ہے جس کا نام ہے "ویسٹ منسٹر ایبے". اور شاید آپ نے اس کا نام سن بھی رکھا ہوگا. کیونکہ یہ عمارت انگلینڈ کی اہم ترین اور قدیم ترین بلڈنگز میں سے ایک ہے. ویسٹ منسٹر میں انگلینڈ کے 40 بادشاہوں اور ملکاؤں کی تاج پوشی ہوئی ہے. ویسٹ منسٹر میں 18 بادشاہ اور ملکہ دفن ہیں. اور ویسٹ منسٹر میں شاہی خاندان کی کم سے کم 16 شادیاں ہوئی ہیں. ویسٹ منسٹر میں ایک جگہ ایک چھوٹی سی تختی لگی ہوئی ہے. جس پر ایک نام لکھا ہوا ہے "ایڈمنڈ ہیلی" اور اس تختی کی شکل ایک دمدار ستارے جیسی ہے. اور اس تختی کی کہانی بڑی دلچسپ ہے. ایڈورڈ ہیلی سولھویں صدی میں گزرا ایک انگلش اسٹرونمر اور میتھمیٹیشن تھا. اب سولھویں صدی یہ ایک ایسا ٹائم تھا کہ جب انگلینڈ کے چرچ کے پاس بے پناہ طاقت ہوا کرتی تھی. اور یہاں سے شروع ہوتی ہے ایک دلچسپ واقعے کی داستان. ہوا یوں کہ سن 1665 میں لندن میں طاعون (bubonic plague ) کی بدترین وبا پھیل گئی. کہ جس میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگ یعنی لندن کی 20 فیصد آبادی کی موت ہو گئی تھی. اب اگلے سال1666 میں لندن کے آسمان میں ایک دمدار ستارہ نظر آیا. اور چرچ نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا. انہوں نے اس دمدار ستارے کو خدا کی ناراضگی کی علامت قرار دیتے ہوئے لوگوں میں خوف اور ھراس پھیلانا شروع کر دیا. ان سے فائدے اٹھائے، ان سے نظرانے لیے، ان سے اپنے مطلب پورے کروائے. لیکن ایڈمنڈ ہیلی نے اس ستارے میں چھپے راز کو جاننے کا فیصلہ کیا. اور قدیم ڈاکومنٹس ڈھونڈنا شروع کر دیے. اس نے ہر وہ ڈاکومنٹ دیکھا کہ جہاں ایک دمدار ستارے کا ذکر ملتا تھا. اور نتیجہ نکالا کہ یہ دمدارستارہ س1666 سے پہلے تو 1607 میں بھی نظر آیا تھا، اور اس سے پہلے 1531 میں بھی نظر آیا تھا، اور اس سے پہلے 1456 میں بھی نظر آیا تھا. اور اعداد کے اس سیکونس کو پہچانتے ہوئے ایڈمنڈ ہیلی نے بھی ایک پیشن گوئی کی کہ لوگوں کو لوٹنے والے اے کرپٹ پادریو! تم لوگ دیکھنا کہ یہ ستارہ 1758 میں بھی نظر آئے گا.

اور ایسا ہی ہوا. ایڈمنڈ ہیلی تو دو سال 1742 میں ہی فوت ہو گیا تھا. لیکن ہر 75 سال بعد نظر آنے والا یہ دمدار ستارہ 1758 میں بھی نظر آیا. بالکل ویسے ہی کہ جیسے اعداد کے سیکونس کو پہچانتے ہوئے ہیلی نے بھی پیشنگوئی کی تھی. اور اپنی اس پیشنگوئی سے ہیلی نے پادریوں کو انہی کی گیم میں شکست دے دی، یعنی پیشن گوئیاں کرنے کی گیم میں. اور آج ہم اس دمدار ستارے کو ایڈمنڈ ہیلی کے نام سے ہی جانتے ہیں. ہر 75 سال بعد نظر آنے والا ایک بہت ہی خوبصورت ستارہ کہ جو آخری مرتبہ 1986 میں نظر آیا تھا، اور اب دوبارہ یہ ستارہ 2061 میں نظر آئے گا. اور میں شاید اس وقت نہ ہوں.

لیکن اعداد کے ذریعے ہوئی ہر پیشن گوئی ایڈمنڈ ہیلی جیسی معصوم نہیں تھی. علم الاعداد کو استعمال کرتے ہوئے اوکلٹ سائنسز میں پوری پوری فلاسفیز بنائی گئی ہیں. کہ جن میں سے ایک فلاسفی کا نام آپ نے ضرور سن رکھا ہوگا. "کبالہ"

آپ کو یاد ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے وائکنگز اورقدیم رومز کے متعلق بتایا تھا. اور آپ کو کہا تھا کہ ایک بہت خاص وجہ ہے کہ میں آپ کو یہ سب کچھ اتنی تفصیل سے بتا رہا ہوں. کیونکہ جو باتیں اب اس پوائنٹ سے اگے میں آپ کو بتانے والا ہوں، انہوں نے آپ کو حیران کر کے رکھ دینا ہے. لیکن آج کا یہ باب انفارمیشن سے بھرا ہوا تھا. اور اس سے پہلے کہ میں آپ کو علم الاعداد کے پراصرار پہلوں کے متعلق بھی بتاؤں میں چاہتا ہوں کہ آپ اس انفارمیشن کو اچھی طرح سے جذب کر لیں. کیونکہ یہاں سے آگے آپ کچھ بہت ہی چونکانے والا پڑھنے والے ہیں. مگر وہ سب انشاءاللہ اگلے باب میں.

اللہ حافظ